سلسلۂ مطبوعات ادارۂ ادبیات اردو شمار (۱۳۶)

مسلمان شاہی خاندان

(اور)

اُن کے سلسلے

(مؤلفہ)

اسٹینلی لین پول

(ترجمہ مع ترمیم و اضافہ)

مولوی محمد عبدالرحمٰن خاں صاحب اے۔ آر۔ سی۔ ایس
بی۔ ایس۔ سی آنرز لندن۔ سابق صدر کلیہ جامعہ عثمانیہ حیدرآباد

(مطبوعہ)

رفیق مشین پریس حیدرآباد دکن

قیمت [illegible]

فہرست مضامین

اغلاط نامہ

تمہید منجانب مترجم صفحہ ۴ سطر ۹ بجائے
Amara پڑھا جائے Wemyss
صفحہ سطر ۴ ۱۴ صحیح نام — Charles
Vere Ferrers —
Townshend
۷ - ۱۱ - انگریزی نام Lausanne
۷ - ۱۳ " Dardanelles
۹ - ۴ " Tetuán
(صفحہ ۱۴ کی عبارت کے نیچے نام مترجم لکھا
جائے - محمد عبدالرحمٰن خاں -
(سابق صدر کلیہ جامعہ عثمانیہ)
تمہید منجانب اسٹینلی لین پول - صفحہ ۱۵ سطر ۵
لفظ فہرست کے بعد اضافہ کیا جائے -
"کٹلاگ کی تیاری میں مجھ کو اکثر تاریخ وار
فہرستیں نہ ملنے سے دشواریاں پیش آئیں"
صفحہ - سطر ۲۵ - ۱ "۳۶ھ" کے بعد اضافہ
کیا جائے "میں"
۲۶ - ۲ بجائے "قیتزان" ہونا چاہیے
"قیروان"
۲۷ - ۸ انگریزی لفظ Tadgha

صفحہ - سطر ۲۸ - ۱۴ بجائے "۱۳۱ھ" پڑھا جائے "۱۳۲ھ"
۳۱ - ۱۰ " المقتفی " المقتفی
۳۳ " ۱۵ " "اس کے" " "اس ملک کے"
۳۴ " ۱۰ انگریزی نام Tojilids اور
Saragossa
۳۶ - ۱۴ کے نیچے پڑھا جائے "خاندان المرابطین"
۳۷ - ۹ بجائے "زکیری" پڑھا جائے "زیری"
۳۷ - ۱۰ " ۳۰ھ " ۴۳۰ھ
۳۷ - ۱۱ " ۶۶ھ " ۴۶۶ھ
۳۹ - ۸ عیسوی سنہ ۱۰۷۴ ہے
۳۹ - ۹ " ۱۰۷۵ ہے
۳۹ - ۱۱ کے شروع میں پڑھا جائے (زہ)
۴۱ - ۴ نام "علی اقبال الدولہ بن مجاہد" پڑھا جائے -
۴۱ - ۷ بجائے "لیون کا" پڑھا جائے "لیون کے"
۴۳ سطر آخری "سعد دوبارہ" پڑھا جائے -
۴۶ " ۹ بجائے "اقوام کی" پڑھا جائے "اقوام کے"
۴۷ - ۸ انگریزی لفظ Tudgha ہے
۴۸ - ۵ "۳۱۳ھ" اوپر کی سطر کے "۲۹۲ھ" کے
نیچے ہونا چاہیے "۳۱۰ھ" کے
۴۸ - ۶ انگریزی لفظ Miknas ہے

دکن یا جنوبی ہندوستان

صفحہ۔سطر	صحیح لفظ
۶۴-۱۵	Peñon de-Alger
۶۴-۱۹	صحیح سنہ ۱۷۰۶ء ہے
۶۴-آخری	"حنفیوں کے حوالہ کیا" - کورسیروں --
۶۵-۴	Torghud or Dragut
۶۵-۱۱	ینی چری
۶۶-۶	مرینی
۶۶-۸	مرینیوں
۶۶-۱۲	Watásids
۶۷-۷	ابوالعنان
۶۸-۷	سنہ ہے
۷۵-۸	القطائع کو
۷۶-۱۴	طغج
۷۹-۴	الآمر
۸۱-۱	مُستکفی
۸۹-آخری	صحیح Aljachankir
۹۲-۱۸	" Timurbugha
۹۵-۹	" (۳۱) باب پنجم ہے
۹۵-۱۳	" جنید
۹۵-۱۴	" قلیجی
۹۵-آخری	" ذریعی

صفحہ۔سطر	صحیح
۹۶-۶	(۳۲) یمن
۹۷-۱۴	" Its Early
۹۸-۱	" 'Ath Than
۹۸-۴	" زیادی
۱۰۰-۵	" Palace
۱۰۲-۷	" الوہیارساین
۱۰۳-۶	" تثبیت، ۹
۱۰۳-آخری	" تقلید
۱۰۵-۴	" Kays
۱۱۰-۹	" Sada
۱۱۶-۱۶	" ضم کرلیا۔تاہم
۱۳۱-۴	" "العجلی" ہے
۱۳۴-۱۰	صحیح عدد ۵۲
۱۳۷-۱	*H. Sauvair Sur un fels
۱۳۷-۲	Suffaride inédit de la collection
۱۳۷-۳	de M. ch. de l'Ecluse (Numismatic chronicle - 1882)
۱۴۱-۱	*From Dorn - Inventaire des

صفحہ۔سطر

۴۸ - ۷ بجائے "اغلبہ" پڑھا جائے "اغلبیہ"

۴۹ - آخری " سنہ ۲۳۱ھ " " سنہ ۲۳۲ھ "

۵۰ - ۱۳ انگریزی لفظ Buluxxin ہے

۵۰ - ۱۶ صحیح لفظ حمّادی ہے

۵۱ - ۳ انگریزی لفظ Maghraba ہے

۵۱ - ۶ بجائے "تصرف میں آنا" پڑھا جائے "تصرف میں لایا"

۵۱ - ۱۵ صحیح تاریخ [illegible] ہے۔

۵۳ - ۵ بجائے پینیرا پڑھا جائے پیسرا (Pisa)

۵۳ - ۱۲ انگریزی لفظ Lamtuna ہے

۵۳ - آخری " " Masmuda ہے

۵۴ - ۳ " الفاظ Fez اور Miknasa ہیں

۵۴ - ۴ " Maquiniz Ceuta Tangier ہیں

۵۴ - ۵ انگریزی لفظ Salee

۵۴ - ۱۰ " Cid campeador Rodrigo diaz de Bivar

۵۴ - ۱۳ انگریزی لفظ Zallaqa اور Sacralias ہیں

صفحہ۔سطر

۵۴ - ۱۵ صحیح عبارت "ملک میں تین ہزار" ہے۔

۵۴ - ۱۷ سنہ ۹۰۱ھ پڑھا جائے۔

۵۴ - آخری انگریزی لفظ Toledo ہے

۵۵ - ۱۲ " Warkut ہے

۵۶ - ۱۰ انگریزی لفظ Oran اور Salee

۵۶ - ۱۲ بجائے "ازاد" پڑھا جائے "فرد"

۵۷ - ۱ " "کو" " "میں"

۵۷ - ۹ صحیح سنہ ۱۴۹۲ ہے

۵۷ - آخری بجائے "کر ڈالا" پڑھا جائے "کر دیا"

۵۸ - ۷ صحیح سنہ ہجری ۶۲۰ ہے

۵۸ - ۹ " لفظ المخلوع ہے

۵۸ - ۱۱ " بن (۳) ہے

۵۸ - ۱۳ " سنہ ۱۲۳۲ء ہے

۵۸ - ۱۴ " بن (۳) ہے

۵۹ - ۱۳ " Guletta ہے

۶۱ - ۵ " عمرو بن (۱۱) ہے

۶۱ - ۶ " عربی قبضہ ہوا

۶۲ - ۱۱ Yagmorasan ہے

۶۴ - ۴ Don pedro ہے

۶۴ - ۶ Penon de Alger

۶۴ - ۱۱ Jejil ہے

۶۴ - ۱۴ Tinnis

صفحہ سطر

۱۸۸- ۱۵ صحیح عبارت *(صفحہ ۱۸۷) سنہ [illegible] میں !!

۱۸۸- ۱۵ " " " آلسوریپیر

۱۹۲- ۲ " لفظ Journal

۱۹۲- ۸ " نام باشتیجینیہ

۱۹۲- ۱۰ " عبارت بروسہ سنہ ۷۱۸ھ

۱۹۲- ۱۲ " " مراد اول سنہ ۷۶۱ھ

۱۹۲- ۱۳ " " بایزید

۱۹۴- ۶ " " تاریخ کتابت انگریزی }
ذا ب سنہ ۱۸۹۳ء }

۱۹۴- ۱۱ " نام ایکبٹش

۱۹۴- ۱۳ " " Sultanöni

۱۹۵- ۶ " لفظ سپاہ

۱۹۵- ۱۲ " نام Maritza

۱۹۵- ۱۳ " عبارت سنہ ۱۳۹۱ء کی

۱۹۶- ۵ " لفظ وقفہ

۱۹۷- ۱۶ " نام رالے (Raleigh)

۱۹۸- ۷ " " Budapest

۱۹۸- ۱۶ " " Kersztes

۱۹۹- ۵ " عبارت } (Eugene)
نے سنہ ۱۶۹۷ء میں بزمانہ مصطفےٰ دوم

۱۹۹- ۷ صحیح نام (Passarovitz)

۲۰۰- ۶ " لفظ (Deys)

صفحہ سطر ۲۰۱- ۲ صحیح نام کرامیئیہ

۲۰۱- ۱۳ " لفظ شمالی

۲۰۲- ۹ " نام سلیمان اول بن (۹)

۲۰۵- ۶ " لفظ دودھ

۲۱۰ نقشہ میں دوسرا کالم سطر (۴) }
صحیح نام کرزک }

۲۱۴- ۳ " لفظ کولوک کو

۲۱۷- ۲ " عبارت مشتمل ہے

۲۲۰- ۳ " لفظ Uljaitu

۲۲۲- ۱ " تاریخ ۱۳۸۸ء

۲۲۲- ۶ " عبارت بن (۲)

۲۲۲- ۹ " " اولجائی تیمور

۲۲۲- آخری صحیح عبارت ۸۵۳ھ سنہ ۱۴۵۳ء

۲۲۵- ۱۷ " لفظ "بٹھائے"

۲۲۶- ۱۰ " عبارت "ساقی بیگ ابوسعید کی"

۲۲۶- ۱۲ " " "منسوب ہوئی بطور رقیب"

۲۲۷- ۴ " نام "گےخاتو" ؟

۲۲۷- ۱۴ " " "منگو تیمور"

۲۲۹- ۳ " عبارت "اور دا جانشین ہوا۔ }
اس کے ایک چھوٹے بیٹے باتو نے" }

۲۲۹- ۶ صحیح نام "باتو"

صفحہ-سطر

۱۴۱-۲ Monnaies de l'
Institut des langues-
Orientales du Ministere-
des Affaires
۱۴۱-۳ Etrangèreres-
۱۴۱-۴ Appendice Peters-
burg 1881)

۱۴۴-۱۳ صحیح الفاظ- قابوس بن (۳)

۱۴۵-۱۲ " بڑھاپا

۱۴۹-۳ " اور کرمان کے بویہی

۱۴۹-۹ " بن رکن بن بویہ

۱۵۱-۱ " اور اصفہان کے بویہی

۱۵۱-۱۶ " بن رکن بن بویہ

۱۶۱-آخری صحیح لفظ (Dorylaeum)

۱۶۳-۱ " الفاظ غیاث الدین مسعود دوم
سنہ ۶۹۶ھ

۱۶۳-۲ " سنہ ۷۰۰ھ ہے

۱۶۳-۴ آخری الفاظ- سیواس ارزنجان

۱۶۳-۵ " ۶۷۵ھ سے حکومت

۱۶۳-۶ " بھائی (یا ابن عم) کیخسرو سوم

۱۶۳-۷ " ۶۸۲ھ میں کیخسرو سوم کا

۱۶۳-۸ " مسعود اپنے بھتیجے (؟)

صفحہ-سطر

۱۶۳-۹ آخری الفاظ اور چار

۱۶۳-۱۳ صحیح تاریخیں "ق ۱۰۹۵ھ ۱۱۶۵ء"
م ق ۱۱۹۴ھ ۵۶۰ھ

۱۶۳-۱۴ صحیح عبارت (سیواس، قیساریہ، ملاطیہ)

۱۶۶-۱۷ " " چھوڑ کر

۱۶۷-۷ " " تھے- اور یکتکینی

۱۶۷-۱۶ " " بن بیٹھے، تفتکین

۱۶۷-آخری " " اس کے بیٹے دقاق

۱۶۸- " آقسنقر نامی صاحب کا

۱۷۰-۹ صحیح تاریخ ۶۱۵ھ

۱۷۰-۱۳ " " ۱۲۳۳ء

۱۷۰-۱۴ " " عبارت ۱۲۵۹ء بدر الدین لولو

۱۷۱-۹ " تاریخیں ۱۱۰ھ- ۱۹۷ء

۱۷۱-۱۲ " نام عماد الدین شاہان شاہ

۱۷۴-۲ " عبارت- تاریخ وفات-

۱۷۴-۱۱ " " مقرر ہوا

۱۷۴-۱۴ " " تا وقتیکہ

۱۷۴ آخری " نام ایل غازی

۱۷۵-۱۵ " " میا فارقین

۱۷۶-۸ " الفاظ بن ارتق

۱۷۶-آخری " تاریخ ۱۲۳۱ء

۱۸۸-۳ " " ۱۳۰۳ء

صفحہ۔سطر

۲۵۰۔۷ صحیح نام کالموک Kalmuk
۲۵۰۔۸ 〃 عبارت "بڑے نام رہ گئی"
۲۵۱۔۵ 〃 〃 "تیوال؛ (Teval
پیش نیخ یا پیشنگ Pecheneg
۲۵۲۔۳ صحیح لفظ "اوزبک"
۲۵۳۔۴ 〃 نام "لولوئی"
۲۵۴۔۱۳ 〃 〃 (Buri)
۲۵۴۔۱۴ 〃 〃 (Duwa)
۲۵۴۔۱۶ 〃 〃 (Kunjuk)
۲۵۴۔۱۸ 〃 〃 (Taliku)
۲۵۴۔۱۹ 〃 〃 (Kibak)
۲۵۵۔۹ 〃 (Jingishay)
۲۵۵۔۱۱ 〃 تاریخ ق ۱۳۳۹ء
۲۵۵۔۱۲ 〃 یسوں (Yisun)
۲۵۶۔۱ 〃 نام (Buyan Kuli)
۲۵۶۔۱۳ 〃 〃 (Zand)
۲۵۷۔۴ 〃 عبارت "خود مختاری کا"
۲۵۷۔۷ 〃 〃 "محمود شاہ انجو Inju
۲۵۷۔۱۷ 〃 〃 اویس ۸۲۲ھ ۔
۲۶۰۔۹ 〃 نام و عبارت (شاہ ولد۔ (Tandu) ۸۱۳ھ۔ ۸۱۴ھ
۲۶۱۔۱۰ 〃 〃 〃 ابو اسحٰق انجو

صفحہ۔سطر

۲۶۳۔۱۴ صحیح نام محمدؐ اے تیمور
۲۶۵۔۱ 〃 〃 قرت کا خاندان (ہرات)
۲۶۵۔۱۱ 〃 〃 بن (ا) کا
۲۷۱۔۱۲ 〃 〃 ستان پاشا
۲۷۴ - آخری 〃 تاریخ ۱۷۳۶ء
۲۷۶۔۱۰ 〃 〃 ۱۲۰۹ھ
۲۷۶ - آخری 〃 〃 ۱۸۴۸ء
۲۷۹۔۱ 〃 نام جلیبر
۲۸۰۔۶ 〃 〃 "ہندوکش"
۲۸۰۔۸ 〃 عبارت "جارہی تھی"
۲۸۰۔۱۱ 〃 〃 "ساتھ ٹھیر نہ سکے"
۲۸۳۔۶ 〃 لفظ "مزاج"
۲۸۳۔۱۰ 〃 عبارت "تویما؛ (Tuiman) کے
۲۸۴۔۱۰ 〃 نام "تاشقند
۲۸۴۔۱۱ 〃 〃 اوراٹپہ
۲۸۴۔۱۲ 〃 لفظ دڑانیوں
۲۸۴۔۱۶ 〃 نام "بداغ (Budagh)
۲۸۵۔۱ 〃 〃 کوخ کونجی (Koch Kunji) کے
۲۸۵۔۹ صحیح نام۔ پیر محمد اول بن جہانگیر
۲۸۵۔۱۷ 〃 عبارت "حکومت بخارا میں بھی
۲۸۶۔۱ 〃 〃 "بخارا کا شکمی یا ذیلی خاندان"

صفحہ-سطر صحیح عبارت "یتوال (Teval)
۲۲۹-۱۰ قبائل پیش نیج یا پیشینیگ (Pechenegs)
۲۲۹-۱۱ صحیح عبارت "کہلاتے اور یورل Ural
۲۲۹-۱۲ " " اور یمبا (Yemba)
۲۳۱-۲ " " صفانذان ان کے
۲۳۱-۱۲ " لفظ (Volga)
۲۳۱-۱۵ " عبارت یورل (Ural) یا یائک (Yaik)
۲۳۱-۱۶ " لفظ (Dnieper)
۲۳۲-۱۰ " عبارت "پہلو میں ٹیریک اور
۲۳۲-۱۴ " نام "اوردا"
۲۳۲-۱۵ " " "اوزبک"
۲۳۳-۱۷ " " Alexandrovski
۲۳۶-۷ " الفاظ "ٹیریک (Terek)
۲۳۶-۱۳ " لفظ "Vitut"
۲۳۷-۱ " الفاظ (Nogay) کا سردار ایڈیکو (Idiku)
۲۳۸-۵ صحیح نام "منگو تیمور بن توتوکان (ا)بن (Tutukan)
۲۳۸-۱۰ صحیح نام "Bartu"
۲۳۹-۴ " " مردود

صفحہ-سطر صحیح نام "طولون بیگ"
۲۳۹-۸
۲۳۹-۱۰ " " " خاقان" (Khaghan)
۲۴۱-۵ صحیح نام "Koerejak"
۲۴۱-۸ " " Chakra
۲۴۱-۵ " " سید احمد مرتضیٰ شیخ احمد
۲۴۳-۱ صحیح الفاظ "خانان قرم Crimea
۲۴۳-۳ صحیح نام "الغ (Ulugh)
۲۴۳-۶ " الفاظ "آبا و اجداد"
۲۴۳-۱۶ " نام "ریازان (Riazān)
۲۴۳-۱۷ " نام Gorodetz
۲۴۵-۱۴ " تاریخ ۹۹۲ھ
۲۴۵-آخری " نام - Countess Petochi
۲۴۷-۷ صحیح نام کپلا (Kaplan) گرائی اوّل
۲۴۹-۳ " " (Tiumen)
۲۴۹-۸ " نوگر (Toar)
۲۴۹-۱۲ " " (Sarisu)

صفحہ - سطر

۳۲۸ - ۳ صحیح نام "رکن الدین باربک شاہ بن محمود اوّل"

۳۲۰ - ۸ " تاریخ ۸۰۹ھ ہے

۳۳۱ - ۱ (۱۰۷) شرقی شاہان جونپور

۳۳۱ - ۳ " عبارت (تغلق کے گھرانے کی)

۳۳۳ - ۳ " " مالوا کی سب سے قدیم

۳۳۸ - ۱۰ " تاریخ ۱۵۲۶ء

۳۳۸ - ۱۸ " نام مظفر شاہ سوم حبیب بن (۱۲)

۳۳۹ - ۸ " " برہان پور

۳۴۰ - ۱ " تاریخ ۸۶۱ھ ہے

۳۴۰ - ۴ " " ۹۲۶ھ ہے

۳۴۳ - ۱ " لفظ سرکار

۳۵۰ - ۳ " تاریخ ۱۵۱۲ء ہے

۳۵۱ - ۱۲ " لفظ "لے لیا"

۳۶۰ - ۴ " تاریخ ۱۴۷۸ء

نوٹ

نقشوں میں صرف دو خفیف غلطیوں کی تصحیح کی جائے :-

(۱) نقشہ مسلمان حکمران خاندان - دوران عہد خلافت بائیں جانب کے نصف حصے میں نیچے سے اوپر کو تیسری سطر میں پڑھا جائے " ایوبی خاندان ۱۱۶۹ء تا ۱۲۵۰ء"

(۲) نقشہ مسلمان حکمراں بعد خلافت سیدھے جانب کے نصف حصے میں تیسرے کالم میں پڑھا جائے "... ر منتشا بیگ"

صفحہ - سطر صحیح عبارت

۲۸۷ - ۵ "اور اس کے بیٹے جانی"

۲۸۷ - آخری " " "و زہرا خانم شیبانی"

۲۸۸ - ۸ " نام "عبید اللہ"

۲۸۸ - ۱۲ " تاریخ ۱۱۷۱ھ

۲۸۸ - ۱۷ " نام "حکیم خاں"

۲۹۰ - ۱۶ " " "حیدر تورا"
"Tora"

۲۹۱ - ۲ " تاریخ ۱۸۶۰ء

۲۹۲ - آخری " نام "ایلبرز Elburz"

۲۹۴ - ۲ " تاریخ (۱) ۱۱۴۴ - ۱۱۵۳ء

۲۹۴ - ۸ " " ق ۱۱۷۷ - ۱۸۰۴ء

۲۹۴ - ۱۳ " " ۱۸۴۵ - ۱۸۵۵ء

۲۹۶ - ۲ " نام شیر علی

۳۰۴ - ۷ " تاریخ ۔ ۴۴ھ

۳۰۴ - ۱۱ " نام عبد الرشید عز الدولہ

۳۰۴ - ۱۳ " لفظ (غاصب)

۳۰۶ - ۶ " عبارت "بن (۱۶)

۳۰۶ - ۸ " " "بن (۱۹)

۳۰۶ - ۹ " تاریخ ۱۱۸۶ء

۳۰۶ (صفحہ کے ختم پر مندرجہ ذیل عبارت اضافہ کی جائے۔
"غزنویوں کے ابتدائی دور کے متعلق دیکھو

E.E. Oliver سامانیوں کا زوال
Jour: As. Soc. Bengal iv
Part I - 1886)

صفحہ - سطر صحیح لفظ

۳۰۸ - ۱۴ "حقیقی"

۳۰۸ - ۱۶ " " "سکے"

۳۰۹ - ۹ " نام "بندلکھنڈ"

۳۰۹ - ۱۰ " لفظ "فرو"

۳۱۰ - ۱۱ " عبارت "نامی شہزادے"

۳۱۱ - (نقشہ کے تیسرے کالم کی تیسری عبارت "غزنی ۵۵۰ھ" ہے۔ نقشہ کے چھٹے کالم کی چھٹی عبارت غزنی واپس ۶۱۲ھ ہے)

۳۱۲ - ۶ صحیح تاریخ (۱۲۰۶ء م ۶۰۲ھ) ہے

۳۱۲ - ۱۳ " نام ناصر الدین قباچہ

۳۱۴ - ۴ " لفظ "منتخب"

۳۱۵ - ۱۸ " " "اس قدر"

۳۱۶ - ۹ " نام "سلطانہ رضیہ"

۳۲۱ - ۵ " لفظ "بننے"

۳۲۳ - ۳ " عبارت "فاتح اور پہلے گورنر"

۳۲۶ - ۴ " " "۱۳۳۸ء - ۱۵۷۶ء
م ۹۳۹ھ - ۹۸۴ھ

۳۲۷ - ۱۰ " نام "راجہ کالنس"

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تمہید

منجانب مترجم

یہ کتاب اسٹینلی لین پول کی انگریزی تصنیف دی محمڈن ڈائنسٹیز کا ترجمہ ہے جس کے ناشر آرچیبالڈ کونسٹیبل کمپنی لندن ہیں اور جو ۱۸۹۳ء میں پہلی مرتبہ شائع ہوئی۔ اس کی نقل بطور اشاعت ثانی ۱۹۲۳ء میں طبع ہوئی۔ جیسا کہ مصنف نے انگریزی کتاب کی تمہید میں بیان کیا ہے اس کے پیش نظر مستشرقین کو مسلمان شاہی خاندانوں کے حکمرانوں کی تاریخوار فہرستوں اور سرسری حالات سے آگاہ کرانا تھا۔ اس لحاظ کتاب انتہا درجہ مفید ہے۔ صحت تامہ کا کوئی دعویٰ نہیں کر سکتا تاہم جہاں تک غور کیا گیا تاریخیں بڑی محنت سے فراہم کی گئیں اور مطابقت دی گئی ہیں۔

لین پول جامعہ آکسفورڈ کے شعبہ تاریخ کا فیلو تھا۔ اسلامی

جاتے ہیں۔ اسلامی بادشاہتیں عرصہ دراز سے زوال اور شکست و ریخت کی طرف مائل ہو گئی ہیں۔ ۱۹۱۴ء تا ۱۹۱۸ء کی عالمگیر جنگ سے ان کو مزید نقصان پہنچا ہے۔ اگرچہ چند جدید عرب و غیر عرب بادشاہتیں اور امارتیں قائم ہوئی ہیں لیکن ان کی حقیقی کامل خود مختاری ہنوز مشتبہ ہی ہے۔

(ا) سب سے پہلے مصر ۱۹۲۲ء میں برطانوی شاہنشاہی کا ایک محفوظ علاقہ قرار دیا گیا۔ فواد اوّل (۱۸۶۸ء۔ ۱۹۳۶ء) اس عالمگیر جنگ کے دوران میں (۱۹۱۷ء میں) مصر کا سلطان حکومت ترکی سے بالکلیہ آزاد قرار دیا گیا۔ ۱۹۲۲ء میں انگلستان نے اس کو بادشاہی اعزاز کے ساتھ حکمراں تسلیم کیا۔

اس کے عہد میں قومی جماعت کو تقویت ہوئی اور اس جماعت نے مصر کی حقیقی کامل آزادی کی کوشش کی۔ چنانچہ مصر لیگ آف نیشنز میں داخل ہو گیا۔ فواد کے انتقال پر اس کا بیٹا فاروق ۱۹۳۶ء میں تخت نشین ہوا۔

[اس سے پہلے محمد علی پاشا البانی ۱۷۶۹ء۔ ۱۸۴۹ء) سلطانِ روم کی طرف سے ۱۷۹۹ء میں مصر بھیجا گیا تاکہ انگریزوں کی مدد سے فرانسیسیوں کو وہاں سے نکال دے۔ وہ ۱۸۰۵ء میں مصر کا گورنر مقرر ہوا۔ ۱۸۱۸ء میں اس نے عربستان میں وہابیوں کی بغاوت فرد کی۔ سنہ ۱۸۲۰ء سے ۱۸۲۲ء تک نوبیہ، سنار اور کردوفان فتح،

تاریخوں سے اس کو خاص لگاؤ تھا۔ چنانچہ اسی اُنس کی بدولت اس کے قلم سے متعدد دلچسپ کتابیں انگریزی زبان میں لکھی گئیں۔ جن میں ٹرکی' مورز۔ ان۔ اسپین' باربری کورسیرز اور (رولرز آف انڈیا سیریز میں) اورنگ زیب مشہور کتابیں ہیں اس کے علاوہ اس نے سلطان صلاح الدین کے سوانح حیات بھی لکھے۔

لین پول کی تحریرات میں بمقابل دیگر عیسائی مورخین کے بہت کم تعصب پایا جاتا ہے۔ ہندوستانی مسلم طلبا کو جو مغربی تعلیم کی کشمکش میں عربی سے بے بہرہ ہو رہے ہیں لین پول کا ممنون احسان ہونا چاہیے کہ اُن کے بھولے ہوئے عزو وقار کو اس نے تازہ کیا۔ راقم الحروف اوائل عمر میں (جامعاتی تعلیم سے پہلے) ان تمام کتب سے استفادہ کر چکا تھا۔ جب سے مسلمانوں کی علمی و تمدنی خدمات پر ایک جامع کتاب کی تیاری کا خیال پیدا ہوا اسلامی تاریخ کا مکرر مطالعہ شروع کیا گیا۔ یہ ترجمہ اسی کا نتیجہ ہے۔ مسلم شاہی خاندانوں پر سنہ ۱۹۲۷ء میں E. de-Zambaur نے بھی ایک مستند کتاب موسوم بہ

Manual de genealogie et chronologie pour de l' Islam.

مطبوعہ (Hanover) لکھی ہے۔

لین پول کی اصل انگریزی کتاب میں سنہ ۱۸۹۳ء تک کے واقعات قلمبند ہیں۔ بعد کے حالات منجانب مترجم یہاں مختصراً بیان کئے

فوج کشی کر رہا تھا۔ ۱۹۱۷ء میں ایلنبی نے ترکوں سے یروشلم چھین لیا۔
اس اثناء میں عربوں نے فیصل کو اس کے دمشق پہنچنے سے پہلے ہی تمام
عرب کا بادشاہ مقرر کر دیا۔ لیکن شام کی طرف زمانہ دراز سے فرانس
کی نظر جمی ہوئی تھی۔ فرانسیسی سپاہ نے فیصل کو سنہ ۱۹۲۰ء میں دمشق سے
باہر کر دیا اور شام پر بشمول حلب و بیروت فرانسیسی قیادت اور
نگرانی قائم کر لی۔

(ج) ادھر انگریزوں نے فلسطین پر پورا تصرف حاصل کیا
اور (جرمن یہودی ڈاکٹر وائسمان کے کیمیائی خدمات کے صلہ میں)
اس کو یہودیوں کا مسکن مالوف بنانے کا عزم کر لیا۔ فیصل کو بطور معاوضہ
شام انگریزی تحفظ میں عراق کا بادشاہ بنایا۔ شریف حسین حجاز کی
بادشاہت پر متمکن ہونا چاہتا تھا لیکن ابن سعود نے نجدی فوج لیکر
اس کو وہاں سے بھگا دیا اور نجد اور عسیر کے علاوہ حجاز پر بھی اپنی حکمرانی
قائم کر دی۔ یہ حصۂ ملک اب سعودی عربستان کہلاتا ہے۔ حسین
مایوسی کی حالت میں بمقام یروشلم ۱۹۳۱ء میں مر گیا۔

(د) حسین کا دوسرا بیٹا عبداللہ برطانوی قیادت میں
شرق اُردن (Transjordania) کا حکمراں بنایا
گیا جس کا پایۂ تخت عمّان مقرر ہوا۔

(ھ) اصل سلطنت ترکی میں یہ تغیرات ہوئے کہ سیوَر
(Sevres) کے عہدنامہ (۱۰راگست سنہ ۱۹۲۰ء) کے ذریعہ

کرلیا۔ ۱۸۳۰ء میں ترکی سلطان سے بغاوت کرکے شام پر چڑھائی کی۔ لیکن دول یورپ نے اس کو ۱۸۴۱ء میں وہاں سے نکال دیا۔ بعد کو ۱۸۶۹ء میں نہر سوئیز کھولا گیا اور اس کے ذریعہ میڈیٹرینین کو بحیرہ قلزم کے ساتھ جہازرانی کے لئے ملا دیا گیا۔ جس سے مصر کی سیاسی اہمیت اور بھی بڑھ گئی۔]

(ب) عراق عرب۔ یہ ۱۶۴۸ء سے عثمانی سلطنت میں شامل تھا۔ عالمگیر جنگ (۱۹۱۴ء۔ ۱۹۱۸ء) کے دوران میں ہوگارتھ اور لارنس دو عربی داں انگریزوں نے اسٹورز (Storrs) نامی اورینٹل سکرٹری برطانوی ہائی کمشنر اور امیر البحر ویمس (Wemyss) کی اعانت سے عربستان کو سرگرمی حسین شریف مکہ ترکوں سے آزاد کرانے کی کوشش کی۔ شریف حسین کے بیٹے فیصل اور عبداللہ بھی اس میں شریک تھے۔ اگرچہ ترکوں نے اپریل ۱۹۱۶ء میں برطانوی اور ہندوستانی چھٹی ڈویژن کو جنرل ٹاونسینڈ (Sir Charles Vere Ferrers Townshend) سمیت بمقام قوت الامارہ (Kut-al-Amara) گھیر کر اسیر کرلیا۔ مئی ۱۹۱۶ء میں حسین نے ترکوں سے بغاوت کی اور اپنے آپ کو خلیفہ قرار دیا۔ انگریزی فوج نے قوت پر ۱۹۱۷ء میں دوبارہ قبضہ کرلیا۔ عرب سازشی جنرل الینبی (Edmund H. H. Allenby) (۱۸۶۱ء۔ ۱۹۳۶ء) سے مل گئے جو فلسطین

ترکوں کی حالت بد سے بدتر ہوتی جا رہی تھی۔ اِدھر دولِ یورپ
کا دباؤ اُدھر یونانی فوج کشی۔ بالآخر جنرل مصطفےٰ کمال (سنہ ۱۸۸۰ء
سنہ ۱۹۳۸ء)، سپہ سالار افواج گیلیپولی و فلسطین بزمانہ سنہ ۱۹۱۵ء نے بتاریخ
۲۳ راپریل سنہ ۱۹۲۰ء انقرہ میں ایک قومی مجلس (نیشنل اسمبلی) طلب کرکے
ترکوں کی کامل آزادی اور تمام اصلی ترکی سرزمینوں کی واپسی کا مطالبہ
کیا۔ آگسٹ سنہ ۱۹۲۲ء میں قوم پرست ترکی افواج کو لیکر اس نے یونانیوں کو
دریائے سِکاریہ پر شکست فاش دی اور ماہ سپٹمبر میں ازمیر (سمرنا)
لے لیا۔ وہاں جتنے یونانی خواہ فوجی ہوں کہ غیر فوجی تھے ان سبھوں کو
سنہ ۱۹۲۳ء میں شہر سے باہر نکال دیا۔ اس فتح کے بعد یورپ کا دباؤ
ترکوں پر کم ہو گیا۔

عہدنامہ دوم لوسان ( ) ۲۴ر جولائی
سنہ ۱۹۲۳ء میں ان کو بڑی کامیابی ہوئی۔ انھیں ادرنہ اور مشرقی تھریس
واپس مل گیا، دردانیال (Dardanelles) کو غیر مسلح
اور ناقابل مقاومتِ جنگ بنا کر کچھ حصۂ ارمنستان کے ساتھ ترکی کے
حوالہ کر دیا گیا۔ کمال نے انقرہ کو دارالحکومت بنایا اور جیسا کہ ابھی
بیان ہوا ہے رائے عامّہ حاصل کرکے سنہ ۱۹۲۴ء میں سلطان اور خلیفہ کے
نام نہاد مناصب برخاست کر دئے اور ترکی کو جمہوری دستور کا
پابند کر دیا۔ اس جمہور کا پہلا صدر کمال منتخب ہوا۔ جزائر دوڈیکانیز
جو سنہ ۱۹۱۲ء تک ترکوں کے قبضہ میں تھے اطالیہ کے سپرد کر دئے گئے۔

لائیڈ جارج وزیر اعظم انگلستان اور دیگر سیاسان یورپ نے ادرنہ (Adrianople) اور مشرقی تھریس کو یونان کے حوالہ کردیا جو اس وقت وینی زیلوس (Venizelos) کی آمریت میں تھا۔ اس پر بھی اس کی حرص نہ مٹی وہ ہومر (Homer) کے زمانہ کی یونانی و قدیم ایونی مقبوضات کا خواب دیکھ رہا تھا۔ یونانی سپاہ کا ازمیر (Smyrna) پر پہلے ہی سے قبضہ ہو چکا تھا۔ برطانوی قرضہ کی مدد سے وینی زیلوس نے عثمانی ترکوں کے وطن مالوف اناطولیہ پر چڑھائی کی اور بروسہ فتح کر لیا۔ اس اثناء میں سابق بادشاہ یونان کانسٹانٹائین جلاوطنی سے واپس آ گیا اور وینی زیلوس یونان سے بھاگ گیا۔

۱۹۱۴ء۔ ۱۹۱۸ء کی عالمگیر جنگ کے بعد سلطان ترکی وحید الدین کو نہ دول یورپ کی طرف سے کوئی مدد ملی اور نہ قوم پرست جماعت سے اس لئے انھیں اپنے کمسن لڑکے ارطغرل کے ساتھ ۱۷ نومبر ۱۹۲۲ء کو انگریزی جہاز ملایا میں سوار ہو کر مالٹا چلا جانا پڑا۔ انکا انتقال ۱۹۲۶ء میں ہوا۔ قوم پرست ترکوں نے پہلے عہدۂ سلطان کو حذف کر کے عبد المجید خاں فرزند دوم سلطان عبد العزیز خاں مرحوم (تاریخ ولادت ۱۸۶۸ء بمقام بشکتاش، باسفورس) ۲ نومبر ۱۹۲۲ء کو خلیفہ منتخب کیا۔ مگر ۳ مارچ ۱۹۲۴ء کو یہ عہدہ بھی حذف کر دیا گیا۔ ان کو بھی قسطنطنیہ چھوڑ کر نیس (Nice) جانا پڑا۔

فاس (Fes) رباط، مراکش اور مقنس سب سے بڑا شہر مراکش ہے۔ رباط عرب و بربر نژاد نام نہاد سلطان کی قیام گاہ ہے۔ سب سے بڑی بندرگاہ کاسابلانکا ہے۔

ہسپانی منطقہ شمالی ساحل قطع ریف پر مشتمل ہے طیطوان (
میلیلا (Melilla) اور سبتہ (   ) کی بندرگاہیں
جُداگانہ ہسپانوی علاقے ہیں۔ طنجہ کا علاقہ بین الاقوامی قرار دیا گیا تھا۔

عبدالعزیز چہارم سلطان مراکش ۱۸۹۴ء سے ۱۹۰۸ء تک حکمراں رہا۔ فرانسیسی سازش سے اس کے بھائی مولائی حفیظ نے اس کو تخت سے اتار دیا اور خود سلطان بن بیٹھا۔

جانباز قوم پرست عبدالکریم نے ۱۹۲۱ء سے ۱۹۲۶ء تک بڑی بہادری کے ساتھ ہسپانوی افواج سے ریف کی قیادت کے لئے جنگ کی ۱۹۲۱ء میں اس نے ان کو بری طرح شکست دی۔ بالآخر اپنے آپ کو ۱۹۲۶ء میں فرانس کے حوالہ کر دیا۔ بادشاہ اسپین الفونسو سیزدہم کو ۱۹۳۱ء میں انہی ناکامیوں کی وجہ سے تخت چھوڑنا پڑا۔

(ی) خاندان قاجار ایران میں ۱۷۹۴ء سے ۱۹۲۵ء تک حکمراں رہا۔ انگلو رشین کنونشن ۱۹۰۷ء کی رو سے ایک طرف ایران کی خودمختاری کی ذمہ داری قبول کی گئی اور دوسری طرف اس کو اپنے اپنے دائرۂ اثر میں بانٹ لیا گیا۔ ایران کی پارلیمنٹ نے اس سمجھوتے کو ۱۹ اگست ۱۹۱۹ء میں مسترد کر دیا۔ اس کے بعد شاہ ایران نے

کمال کے انتقال پر ۱۹۳۸ء میں عصمت اینونو صدر جمہوریہ ترکی منتخب ہوا۔

(ہ) ترکی کے افریقی ممالک پہلے ہی سے دول یورپ میں تقسیم ہو چکے تھے۔ چنانچہ تونیسیہ (دارالخلافہ تونس) عرصہ دراز سے فرانس کے تحفظ میں تھا اب اس کی گرفت اور بھی مستحکم ہو گئی۔

(ز) لیبیہ (Libya) اطالیہ کی نوآبادی بن چکا تھا۔ ۱۹۱۱ء میں دول یورپ کی اجازت یا چشم پوشی سے اطالوی افواج نے طرابلس (Tripolitania) پر اچانک قبضہ کر لیا۔ ترک اور عرب اقوام بغیر بحری قوت کے کیا کر سکتے تھے۔ عارضی مقاومت کے بعد ۱۸ اکتوبر ۱۹۱۲ء کے معاہدۂ اول لوسان کی رو سے ترکوں کو طرابلس چھوڑنا پڑا۔ اب وہ لیبیہ کا مغربی صوبہ قرار دیا جاتا ہے۔

(ح) الجزائر (Algeria) ۱۸۳۰ء سے فرانس کی نوآبادی تصور کیا جا رہا ہے۔ عبدالقادر عرب شہزادۂ مسکارا (ولادت ۱۸۰۸ء) بڑی بہادری سے فرانس کا ۱۸۳۲ء سے مقابلہ کرتا رہا۔ آخر ۱۸۸۳ء میں انتقال کر گیا۔

(ط) مراکش دول یورپ کی فیاضی سے ۱۹۱۲ء سے فرانسیسی ہسپانوی اور طنجہ (Tangier) کے منطقوں میں تقسیم ہو چکا ہے۔ فرانسیسی منطقہ میں تمام مراکش باستثنائے شمالی ساحل فرانس کے قبضہ میں ہے۔ اس کے چار دارالحکومت ہیں:—

پڑا۔ بعد کو بلخ کا گورنر مقرر ہوا۔ پھر ترکی بھاگ گیا۔ آخر ۱۸۸۰ء میں امیر منتخب ہوا۔ برطانوی ہند اور افغانستان کی سرحد کا مسئلہ ۱۸۹۳ء میں سرہنری ڈرمنڈ کے مشن کے ذریعہ طے ہوا۔

عبدالرحمٰن خاں کے انتقال پر اس کا بیٹا حبیب اللہ خاں بادشاہ ہوا۔ برطانوی گورنمنٹ سے تجدید معاہدہ کیا گیا اور افغانستان کی کامل آزادی تسلیم کرلی گئی۔ چنانچہ سرکاری مراسلت میں بادشاہ کو انڈپینڈنٹ کنگ آف افغانستان اینڈ اِٹس ڈیپنڈنسیز بہ لقب ہز مجسٹی تحریر کیا جانے لگا۔ حبیب اللہ خاں کے زمانہ میں ملک بتدریج ترقی کرنے لگا۔ اس کے انتقال کے بعد ۱۹۱۹ء میں امان اللہ خاں تخت نشیں ہوا۔ اس نے ملک کی عام تعلیمی و معاشی حالت پر اچھی طرح غور کئے بغیر یک لخت مغربی تہذیب و تمدن رائج کرنے کی کوشش کی۔ ملک میں بغاوت پھیل گئی اور وہ ۱۹۲۸ء میں معزول کردیا گیا کچھ دنوں طوائف الملوکی رہی مگر بالآخر سردار نادر خاں کو نادرشاہ کے لقب کے ساتھ بادشاہ بنایا گیا۔ اب اس کا نوجوان لڑکا ظاہر شاہ حکمراں ہے۔

(ھ) ہندوستان میں اب بھی چند مسلمان بادشاہی خاندان حکمراں ہیں۔ سب سے اہم بلحاظ دولت و ثروت حیدرآباد و برار کی سلطنت ہے جو برطانوی شہنشاہیت کی حلیف ہے۔ میر قمرالدین خاں (چین قلیچ خاں) نظام الملک آصفجاہ اوّل

۱۹۲۱ء میں روس سے دفاعی اغراض کے تحت علیحدہ معاہدہ کیا۔ روس کی بولشیوسٹ حکومت نے ۱۹۲۱ء کے اوائل میں ایران سے اپنی تمام افواج اٹھالی بلکہ سابقہ سیاسی و معاشی ریشہ دوانیوں سے بھی کنارہ کشی اختیار کرلی۔ ان معاملات میں رضا خاں پہلوی نے بڑی جرأت اور فراست دکھائی اور اپنے آپ کو ۱۹۲۵ء میں پہلوی خاندان کا پہلا بادشاہ ایران تسلیم کرایا۔ اس نے ۱۹۲۶ء میں افغانستان سے دوستانہ معاہدہ کیا بعد کو مصر سے بھی۔ اب اس دوسری عالمگیر لڑائی میں اس کو تخت سے کنارہ کش ہونا پڑا۔ اس کی جگہ اس کا نوجوان بیٹا محمد رضا تخت نشیں ہے۔

(ک) ترکستان دورِ حاضر میں سوویٹ روس کا ایک جزو بن گیا ہے۔ اس میں قزاق، اوزبک، ترکمان اور خرگیز کی حکومتیں شامل ہیں۔ سن کیانگ کا چین کا علاقہ بھی ۱۸۶۵ء سے روس میں داخل کرلیا گیا تھا۔ اب یہ تمام ممالک سوویٹ روس میں بحیثیت خود حکمراں جمہوریتیں شریک ہیں۔

ترکمانستان ۱۹۲۴ء سے ایشیائی روس کی سوویٹ جمہوری حکومت میں داخل ہے۔

(ل) افغانستان۔ دوست محمد خاں کا پوتا عبدالرحمن خاں ۱۸۳۰ء میں پیدا ہوا۔ ۱۸۸۰ء سے ۱۹۰۱ء تک اس نے افغانستان میں بادشاہت کی۔ اس سے پہلے اس کو ۱۸۶۴ء کی خانہ جنگیوں میں حصہ لینا

برطانوی تاج کے یار وفادار اور حلیف تسلیم کئے جاتے ہیں]

(۵) نواب افضل الدولہ آصفجاہ خامس ۱۸۵۷ء تا ۱۸۶۹ء

(۶) نواب میر محبوب علیخاں آصفجاہ سادس ۱۸۶۹ء تا ۱۹۱۱ء

(۷) ہزاگزالٹڈ ہائنس دی نظام آف حیدرآباد و برار نواب سر میر عثمان علیخاں بہادر آصف جاہ سابع ۱۹۱۱ء سے سریر آرائے سلطنت ہیں۔ آپ کے عہد میں ملک برار جو جنگی ضروریات کے تحت عارضی طور پر برطانوی حکومت کے حوالہ کیا گیا تھا سلطنت حیدرآباد کا حقیقی جزو تسلیم کیا گیا۔ چنانچہ شہزادہ ولیعہد ہز ہائنس والاشان نواب اعظم جاہ بہادر کا سرکاری لقب پرنس آف برار ہے۔

آصف جاہ سابع کے عہد میں ملک کا ہر شعبہ ترقی کر رہا ہے۔ ہر طرح کے رفاہی کام جاری ہیں۔ بڑے بڑے تالاب بنائے گئے جن سے زراعت کو روز افزوں ترقی ہو رہی ہے۔ ریل، موٹر اور ایروپلین کے استعمال سے نقل و حرکت آسان سے آسان تر ہوتی جارہی ہے۔ صنعت و حرفت اور تجارت کو غیر معمولی فروغ ہو رہا ہے۔ قیام جامعۂ عثمانیہ سے بذریعہ زبان اردو تعلیم کو جو ترقی ہو رہی ہے اس کا اندازہ بیرون از قیاس ہے۔ دریا دو حکومت کی طرف سے ملک کے باہر بھی ہر مستحسن کام میں بقدر اہمیت و مناسبت فیاضانہ مدد دی جاتی ہے۔ موجودہ عالمگیر جنگ میں سلطنت حیدرآباد

۱۱۰۲ھ ہجری میں پیدا ہوئے اور دربار دہلی کی طرف سے صوبہ دار دکن مقرر ہوئے۔ مغلیہ دربار کی بدنظمی دیکھ کر انھوں نے ۱۷۲۴ء میں خود مختاری کا اعلان کیا اور تاریخ وفات ۱۷۴۸ء تک دکن کے حکمراں رہے۔

آصف جاہی خاندان کے بادشاہانِ دکن

(۱)

(۱) نواب نظام الملک آصفجاہ اول	۱۷۲۴ء تا ۱۷۴۸ء
نواب ناصر جنگ فرزند دوم (۱)	۱۷۴۸ء تا ۱۷۵۱ء
نواب مظفر جنگ نبسہ (۱)	۱۷۵۱ء صرف دو ماہ
نواب صلابت جنگ فرزند سوم (۱)	۱۷۵۱ء تا ۱۷۶۱ء
(۲) نظام علیخاں آصف جاہ ثانی فرزند چہارم (۱) (تاریخ ولادت یکم شوال ۱۱۴۷ھ (۱۷۳۴ء))	۱۷۶۱ء تا ۱۸۰۳ء
(۳) نواب سکندر جاہ آصفجاہ ثالث	۱۸۰۳ء تا ۱۸۲۹ء
(۴) نواب ناصر الدولہ آصفجاہ رابع	۱۸۲۹ء تا ۱۸۵۷ء

[ہندوستان کی بغاوت ۱۸۵۷ء کے زمانہ میں سرکار حیدرآباد کی طرف سے انگریزی حکومت کو بڑی مدد ملی اور بغاوت جلد فرو کی گئی۔ اسی وجہ سے شاہان حیدرآباد

تمہید

منجانب اسٹینلی لین پول

اس کتاب کی مسلم خاندانوں کی جدولیں میرے بیس سالہ کام کا نتیجہ ہیں جو میں نے برٹش میوزیم میں عربی سکّوں سے متعلق انجام دیا مشرقی اور ہندوستانی سکوں کی فہرست یا پرنسپ (Prinsep) کی مفید جدولیں ہی جو ایڈورڈ تھامس کی ادارت میں تیار کی گئیں مجھکو دستیاب ہوسکیں اور وہ بھی غلطیوں سے مبرّا نہ تھیں۔ صحیح ناموں اور تاریخوں کے لئے مجھے عموماً عرب مورخین کی تصانیف میں پتہ چلانا پڑتا تھا۔ میرے کیٹلاگ میں مسلم خاندانوں کے سکّوں کی تفصیل کے ساتھ جو فہرستیں شامل کی گئیں وہ میری ہی تلاش کا نتیجہ تھیں جو میں نے بہت سے مشرقی مصنفین کی کتابوں سے ڈھونڈکر فراہم کیں۔ مجھ کو بارہا مشورہ دیا گیا کہ ان فہرستوں کو ایک جگہ جمع کرکے شائع کرنے سے اس فن کے طالب علموں کو فائدہ پہنچیگا۔ اسی بنا پر میں نے ان جدولوں اور نسب ناموں کو اس کتاب میں جمع کیا ہے۔

ہر طرح سے پوری قوت کے ساتھ اپنے حلیفوں کی ممد و معاون ہے۔

(۲) **بھوپال** بھی برطانوی شہنشاہیت کے تحفظ میں ایک ترقی پذیر **اسلامی** حکومت ہے۔ **بیگم** بھوپال سابق فرمانروا بڑی روشن خیال اور مخیّر تھیں۔ اب ان کے چھوٹے فرزند (ہز ہائنس حمید اللہ خاں) حکمراں ہیں اور ملک کے قدیم روایات کے بموجب تعلیمی و دیگر رفاہی کاموں سے پوری دلچسپی رکھتے ہیں۔

اسپین سے اس لئے شروع کیا گیا ہے کہ وہ ملک سب سے پہلے خلافت بنی عباسیہ سے منحرف ہوا۔ اسلامی ممالک کے انتہائی مغربی جانب سے یکے بعد دیگرے مشرق کی طرف خامہ فرسائی کی گئی ہے یہاں تک کہ ہندوستان اور افغانستان پر چل کر بیان ختم ہوتا ہے۔ کہیں کہیں مجبوراً اس طریقۂ عمل کی خلاف ورزی بھی کی گئی ہے اس کے اسباب اپنے اپنے مقام پر واضح کر دئے گئے ہیں۔ مثلاً شام اور عراق کے عربی عہد سے متعلق۔ ہر خاندان کی مختصر تاریخ بطور تمہید درج کر دی گئی ہے بادشاہوں اور حکمرانوں کی تاریخ وار فہرست اور جہاں ضرورت محسوس ہوئی حسب و نسب کا شجرہ بھی دیا گیا ہے۔ ہجری اور عیسوی دونوں سنہ دئے گئے ہیں۔ جب کبھی ہجری سنہ تمہیدی بیانوں میں شریک ہوا ہے وہاں (اصل کتاب انگریزی میں) اٹالک ٹائپ میں ظاہر

ے واضح رہے کہ ہجری سنہ وتاریخ ہی یہاں زیادہ صحیح ہے کیونکہ عرب مورخین سے ان کو نقل کیا ہے۔ عیسوی سنہ محض وہ سال ہے جس میں متعلقہ ہجری سال شروع ہوا ہے اور بالالتزام اس سے منطبق صرف چند ماہ کی حد تک ہوتا ہے لیکن معمولی اغراض کے لئے یہ مطابقت کافی قریبی ہے۔ اگر اس سے زیادہ صحت مطلوب ہو تو میرے کیٹلاگ آف انڈین کائنز سے مدد لی جا سکتی ہے۔ جہاں کہیں عیسوی سنہ کے ختم پر ہجری سال شروع ہوا ہے وہاں اس کے بعد کا عیسوی سنہ درج کیا گیا ہے۔

یہ کتاب محض ان جدولوں کی نقل نہیں ہے۔ میں نے عرب مصنفین کی کتابوں سے نہ صرف تاریخوں اور نسب ناموں کی تصدیق کی ہے اور سکوں کے کٹلاگ میں بعض خاندان جو چھوٹ گئے تھے ان کا اضافہ کیا ہے، بلکہ ہر فہرست سے پہلے ایک تاریخی تمہید لکھ کر ان فہرستوں اور جدولوں کے مفہوم و افادیت میں اضافہ کیا ہے۔ ان تمہیدوں کا یہ مقصد نہیں ہے کہ ہر خاندان کی اندرونی تاریخ بیان ہو۔ ان سے پتہ چل سکتا ہے کہ ہر ایک خاندان کا دوسرے خاندانوں کے ساتھ کیا تعلق اور ربط رہا ہے، وہ کیسے شروع ہوا، اس میں کیا نمایاں توسیعات ہوئیں اور ان خاندانوں کو بالآخر کیسے زوال پہنچا۔ ان تمہیدوں میں کوشش کی گئی ہے کہ ہر خاندان کے ممالک کے حدود بتائے جائیں، اس کی ترقی کے اہم مدارج اور زوال کے اسباب بھی ظاہر کئے جائیں۔ ان کیلئے کتاب میں جو جگہ نکالی جا سکی اس کی کمی کے مدنظر انتہائی اختصار سے کام لینا پڑا۔ مگر چونکہ اب تک ایسی کوئی تالیف موجود نہیں ہے جس میں تمام مسلم خاندانوں کی ترتیب ان کے اضافی مواقع اور جانشینوں کی تفصیل درج ہو اس لئے امید کی جاتی ہے کہ یہ مختصر تصنیف تاریخ کے طالب علموں کے مفید اور کارآمد ثابت ہوگی۔ عربی سکوں اور قدیم اشیاء کے جمع کرنے والے کے لئے میں اپنے ذاتی تجربہ سے کہہ سکتا ہوں کہ اس کتاب کا مطالعہ ہر لحاظ سے ناگزیر و لازمی ہوگا۔

اس کتاب میں تمام خاندان جغرافی لحاظ سے مرتب کئے گئے ہیں۔

حتیٰ کہ جب بویہہ ۱۹ ار ڈسمبر ۹۴۵ء کو بغداد کے اندر داخل ہوگئے تو خلیفۂ بغداد کی حکومت صرف اس کے محل ہی پر باقی رہ گئی اور اکثر اوقات وہاں بھی نہ رہی۔ اس کے بعد ایک نیا منظر صورت پذیر ہوتا ہے۔ ترکی اقوام اسلامی شہنشاہت پر خروج کرنے لگتے ہیں۔ غزنوی افغانستان میں حکومت قائم کرتے ہیں اور سلجوقی ہرات سے لے کر بحیرۂ میڈیٹرینین تک اور بخارا سے مصر کی سرحد تک فتح کر لیتے ہیں۔ جب سلجوقیوں کی حکومت ان کے خاندان کے مختلف شعبوں میں تقسیم ہوتی ہے اور تقسیم کے ساتھ اس کا ناگزیر نتیجہ کمزوری رونما ہوتی ہے تو شام، دیار بکر اور العراق کے زیادہ مغربی صوبہ جات میں آتابکوں (یعنی سلجوقی افواج کے سپہ سالاروں) کے خاندان منصۂ ظہور پر آتے ہیں۔ بعید تر مشرق میں بادشاہ خوارزم ایک وسیع سلطنت کی بنا قائم کرتا ہے جو غیر معمولی سرعت کے ساتھ بڑھتی ہے اور بالآخر سلجوقیوں کے مفتوحہ ممالک اور افغانستان کا وہ حصہ جو غزنویوں اور ان کے بعد غوریوں نے اپنے حیطۂ اقتدار میں شریک کر لیا تھا سب کو اپنے اندر شامل کر لیتی ہے پھر ایک نہایت زبردست انقلاب آتا ہے۔ مغل اقوام اپنے ریگستانوں سے نکل کر تمام مسلمانی شہنشاہت کو تہ تیغ اور نذر آتش کرتے ہیں مگر سلطان صلاح الدین کے غلام یا مملوک بعد کو مصر میں ایک مشہور شاندار اسلامی خاندان قائم کرتے ہیں۔ افریقہ کے شمالی ساحل پر مرین۔ زیان اور حفص کے

کیا گیا ہے۔ ہر تاریخواری فہرست اسمار سلاطین کے نیچے مربع توسین میں آنے والے خاندان کی نشاندہی کی گئی ہے۔

مسلمان خاندانوں کے دو عام جدولی نقشے دئے گئے ہیں (۱) دوران خلافت کے (۲) بعد خلافت کے۔ ان کے مطالعہ سے ان خاندانوں کے اضافی وقوع اور سرسری طور پر باہمد گر متناسب وسعت ممالک کا اندازہ مل جاتا ہے۔ معینہ حدود زماں کے اندر ان نقشوں میں ان تمام خاندانوں کے نام درج ہیں جنھوں نے اپنے اپنے سکے رائج کئے تھے۔ مشرقی تاریخ کے طالب علم کو ان اسلامی بادشاہتوں کے نقشوں سے مختلف خاندانوں کی اضافی عرضی وسعت، جغرافی محل وقوع اور مختلف گھرانوں کا آپس میں رشتہ اور بادشاہتوں اور حکومتوں کا باہم دیگر خروج و ورود بیک نظر معلوم ہو سکتا ہے خلفائے اسلام کی عالمگیر سلطنت کا بتدریج افریقہ اور جنوبی صوبجات کی طرف سے چھوٹی چھوٹی ریاستوں میں تبدیل ہونا ایک ایسا واقعہ ہے جس کا مطالعہ دلچسپی سے خالی نہیں۔ سب سے پہلے قرطبہ کے بنی اموی، بنی عباس کی مذہبی پیشوائی سے منحرف ہوئے۔ پھر ادریسی اغلبی۔ طولونی۔ اخشیدی۔ فاطموی اور بہت سے خاندانوں نے خلافت بغداد کے مغربی صوبجات کو مرکزی حکومت سے علیحدہ کر دیا اس اثنار میں دریائے جیحوں کی جانب سے طاہری۔ صفاری، سامانی، زیاری اور بویہہ خاندانوں نے بھی یہی عمل جاری رکھا۔

سال تھا۔ اس سے پہلے مسلمانوں میں شہنشاہت شروع نہیں ہوئی تھی اور خاطر خواہ طریقہ پر مسلمانوں کے فتوحات کی بڑھتی گھٹتی رفتار کا اظہار بہت مشکل تھا۔ جہاں کہیں جگہ اجازت دے سکی سربرآوردہ خلفاء اور بادشاہوں کے نام بھی ان کے خاندان کے لئے مقررکردہ مقام پر درج کئے گئے ہیں۔

[مصنف کتاب کی تمہید یہاں ختم کر دی جاتی ہے اس لئے کہ اس کا باقی حصہ اہل یورپ کو عربی ناموں کے تلفظ، طریق کتابت، اختصار و معانی القاب و کنیت وغیرہ سے مطلع کراتا ہے جو اردو دانوں کے لئے تحصیل حاصل ہے]

بربر گھرانے حکومت کرنے لگتے ہیں۔ ساتھ ہی اسپین کے عیسائی اندلوسیہ کو عربوں سے جنھوں نے اس کو زیب و زینت سے آراستہ کرکے تمام دنیا میں مشہور کر دیا تھا واپس لیتے ہیں۔ اس واقعہ کو دوسرے جدولی نقشہ کی تیاری کے لئے منتخب کیا جاتا ہے جو مغلوں کے خروج سے شروع ہوکر موجودہ زمانہ (یعنی ۱۸۹۳ء) تک کی اسلامی تاریخ کو ظاہر کرتا ہے۔

انتصاباً یہ جدولیں مسلم شہنشاہیت کے بڑے بڑے حصوں کے عنوانات کے تحت تقسیم کی گئی ہیں۔ مختلف خاندان حتی الامکان نہ صرف اپنے مناسب جغرافی عنوان کے تحت مندرج ہیں بلکہ اس عنوان کے لئے جتنی جگہ مقرر کی گئی ہے اس کے مناسب حصے ہیں بتلائے گئے ہیں مگر ترتیب کی دقت اور جگہ کی قلت کی وجہ سے بعض استثنائی صورتیں بھی پیش آئی ہیں۔ ترکی اور مغل قبائل جو سائبیریا۔ ترکستان۔ خفچاق وغیرہ میں گشت کرتے پھرتے تھے ان کو بالکلیہ ترک کر دینا پڑا اس لئے کہ کسی بھی طریقہ سے ان کے لئے نقشہ میں مناسب و موزوں جگہ تجویز کرنا ممکن نہ تھا۔

ان جدولوں کی افقی سمت میں بھی اس طرح تقسیم ہوئی ہے کہ ایک انچ فاصلہ ایک سو سال کی مدت تعبیر کرتا ہے۔ اگرچہ یہ خطوط نقشے کے ایک سرے سے دوسرے سرے تک مکمل نہیں کھینچے گئے ہیں۔ سنہ ۱ھ سے آغاز کیا گیا ہے جو بنی امیہ خلافت کے قیام کا

باب اوّل

خلفاء

(۱) خلافت راشدہ

سنہ ۶۳۲ء سے سنہ ۶۶۱ء تک ——— یعنی سنہ ۱۱ھ سے سنہ ۴۱ھ تک

خلفائے راشدین کا انتخاب رائے عامہ سے ہوا۔ آنحضرت صلعم کی وفات (سنہ ۶۳۲ء مطابق سنہ ۱۱ھ) کے بعد حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ خلیفہ منتخب ہوئے ان کی صرف دو سالہ مدتِ خلافت میں ارتداد کو تشدد رہا۔ لیکن ان کے عزم بالجزم نے بہادران اسلام خصوصاً خالد رضی اللہ عنہ بن ولید کی شجاعت سے مرتدوں اور جھوٹے مدعی نبوت پیغمبروں کو فرو کر کے مذہب اسلام کو مضبوط بنیادوں پر قائم کیا عرب پر قابو پا لینے کے بعد تبلیغ اسلام کی غرض سے عرب قبائل مسلح کئے گئے اور ملک کے باہر بھجوائے گئے۔

سنہ ۶۳۵ء (سنہ ۱۴ھ) میں دمشق فتح کیا گیا۔ سنہ ۶۳۶ء حمص انطاکیہ اور یروشلم فتح ہوئے قیساریہ کے ملنے سے شام پر سنہ ۶۳۸ء (سنہ ۱۷ھ) میں پورا تسلط ہو گیا۔ ایران کی طرف جو فوجیں بڑھی تھیں انہوں نے سنہ ۶۳۵ء میں قادسیہ کی جنگ جیتی اس کے بعد سنہ ۶۳۷ء (سنہ ۱۶ھ) میں مدائن (Ctesiphon Seleucia) فتح ہوا۔ اور عراق عجم پر تسلط قائم ہو کر بصرہ اور کوفہ کی فوجی چوکیاں آباد کی گئیں۔

سنہ ۶۳۸ء سے سنہ ۶۴۰ء تک خوزستان اور تستر پر قبضہ ہو گیا قطعی فیصلہ کن لڑائی نہاوند کی سنہ ۶۴۲ء میں ساسانی خاندان کو ایران سے بے دخل کر دی اور عرب سارے ایران کے مالک بن گئے۔ سنہ ۶۶۱ء (سنہ ۴۱ھ) تک ہرات کو فتح کرکے مسلمان افغانستان ہوتے ہوئے ہندوستان میں دریائے سندھ تک پہنچ گئے اور سندھ کی حکومت قائم کی گئی۔

سنہ ۶۷۴ء (سنہ ۵۴ھ) میں بخارا پر قبضہ ہو گیا اور سنہ ۶۷۶ء تک سمرقند پر۔ ان ابتدائی حملوں میں ماوراءالنہر پر صرف سرسری تسلط ہو سکا۔ کامل قبضہ کے لئے سنہ ۷۱۱ء (سنہ ۹۳ھ) تک لڑائیاں لڑنی پڑیں۔ اسلامی حکومت اب مشرق کی طرف انتہائی وسعت کو پہنچ گئی۔

مغرب میں ترقی اس قدر جلد نہ ہو سکی۔ سنہ ۶۴۱ء (سنہ ۲۰ھ) میں مصر

حضرت عمر فاروقؓ (۶۳۴ء (م ۱۳ھ) تا ۶۴۴ء (م ۲۳ھ)) کے عہد خلافت میں عربوں کی تنظیم اور عدل و انصاف کے ساتھ متمدن حکومت اپنے کمال کو پہنچ گئی ۔ ایران اور شام فتح کیا گیا ۔ بصرہ کی طرح مفتوح ممالک میں فوجی چھاؤنیاں اور نئی نو آبادیاں قائم کی گئیں ۔ ان کی شہادت کے بعد حضرت عثمان غنیؓ خلیفہ ہوئے ۔ ان کے زمانے میں بھی ملک گیری جاری رہی لیکن اندرونی اختلافات شدت کے ساتھ پھیلنے لگے ۔ بالآخر ۶۵۶ء (م ۳۵ھ) میں باغیوں نے ان کو بھی شہید کر ڈالا ۔ حضرت علی المرتضیٰ کی خلافت تقریباً پانچ سال رہی ۔ آپ کی شہادت (۶۶۱ء (م ۴۱ھ) میں واقع ہوئی ۔ اس کے بعد امیر معاویہ بن ابو سفیان نے بنی امیہ کی بادشاہت قائم کی اور دمشق کو پایۂ تخت بنایا ۔

(۱) ۶۳۲ - ۶۳۴ء خلافت حضرت ابوبکر صدیقؓ ۱۱ھ - ۱۳ھ
(۲) ۶۳۴ - ۶۴۴ء " " عمر فاروقؓ ۱۳ھ - ۲۳ھ
(۳) ۶۴۴ - ۶۵۶ء " " عثمان غنیؓ ۲۳ - ۳۵ھ
(۴) ۶۵۶ - ۶۶۱ء " " علی المرتضیٰؓ ۳۵ - ۴۱ھ

زنجیروں کی جنگ (جنگ سلاسل ۶۳۳ء م ۱۲ھ) اور دیگر فتوحات کے بعد عرب خالدیہ (عراق عربی) میں داخل ہوگئے ۔ شہر حیرہ فتح ہوا ۔ (۶۳۴ء (۱۳ھ) میں جنگ یرموک جیتنے کے بعد عرب سریا (ملک شام) میں داخل ہوگئے ۔

اب یہاں سے انتشار شروع ہوتا ہے۔ بنی امیہ اور بنی عباس کی آپس کی لڑائیوں کا بالآخر نتیجہ یہ ہوا کہ حکومت و خلافت بنی عباس کے ہاتھ آئی۔ لیکن انتظام درہم برہم ہو گیا۔ بنی امیہ کا ایک فرد دسویں فرمانروائے دمشق ہشام کا پوتا عبدالرحمٰن اول جس کی ماں بربری خاندان سے تھی بھاگ کر افریقہ ہوتے ہوئے اسپین پہنچ گیا اور وہاں خود مختار اموی حکومت قائم کر دی (سنہ ۷۵۵ء م سنہ ۱۳۸ھ)۔ اس کے تیس سال بعد حضرت حسنؓ کے پڑپوتے ادریس بن عبداللہ نے مراکش میں تدغہ (Tudagha) کو پایۂ تخت بنا کر (سنہ ۷۸۸ء م سنہ ۱۷۲ھ) عباسیوں سے علیحدہ ایک دوسری خود مختار ریاست کی بنا ڈالی۔ اغلبیوں نے (سنہ ۸۰۰ء م سنہ ۱۸۴ھ) میں قیروان کو بغداد سے بے نیاز بنا کر عباسیوں سے رشتہ توڑا۔ سنہ ۸۷۷ء (سنہ ۲۶۴ھ) تک مصر و شام ابن طولون کے زیر حکومت علیحدہ ہو گئے اگرچہ طولونیوں کے اتلاف کے بعد تقریباً تیس برس تک عباسیوں کا ان ملکوں پر تسلط قائم رہا مگر سنہ ۹۳۴ء (سنہ ۳۲۳ھ) میں اخشیدی خاندان وہاں حکومت کرنے لگا۔

اس کے بعد مغرب کا کوئی خطہ بنی عباس کے سیاسی اقتدار میں نہ رہا۔ البتہ چند خطے برائے نام ان کی مذہبی پیشوائی مان لیتے تھے۔ مراکش کو اس سے بھی انکار تھا۔

اب مشرق میں بھی یہ انتشار سرعت کے ساتھ شروع ہو گیا

فتح ہوا۔ اور ۶۴۷ء (سنہ ۲۶ھ) تک عرب سمندر کے بربری ساحل پر قرطاجنہ
کے قریب پہنچ گئے۔ ۶۷۰ء (سنہ ۵۰ھ) میں قیروان افریقی علاقہ کا صدر شہر
بنایا گیا۔ ۶۹۳ء (سنہ ۷۴ھ) میں قرطاجنہ پر قبضہ ہو گیا اور عرب پھر
بحر ظلمات (اٹلانٹک) کے ساحل پر پھیل گئے طنجہ سے اسپین میں ۷۱۰ء (سنہ ۹۱ھ)
میں سرایت کر گئے۔ اور طلیطلہ (Toledo) کو ۷۱۲ء میں فتح
کرکے وہاں کی قوطی (Gothic) بادشاہت کو ختم کر دیا۔
۷۲۵ء میں جنوبی فرانس پر حملہ کیا گیا۔ اور باوجود چارلس مارٹل
سے بمقام ٹور (۷۳۲ء) (سنہ ۱۱۴ھ) شکست کھانے کے مسلمانوں
نے ناربون پر اپنا قبضہ برقرار رکھا اور برگنڈی اور ڈوفینے پر تاخت
و تاراج کرتے رہے۔ یہ انتہائی پھیلاؤ مغرب میں آنحضرت کی وفات
سے ایک صدی کے اندر وقوع میں آیا۔

شمال میں اگرچہ اناطولیہ بازنطائی حکومت ہی کے تابع رہا
عربوں نے ارمنستان پر چڑھائی کرکے ارض روم تک سنہ ۸۰ھ میں
پہنچ گئے۔ اس سے پہلے ۶۴۹ء (سنہ ۲۸ھ) میں قبرص (Cyprus)
فتح ہو چکا تھا اور ۶۷۰ء (سنہ ۵۰ھ) سے شروع کرکے کئی مرتبہ
قیصر روم کے پایہ تخت پر حملے کئے گئے۔

بنی امیہ کی حکومت میں عرب بحر ظلمات سے دریائے سندھ
تک اور بحر کیسپین سے دریائے نیل کے آبشاروں تک حکمران
ہو گئے۔

(۵) سنہ ۶۸۵ء - سنہ ۷۰۵ء عبدالملک بن (۴) سنہ ۶۵ - سنہ ۸۶
(۶) سنہ ۷۰۵ء - سنہ ۷۱۵ء الولید اول بن (۵) سنہ ۸۶ - سنہ ۹۶
(۷) سنہ ۷۱۵ء - سنہ ۷۱۷ء سلیمان بن (۵) سنہ ۹۶ - سنہ ۹۹
(۸) سنہ ۷۱۷ء - سنہ ۷۲۰ء عمر بن عبدالعزیز بن (۴) سنہ ۹۹ - سنہ ۱۰۱
(۹) سنہ ۷۲۰ء - سنہ ۷۲۴ء یزید ثانی بن (۵) سنہ ۱۰۱ - سنہ ۱۰۵
(۱۰) سنہ ۷۲۴ء - سنہ ۷۴۳ء ہشام بن (۵) سنہ ۱۰۵ - سنہ ۱۲۵
(۱۱) سنہ ۷۴۳ء - سنہ ۷۴۴ء الولید ثانی بن (۹) سنہ ۱۲۵ - سنہ ۱۲۶
(۱۲) صرف چند ماہ یزید ثالث بن (۶)
(۱۳) سنہ ۷۴۴ء - سنہ ۷۴۴ء ابراہیم بن (۶) سنہ ۱۲۶ - سنہ ۱۲۷
(۱۴) سنہ ۷۴۴ء - سنہ ۷۵۰ء مروان ثانی بن محمد بن (۴) سنہ ۱۲۷ - سنہ ۱۳۲
(ان کی جگہ خاندان بنی عباسیہ حکمران ہوا)

---

(۳) خاندان بنی عباسیہ

سنہ ۷۵۰ء - سنہ ۱۲۵۸ء ______ سنہ ۱۳۲ - سنہ ۶۵۶ھ
(۱) سنہ ۷۵۰ء - سنہ ۷۵۴ء محمد بن علی بن عبداللہ بن عباس السفاح سنہ ۱۳۲ - سنہ ۱۳۶ھ
(۲) سنہ ۷۵۴ء - سنہ ۷۷۵ء المنصور برادر (۱) سنہ ۱۳۶ - سنہ ۱۵۸ھ

المامون کا ایرانی سپہ سالار طاہر ذوالیمینین جب سنہ ۸۱۹ء (سنہ ۲۰۴ھ) میں بلاد مشرق کا حاکم مقرر ہوا تو چند ہی سال بعد خود مختار بن بیٹھا طاہری خاندان کے جانشین صفاری ۔ سامانی ۔ بویہی ۔ غزنوی وغیرہ بنی عباس کی صرف برائے نام مذہبی پیشوائی مانتے تھے سیاسی نقطۂ نظر سے اپنے آپ کو بالکلیہ خود مختار سمجھتے تھے ۔ دسویں صدی کے آغاز سے خلفاء بنی عباسیہ بویہہ اور پھر ترکی نژاد حاجب اور امیر الامراء (Maires du palais) کے پنجوں میں گرفتار ہونے لگے ۔ بعد کے بویہہ سلطانوں نے سنہ ۹۴۵ء (سنہ ۳۳۴ھ) میں خود شہر بغداد میں سکونت قائم کر کے خلیفہ کا رہا سہا سیاسی اثر مٹا ڈالا ۔ اگرچہ خلیفہ الناصر باللہ نے کچھ مدت کے لئے پورے عراق عرب پر اپنا اثر جمایا ۔ آخرکار سنہ ۱۲۵۸ء (سنہ ۶۵۶ھ) میں خاندان و خلافت بنی عباس ہلاکو تاتاری کے دست ستم سے ہمیشہ کے لئے تباہ ہو گئے ۔

(۲) خاندان بنی امیہ م سنہ ۴۱ھ ۔ سنہ ۱۳۲ھ سنہ ۶۶۱ء ۔ سنہ ۷۵۰ء

(۱) سنہ ۶۶۱ ۔ سنہ ۶۸۰ء معاویہ اول ,, سنہ ۴۱ ۔ سنہ ۶۰ھ

(۲) سنہ ۶۸۰ ۔ سنہ ۶۸۳ء یزید اول بن (۱) ,, سنہ ۶۰ ۔ سنہ ۶۴ھ

(۳) صرف چند ماہ معاویہ دوم بن (۲)

(۴) سنہ ۶۸۳ ۔ سنہ ۶۸۵ء مروان اول بن الحکم بن ابوالعاص ابن امیہ سنہ ۶۴ ۔ سنہ ۶۵ھ

(۲۲) سنہ ۹۴۴ - سنہ ۹۴۶ المستکفی بن (۱۷) سنہ ۳۳۳ - سنہ ۳۳۴

(۲۳) سنہ ۹۴۶ - سنہ ۹۷۴ المطیع بن (۱۸) سنہ ۳۳۴ - سنہ ۳۶۳

(۲۴) سنہ ۹۷۴ - سنہ ۹۹۱ الطائع بن (۲۳) سنہ ۳۶۳ - سنہ ۳۸۱

(۲۵) سنہ ۹۹۱ - سنہ ۱۰۳۱ القادر بن (۲۱) سنہ ۳۸۱ - سنہ ۴۲۲

(۲۶) سنہ ۱۰۳۱ - سنہ ۱۰۷۵ القائم بن (۲۵) سنہ ۴۲۲ - سنہ ۴۶۷

(۲۷) سنہ ۱۰۷۵ - سنہ ۱۰۹۴ المقتدی بن محمد بن (۲۶) سنہ ۴۶۷ - سنہ ۴۸۷

(۲۸) سنہ ۱۰۹۴ - سنہ ۱۱۱۸ المستظہر بن (۲۷) سنہ ۴۸۷ - سنہ ۵۱۲

(۲۹) سنہ ۱۱۱۸ - سنہ ۱۱۳۵ المسترشد بن (۲۸) سنہ ۵۱۲ - سنہ ۵۲۹

(۳۰) سنہ ۱۱۳۵ - سنہ ۱۱۳۶ الراشد بن (۲۹) سنہ ۵۲۹ - سنہ ۵۳۰

(۳۱) سنہ ۱۱۳۶ - سنہ ۱۱۶۰ المقتفی بن (۲۸) سنہ ۵۳۰ - سنہ ۵۵۵

(۳۲) سنہ ۱۱۶۰ - سنہ ۱۱۷۰ المستنجد بن (۳۱) سنہ ۵۵۵ - سنہ ۵۶۶

(۳۳) سنہ ۱۱۷۰ - سنہ ۱۱۸۰ المستضئی بن (۳۲) سنہ ۵۶۶ - سنہ ۵۷۵

(۳۴) سنہ ۱۱۸۰ - سنہ ۱۲۲۵ الناصر بن (۳۳) سنہ ۵۷۵ - سنہ ۶۲۲

(۳۵) سنہ ۱۲۲۵ - سنہ ۱۲۲۶ الظاہر بن (۳۴) سنہ ۶۲۲ - سنہ ۶۲۳

(۳۶) سنہ ۱۲۲۶ - سنہ ۱۲۴۲ المستنصر بن (۳۵) سنہ ۶۲۳ - سنہ ۶۴۰

(۳۷) سنہ ۱۲۴۲ - سنہ ۱۲۵۸ المستعصم بن (۳۶) سنہ ۶۴۰ - سنہ ۶۵۶

(سقوط بغداد کے بعد مملوک سلطان رکن الدین بیبرس نے خلیفہ نمبر ۳۵) کے ایک لڑکے کو جو قتل عام تاتاری سے بچ گیا تھا مصر میں بغداد کا خلیفہ مقرر کیا ۔)

(۳) سنہ ۷۷۵ سے سنہ ۷۸۵ المہدی بن (۲) سنہ ۱۵۸ سے سنہ ۱۶۹
(۴) سنہ ۷۸۵ سے سنہ ۷۸۶ الہادی بن (۳) سنہ ۱۶۹ سے سنہ ۱۷۰
(۵) سنہ ۷۸۶ سے سنہ ۸۰۹ ہارون الرشید بن (۳) سنہ ۱۷۰ سے سنہ ۱۹۳
(۶) سنہ ۸۰۹ سے سنہ ۸۱۳ الامین بن (۵) سنہ ۱۹۳ سے سنہ ۱۹۸
(۷) سنہ ۸۱۳ سے سنہ ۸۳۳ المامون بن (۵) سنہ ۱۹۸ سے سنہ ۲۱۸
(۸) سنہ ۸۳۳ سے سنہ ۸۴۲ المعتصم بن (۵) سنہ ۲۱۸ سے سنہ ۲۲۷
(۹) سنہ ۸۴۲ سے سنہ ۸۴۷ الواثق بن (۸) سنہ ۲۲۷ سے سنہ ۲۳۲
(۱۰) سنہ ۸۴۷ سے سنہ ۸۶۱ المتوکل بن (۸) سنہ ۲۳۲ سے سنہ ۲۴۷
(۱۱) سنہ ۸۶۱ سے سنہ ۸۶۲ المنتصر بن (۱۰) سنہ ۲۴۷ سے سنہ ۲۴۸
(۱۲) سنہ ۸۶۲ سے سنہ ۸۶۶ المستعین بن محمد بن (۸) سنہ ۲۴۸ سے سنہ ۲۵۱
(۱۳) سنہ ۸۶۶ سے سنہ ۸۶۹ المعتز بن (۱۰) سنہ ۲۵۱ سے سنہ ۲۵۵
(۱۴) سنہ ۸۶۹ سے سنہ ۸۷۰ المہتدی بن (۹) سنہ ۲۵۵ سے سنہ ۲۵۶
(۱۵) سنہ ۸۷۰ سے سنہ ۸۹۲ المعتمد بن (۱۰) سنہ ۲۵۶ سے سنہ ۲۷۹
(۱۶) سنہ ۸۹۲ سے سنہ ۹۰۲ المعتضد بن موفق بن (۱۰) سنہ ۲۷۹ سے سنہ ۲۸۹
(۱۷) سنہ ۹۰۲ سے سنہ ۹۰۸ المکتفی بن (۱۶) سنہ ۲۸۹ سے سنہ ۲۹۵
(۱۸) سنہ ۹۰۸ سے سنہ ۹۳۲ المقتدر بن (۱۶) سنہ ۲۹۵ سے سنہ ۳۲۰
(۱۹) سنہ ۹۳۲ سے سنہ ۹۳۴ القاہر بن (۱۶) سنہ ۳۲۰ سے سنہ ۳۲۲
(۲۰) سنہ ۹۳۴ سے سنہ ۹۴۰ الراضی بن (۱۸) سنہ ۳۲۲ سے سنہ ۳۲۹
(۲۱) سنہ ۹۴۰ سے سنہ ۹۴۴ المتقی بن (۱۸) سنہ ۳۲۹ سے سنہ ۳۳۳

بن گیا۔ اس کی نسل کے حکمرانوں نے قرطبہ کو اپنا پایہ تخت بنایا اور شمالی اسپین کے عیسائیوں اور خود مسلمان عربوں اور بربروں کی بغاوتوں کو فرو کرتے ہوئے تقریباً ڈھائی سو برس تک اسپین کے بڑے حصہ پر حکومت کی۔ پہلے پہل وہ صرف امیر کہلاتے تھے لیکن عبدالرحمٰن سوم نے ۹۲۹ء (م ۳۱۷ھ) میں اپنے آپ کو خلیفہ قرار دیا اور اسپین کا امیرالمومنین کہلانے لگا۔ اس کے عہد حکومت میں اسپین تہذیب و تمدن کے معراج کو پہنچ گیا۔ اس نے نہ صرف لیون (Leon) قشتیلیہ (Castile) اور ناوار (Navarre) کے عیسائی بادشاہوں کو شکست دے کر سر اٹھانے نہ دیا بلکہ افریقہ کو بھی مرعوب رکھا اور بحر میڈیٹرینین پر اپنے بحری بیڑوں سے پورا تسلط قائم کیا۔ اس کے بعد اس کی نسل کے جملہ افراد مثلاً الحکم ثانی وغیرہ نے ایک عرصہ تک قرطبہ کی شان و شوکت جاری رکھی۔ المنصور کی وزارت (الحکم کے بعد) بھی بڑی تزک و احتشام کے ساتھ قائم رہی اور حکومت میں پھوٹ پڑنے نہ پائی۔ لیکن اس کے مرنے پر گیارھویں صدی عیسوی سے اس کے مسلمانوں میں بھی خانہ جنگیاں ہونے لگیں اور طوائف الملوکی شروع ہوئی۔ چھوٹی چھوٹی اسلامی ریاستیں آپس میں لڑکر تباہ ہوئیں۔ کبھی کسی علاقہ کے حکمراں کو تفوق حاصل ہوتا تھا اور کبھی کسی اور کو۔ باہمی جنگوں میں عیسائی بادشاہوں سے بھی مدد لی جاتی تھی اس طرح عیسائی ریاستوں کا زور بڑھتا گیا۔ اگرچہ کچھ عرصہ تک

(دوم) اسپین

بزمانہ حکومت بنی امیہ مسلمانوں نے اسپین ۷۱۰ء سے
۷۱۲ء تک فتح کیا (م ۹۱ھ تا ۹۳ھ) دوسرے اسلامی ممالک
کی طرح اسپین پر بھی دمشق کی مرکزی حکومت اپنے مقرر کردہ
حاکموں یا گورنروں کے ذریعہ ۷۵۶ء (م ۱۳۸ھ) تک اپنا اقتدار
قائم رکھی تھی بنی عباس کی فتح کے بعد بنی امیہ
خاندان سے معدودے چند جو سربرآوردہ اشخاص بچ
رہے تھے ان میں سے عبدالرحمن بن معاویہ بن ہشام
(دسواں خلیفہ) ایک نوجوان شہزادہ تھا جو اپنے
بربری ننہیال کی مدد سے شمالی افریقہ ہوتا ہوا ۷۵۵ء
میں اندلس پہنچا اور وہاں کی اس وقت کی بد نظمی
سے فائدہ اٹھا کر خود حکمران بن بیٹھا۔ مسلم اسپین نے
۷۵۶ء میں اس کی اطاعت قبول کرلی اور وہ خلفاء بنی
عباسیہ کی بھیجی ہوئی فوج کو شکست دے کر خود مختار

(۵)	۸۸۶ء	محمد اول بن (۴)	۲۷۳ھ
(۶)	۸۸۸ء	المنذر بن (۵)	۲۷۵ھ
(۷)	۹۱۲ء	عبداللہ بن (۵)	۳۰۰ھ
(۸)	۹۶۱ء	عبدالرحمٰن سوم بن محمد بن (۷) الخلیفہ الناصر	۳۵۰ھ
(۹)	۹۷۶ء	الحکم ثانی المستنصر بن (۸)	۳۶۶ھ
(۱۰)	۱۰۰۹ء	ہشام دوم المؤید بن (۹)	۳۹۹ھ
(۱۱)	۱۰۰۹ء	محمد دوم المہدی بن ہشام بن عبدالجبار بن (۸)	۴۰۰ھ
(۱۲)	۱۰۱۰ء	سلیمان المستعین بن الحکم بن سلیمان بن (۸)	۴۰۰ھ
	۱۰۱۰ء	محمد دوم (دوبارہ)	۴۰۰ھ
	۱۰۱۳ء	ہشام دوم (دوبارہ)	۴۰۳ھ
	۱۰۱۶ء	سلیمان (دوبارہ)	۴۰۷ھ
	۱۰۱۸ء	[علی بن حمود حمودی خاندان کا]	۴۰۸ھ
(۱۳)	۱۰۱۸ء	عبدالرحمٰن چہارم المرتضیٰ بن محمد بن عبدالملک بن (۸)	۴۰۸ھ
	۱۰۲۱ء	[قاسم بن حمود]	۴۱۲ھ
	۱۰۲۲ء	[یحییٰ بن علی]	۴۱۳ھ
	۱۰۲۳ء	[قاسم (دوبارہ)]	۴۱۴ھ
(۱۴)	۱۰۲۴ء	عبدالرحمٰن پنجم المستظہر بن ہشام بن عبدالجبار بن (۸)	۴۱۴ھ
(۱۵)	۱۰۲۵ء	محمد سوم المستکفی بن عبدالرحمٰن بن عبیداللہ بن (۸)	۴۱۶ھ
	۱۰۲۷ء	یحییٰ (دوبارہ)	۴۱۸ھ
(۱۶)	۱۰۳۱ء	ہشام سوم المعتمد بن (۱۳)	۴۲۳ھ

[چھوٹے خاندانوں کی طوائف الملوکی]

اشبیلیہ کے عبادی حکمراں اِن پر حاوی رہے اور علم و ہنر کی پرورش کرتے رہے۔ لیکن بعد کو مجبور ہو کر افریقہ کے المرابط سے مدد مانگی۔ المرابط نے پہلے انکی مدد کی لیکن تھوڑے ہی سال بعد خود اسپین پر قابض ہو گئے اور ان کو ملک سے باہر کر دیا۔

خاندان قرطبہ کے بنی اموی حکمرانوں کے بعد ذیل کے خاندانوں کی حکومت اسپین میں قابل ذکر ہے :۔ حمّودی ملاغہ کے اور بعد کو الجزیرہ (Algecinas) کے۔ عبّادی (اشبیلہ Seville کے)۔ زیری (غرناطہ کے)۔ جہوری (قرطبہ کے)۔ ذوالنونی (طلیطلہ Toledo کے)۔ عامری (بلنسہ Valencia کے)۔ توجیبی اور ہودی (سرقوسہ Saragossa کے)۔ دینیہ Denia کے بادشاہ۔ المرابط (افریقہ کے)۔ الموحد (ایضاً) نصری (غرناطہ کے)۔

(۴) قرطبہ کے بنی اموی حکمران

٧٥٦ء – ١٠٣١ء مطابق ١٣٨ھ – ٤٢٢ھ

(١) ٧٥٦ء – ٧٨٨ء عبدالرحمٰن اول م ١٣٨ھ – ١٧٢ھ

(٢) ٧٩٦ء ہشام اول بن (١) ١٨٠ھ

(٣) ٨٢٢ء الحکم اول بن (٢) ٢٠٦ھ

(۴) ٨٥٢ء عبدالرحمٰن دوم بن (٣) ٢٣٨ھ

(۷) عبادی خاندان اشبیلیہ

سنہ ۱۰۲۳ء - سنہ ۱۰۹۱ء م سنہ ۴۱۴ھ - سنہ ۴۸۴ھ

(۱) سنہ ۱۰۲۳ء - سنہ ۱۰۴۲ء ابوالقاسم محمد اول بن اسمٰعیل م سنہ ۴۱۴ھ - سنہ ۴۳۴ھ

(۲) - سنہ ۱۰۶۸ء ابو عمرو عبّاد المعتضد بن (۱) - سنہ ۴۶۱ھ

(۳) - سنہ ۱۰۹۱ء ابوالقاسم محمد دوم المعتمد بن (۲) - سنہ ۴۸۴ھ

اس کے بعد المرابطہ خاندان نے اِن سے حکومت چھینی

(۸) زیری خاندان غرناطہ

سنہ ۱۰۱۲ء - سنہ ۱۰۹۰ء م سنہ ۴۰۳ھ - سنہ ۴۸۳ھ

(۱) سنہ ۱۰۱۲ء - سنہ ۱۰۱۹ء زاوی بن زکیری م سنہ ۴۰۳ھ - سنہ ۴۱۰ھ

(۲) - سنہ ۱۰۳۸ء حبّوص - سنہ ۴۳۰ھ

(۳) - سنہ ۱۰۷۳ء بادیس بن حبّوص المظفر الناصر - سنہ ۴۶۶ھ

(۴) - سنہ ۱۰۹۰ء عبداللہ بن سیف الدولہ بُلُکّین بن بادیس - سنہ ۴۸۳ھ

(۵) حمّودی خاندان ملاغہ

سنہ ۱۰۱۶ء - سنہ ۱۰۵۷ء م سنہ ۴۰۷ھ - سنہ ۴۴۹ھ

(۱) سنہ ۱۰۱۶ء - سنہ ۱۰۱۸ء	علی الناصر بن حمّود	م سنہ ۴۰۷ھ - سنہ ۴۰۸ھ	
(۲)	سنہ ۱۰۲۱ء	القاسم المامون بن حمّود	سنہ ۴۱۲ھ
(۳)	سنہ ۱۰۲۲ء	یحییٰ معتلی (۹) بن (۱)	سنہ ۴۱۳ھ
	سنہ ۱۰۲۵ء	القاسم (دوبارہ)	سنہ ۴۱۶ھ
	سنہ ۱۰۳۵ء	یحییٰ (دوبارہ)	سنہ ۴۲۷ھ
(۴)	سنہ ۱۰۳۹ء	ادریس اول المتعبّد بن (۱)	سنہ ۴۳۱ھ
(۵)	سنہ ۱۰۴۲ء	حسن المستنصر بن (۳)	سنہ ۴۳۴ھ
(۶)	سنہ ۱۰۴۶ء	ادریس دوم المعالی بن (۳)	سنہ ۴۳۸ھ
(۷)	سنہ ۱۰۵۲ء	محمد اول المہدی بن ۴ب)	سنہ ۴۴۴ھ
(۸)	سنہ ۱۰۵۳ء	ادریس سوم الموفق بن (۳)	سنہ ۴۴۵ھ
	سنہ ۱۰۵۴ء	ادریس دوم (دوبارہ)	سنہ ۴۴۶ھ
(۹)	سنہ ۱۰۵۷ء	محمد دوم المستعلی بن (۴) (۶)	سنہ ۴۴۹ھ

(۶) حمودی خاندان الجزیرہ

سنہ ۱۰۳۹ء - سنہ ۱۰۵۸ء مطابق سنہ ۴۳۱ھ - سنہ ۴۵۰ھ

سنہ ۱۰۳۹ء - سنہ ۱۰۴۸ء	محمد المہدی بن قاسم بن حمود	- سنہ ۴۴۰ھ
سنہ ۱۰۵۸ء	قاسم الواثق بن (۱)	- سنہ ۴۵۰ھ

(۲)	سنہ ۱۰۷۴	یحییٰ المامون بن اسمٰعیل	سنہ ۴۶۷
(۳)	سنہ ۱۰۸۵	یحییٰ القادر بن اسمٰعیل بن المامون	سنہ ۴۷۸

الفانسو ششم لیون نے ان کی جگہ لے لی

(۱۱) عامری خاندان بلنسہ

سنہ ۱۰۲۱ سنہ ۱۰۸۵ م سنہ ۴۱۲ سنہ ۴۷۸

(۱)	سنہ ۱۰۲۱ سنہ ۱۰۶۱	عبدالعزیز المنصور	م سنہ ۴۱۲ سنہ ۴۵۳
(۲)	سنہ ۶۵	عبدالملک المظفر	سنہ ۴۵۷
	"	[المامون طلیطلی]	سنہ ۴۶۷
	سنہ ۱۰۷	[القادر "]	سنہ ۴۶۸
(۳)	سنہ ۱۰۸۵	ابوبکر بن عبدالملک	سنہ ۴۷۸
( )	سنہ ۱۰۸۵	القاضی عثمان بن ابوبکر القادر طلیطلی	سنہ ۴۷۸

اسکے بعد ([illegible]) کی سرکردگی میں عیسائی حکمراں ہوئے پھر المرابط

(۵) ۱۰۹۱ء تمیم بن بلکین ۴۵۳ھ

المرابط خاندان ان پر حاوی ہو گیا

(۹) جہوری خاندان قرطبہ

۱۰۳۱ء - ۱۰۶۸ء م ۴۲۲ھ - ۴۶۱ھ

(۱) ۱۰۳۱ء - ۱۰۴۳ء ابو الحزم جہور م ۴۲۲ھ - ۴۳۵ھ
(۲) ۱۰۵۸ء ابو الولید محمد بن جہور ۴۵۰ھ
(۳) ۱۰۶۸ء عبد الملک بن محمد ۴۶۱ھ

اس کے بعد عبادی خاندان اشبیلیہ ان پر حاوی ہو گیا

(۱۰) ذوالنون خاندان طلیطلہ

۱۰۳۵ء - ۱۰۸۵ء م ۴۲۷ھ - ۴۷۸ھ

(۱) ۱۰۳۵ء - ۱۰۳۷ء اسمٰعیل ظافر م ۴۲۷ھ - ۴۲۹ھ

(۱۳) دنیہ کے پادشاہ

۱۰۱۷ء - ۱۰۷۵ء م ۴۰۸ھ - ۴۶۸ھ

(۱) ۱۰۱۷ء - ۱۰۴۴ء مجاہد بن یوسف م ۴۰۸ھ - ۴۳۶ھ
(۲) ۱۰۷۵ء علی اقبال الدولہ ابن مجاہد ۴۶۸ھ

اِس کے بعد ہودی خاندان سرقوسہ مسلط ہوا

المرابط اور الموحد خاندان

۱۰۸۶ء میں المرابطیوں کا عیسائی بادشاہ الفونسو کے مقابلہ میں عبادیوں کی مدد کے لئے (ان کے طلب کرنے پر) اسپین آئے اور مدد کر کے چلے گئے لیکن چار سال بعد خود ملک گیری کے لالچ میں بے بلائے وہاں پہنچے اور سارے عرب اسپین پر قابض ہو گئے اس طرح اسپین اب افریقی مسلم سلطنت کا ایک صوبہ بن کر رہ گیا۔ المرابط کے بعد ان کے جانشین الموحد نے بھی (۵۴۵ھ - ۱۱۵۰ء) اسپین کو اپنا صوبہ بنا لیا۔ اِن دو حملوں کے مابین بلنیا و مرشیہ (۱۱۴۵ء تا ۱۱۷۲ء) میں چند چھوٹے خاندان حکمرانی کرنے لگے لیکن ان دو حملوں کے مابین غرناطہ

(۱۲) توجیبی (Tujibites) اور ہودی خاندانہائے سرغوسطا

۱۰۱۹ء سے ۱۱۴۱ء م ۴۱۰ھ سے ۵۳۶ھ

(۱)	۱۰۱۹ء سے ۱۰۲۳ء	منذر المنصور بن یحییٰ بن توجیبی	م ۴۱۰ھ سے ۴۱۴ھ	
(۲)	سے ۱۰۲۹ء	یحییٰ المظفر بن منذر	سے ۴۲۰ھ	
(۳)	۱۰۳۹ء سے ۱۰۴۶ء	سلیمان مستعین بن ہود	۴۳۱ھ سے ۴۳۸ھ	
(۴)	سے ۱۰۸۱ء	احمد سیف الدولہ المقتدر بن سلیمان	سے ۴۷۴ھ	
(۵)	سے ۱۰۸۵ء	یوسف موتمن بن احمد	سے ۴۷۸ھ	
(۶)	سے ۱۱۰۹ء	احمد مستعین بن یوسف	سے ۵۰۳ھ	
(۷)	سے ۱۱۱۹ء	عبدالملک عماد الدولہ بن احمد	سے ۵۱۳ھ	
(۸)	سے ۱۱۴۱ء	احمد سیف الدولہ بن عبدالملک	سے ۵۳۶ھ	

اس کے بعد عیسائیوں کا تسلط شروع ہوا

(۷)	سنہ ۱۳۵۴ء	یوسف اول ابوالحجاج بن (۵)	سنہ ۷۵۵ھ
(۸)	سنہ ۱۳۵۹ء	محمد پنجم الغنی (؟) بن (۷)	سنہ ۷۶۰ھ
(۹)	سنہ ۱۳۶۰ء	اسمٰعیل دوم بن (۷)	سنہ ۷۶۱ھ
(۱۰)	سنہ ۱۳۶۲ء	محمد ششم ابوسعید بن اسمٰعیل بن محمد برادر (۵)	سنہ ۷۶۳ھ
	سنہ ۱۳۹۱ء	محمد پنجم (دوبارہ)	سنہ ۷۹۳ھ
(۱۱)	سنہ ۱۳۹۲ء	یوسف دوم بن (۸)	سنہ ۷۹۴ھ
(۱۲)	سنہ ۱۴۰۷ء	محمد ہفتم بن (۱۱)	سنہ ۸۱۰ھ
(۱۳)	سنہ ۱۴۱۷ء	یوسف سوم ابوالحجاج الناصر بن (۱۱)	سنہ ۸۲۰ھ
(۱۴)	سنہ ۱۴۲۷ء	محمد ہشتم المتمسک بن (۱۳)	سنہ ۸۳۱ھ
(۱۵)	سنہ ۱۴۲۹ء	محمد نہم الصغیر بن نصر بن (۸)	سنہ ۸۳۳ھ
	سنہ ۱۴۳۲ء	محمد ہشتم (دوبارہ)	سنہ ۸۳۵ھ
(۱۶)	سنہ ۱۴۳۲ء	یوسف چہارم بن (۱۰)	سنہ ۸۳۵ھ
	سنہ ۱۴۴۴ء	محمد ہشتم (تیسرے مرتبہ)	سنہ ۸۴۸ھ
(۱۷)	سنہ ۱۴۴۵ء	محمد دہم بن عثمان بن (۱۳)	سنہ ۸۴۹ھ
(۱۸)	سنہ ۱۴۴۶ء	سعد المستعین بن علی بن (۱۱)	سنہ ۸۵۰ھ
	سنہ ۱۴۵۳ء	محمد دہم (دوبارہ)	سنہ ۸۵۷ھ
	سنہ ۱۴۶۱ء	سعد (دوبارہ)	سنہ ۸۶۶ھ

بنو نصر خاندان کو ان کی روشن خیالی اور علم و ہنر پروری کی وجہ سے دیر پا امتیاز حاصل رہا۔ اور اسپین میں عبدالرحمن سوم کے مبارک عہد کی تھوڑی سی جھلک بھی دکھائی دی۔ لیکن لیون اور قسطیلیہ کے الحاق کے بعد فرڈینڈا اور آئزابیلا نے ۱۴۹۲ء میں سب سے آخر بادشاہ غرناطہ ابوعبداللہ کو حکومت سے دست بردار ہونے پر مجبور کرکے عرب حکومت کا ہمیشہ کے لئے اسپین میں خاتمہ کر دیا۔

(۱۴) نصری خاندان غرناطہ

۱۲۳۲ء - ۱۴۹۲ء م ۶۲۹ھ - ۸۹۷ھ

(۱)	۱۲۳۲ء - ۱۲۷۳ء	محمد اول الغالب بن یوسف بن نصر	۶۲۹ھ - ۶۷۱ھ
(۲)	- ۱۳۰۲ء	محمد دوم الفقیہ بن (۱)	- ۷۰۱ھ
(۳)	- ۱۳۰۹ء	محمد سوم بن (۲)	- ۷۰۸ھ
(۴)	- ۱۳۱۴ء	نصر ابوالجیوش بن (۲)	- ۷۱۳ھ
(۵)	- ۱۳۲۵ء	اسمٰعیل اول ابوالولید بن فرج بن اسمٰعیل بن یوسف	- ۷۲۵ھ
(۶)	- ۱۳۳۳ء	محمد چہارم بن (۵)	- ۷۳۳ھ

ادریسی خاندان مراکش ۔ اغلبی خاندان تونس وغیرہ ۔ فاطمی خاندان (مصر) ۔ زیری خاندان تونس ۔ حمادی (الجیریہ Algiers) بمرابط (مراکش، الجیریہ، اسپین) ۔ الموحد (شمالی افریقہ، اسپین) مرینی (مراکش) ۔ زیانی (الجیریہ) ۔ حفصی (تونس) شریف (مراکش) ۔

بحر میڈیٹرینین اور شمالی افریقہ کے صحارا کی سرزمین زمانہ قدیم سے متمدن اقوام کا مسکن اور ان کے نشو و نما کا گہوارہ رہی ہے ۔ فینیقی رومن اور بائزنطینی حکومتوں نے یہاں نوآبادیاں قائم کی تھیں ۔ ان کی تباہی کے بعد حامی نسل کے افریقی بربروں وغیرہ نے اس پر

(۱۹)	۱۴۸۲ء	علی ابوالحسن بن (۱۸)	۸۸۷ھ
(۲۰)	۱۴۸۳ء	محمد یازدہم (ابو عبداللہ) بن (۱۹)	۸۸۸ھ
	۱۴۸۵ء	علی ابوالحسن (دوبارہ)	۸۹۰ھ
(۲۱)	۱۴۸۶ء	محمد دوازدہم (زغال) بن (۱۸)	۸۹۲ھ
	۱۴۹۲ء	محمد یازدہم (ابو عبداللہ) دوبارہ)	۸۹۷ھ

اسکے بعد فردینڈ اور ازابیلا حکمراں ہوئے

(۱۵) ادریسی خاندان مراکش

۷۸۸ء ـ ۹۸۵ء م ۱۷۲ھ ـ ۳۷۵ھ

۷۸۵ء (۱۶۸ھ) میں مدینہ منورہ میں حضرت علیؓ کی اولاد کے حامیوں نے بنی امیہ کی حکومت کے خلاف قدم اٹھایا۔ ان میں ادریس بن عبداللہ بن حسن بن حسن بن علیؓ بھی شامل تھے۔ مخالفت فرو ہونے پر ادریس مصر بھاگ گئے اور پھر وہاں سے مراکش پہنچکر علوی خاندان کی حکومت سبتہ کے گرد و نواح میں قائم کی۔ اپنے نام کا سکہ جاری کیا جس پر تدغہ (Tadgha) اور والیلہ شہروں کے نام مسکوک ہیں۔ ۸۶۰ء کے قریب ادریسیوں کی حکومت چوٹی کے مقام پر پہنچ گئی۔ اس کے بعد تنزل شروع ہوا اور بالآخر یہ خاندان ۹۸۵ء م ۳۷۵ھ میں مٹ گیا۔ ابن خلدون نے اس خاندان کے بعض افراد کی تاریخیں نہیں دیں۔

(۱)	۷۸۸ء ـ ۷۹۳ء	ادریس اول	م ۱۷۲ھ ـ ۱۷۷ھ
(۲)	۸۲۸ء	ادریس دوم بن ادریس اول	۲۱۳ھ
(۳)	۸۳۶ء	محمد بن ادریس دوم	۲۲۱ھ
(۴)	۸۴۹ء	علی اول بن محمد	۲۳۴ھ
(۵)		یحییٰ اول بن محمد	

تسلط حاصل کیا۔ یہ قوم کسیقدر توہم پرست تھی اور ان کے اعتقادات عموماً عیسائیت اور اسلام کے مسلمہ اعتقادات سے کسیقدر مختلف رہے ہیں۔ اشاعت اسلام کے بعد یہ لوگ ابتداء میں اموی اور پھر بنی عباسی خلافتوں کے تابع رہے لیکن مرکزی دارالحکومت سے دور ہونے کی وجہ سے حکومت کی کمزوری کے ساتھ جلد خودمختار ہونے لگے۔ اس طرح شمالی افریقہ میں المرابط الموحد، اغلبی اور علوی خاندان مثلاً ادریسی اور فاطمی وغیرہ کا تسلط شروع ہوا۔ یہ کیفیت زمانہ حال تک بھی جاری رہی چنانچہ انیسویں صدی کے آخر میں شیخ سنوسی وغیرہ کی مذہبی اور سیاسی سرگرمیاں شمالی افریقی اقوام کی اسی ذہنی ارتقاء کا نتیجہ ہیں۔

عربوں کا شمالی افریقہ پر قبضہ سنہ ۴۷ء (۲۶ھ) اور سنہ [illegible] کے مابین بڑی محنت و مشقت کے بعد ہوا۔ جب تک یزید بن حاتم بنی عباس کی طرف سے قیروان کا متعمد اور ہردلعزیز حاکم بقید حیات رہا بربروں کی سازشیں اور فرقہ بندیاں رکی رہیں۔ اس کے انتقال پر (۷۸۷ء م ۱۷۱ھ) شمالی افریقہ میں بغاوت و فساد کا بازار گرم ہوا اور مرکزی حکومت ٹوٹ کر مقامی خاندانوں میں تقسیم ہوگئی۔ ۸۰۰ء کے بعد مصر کی سرحد کے مغرب میں خلفائے بنی عباس کا کوئی اثر باقی نہ رہا۔

اس خاندان کے حکمراں بڑے روشن خیال اولوالعزم تھے انھوں نے برّی و بحری دونوں قوتوں کو ترقی دی۔ بحر میڈیٹرینین میں ان کے سفینے دور دور تک چھاپے مارتے تھے۔ ابطالیہ فرانس کورسیکا اور سارڈینیا کے سواحل ان کے حملوں سے بچ نہ سکے انھوں نے ۸۲۷ء سے ۸۷۸ء تک صقلیہ کو فتح کر لیا اور یہ جزیرہ مسلمانوں ہی کے قبضہ میں رہا تا آنکہ نارمنوں نے بالآخر اس پر اپنا تسلط قائم کیا۔ جب تک افریقہ پر اغلبی حکومت رہی بحر میڈیٹرینین میں مسلمانوں کی قوت معراج کو پہنچ گئی۔ عیسائی اقوام ان کے حملہ آور جہازوں سے لرزہ براندام رہتے تھے۔ صقلیہ کے علاوہ مالٹا اور سارڈینیا پر بھی ان ہی کا قبضہ تھا۔ روما کا شہر بھی ان کے حملوں کی زد میں آیا۔ لیکن بعد کو آنے والے اغلبی حکمرانوں کی غفلت اور نااہلی اور اس سے بڑھکر ادریسیوں کے مذہبی اختلاف کی وجہ سے بالآخر ان کو فاطمی خاندان سے ۹۰۹ء (م ۲۹۶ھ) شکست کھانا پڑا۔ اس کے بعد وہ پھر نہ اٹھا سکے۔

(۱) ۸۰۰ء تا ۸۱۱ء ابراہیم اول بن الاغلب م ۱۸۴ھ تا ۱۹۶ھ

(۲) تا ۸۱۶ء عبداللہ اول بن (۱) تا ۲۰۱ھ

(۳) تا ۸۳۶ء زیادت اللہ اول بن (۱) تا ۲۲۳ھ

(۴) تا ۸۴۰ء ابوالعقال الاغلب بن (۱) تا ۲۲۶ھ

(۵) تا ۸۵۶ء محمد اول بن (۴) تا ۲۴۲ھ

(۶) یحییٰ دوم بن یحییٰ

(۷) علی دوم بن عمر بن ادریس دوم

(۸) یحییٰ سوم بن قاسم بن ادریس دوم

(۹) ۹۰۹ء سے ۹۲۲ء یحییٰ چہارم بن ادریس بن عمر ۲۹۲ھ سے ۳۱۰ھ

(۱۰) ۹۲۲ء الحسن (المکنسہ) ۳۱۰ھ

(Mknasa) المکنسہ بربروں کی حکومت شروع ہوئی

(۱۶) اغلبیہ خاندان تونس وغیرہ

۸۰۰ء سے ۹۰۹ء م ۱۸۴ھ سے ۲۹۶ھ

یزید بن حاتم حاکم (گورنر جنرل) افریقہ (یعنی تونس وغیرہ) (بزمانہ خلافت بنی عباس) کا جب انتقال ۷۸۶ء میں ہوا تو خلیفہ ہارون الرشید نے ۸۰۰ء (م ۱۸۴ھ) میں ابراہیم بن اغلب حاکم زاب (Zab) کو سارے افریقہ کا حاکم اعلیٰ مقرر کیا باستثناء اُس بعید مغربی علاقہ کے جو ادریسیوں کے قبضہ میں چلا گیا تھا۔ بعد کو اغلبیہ خاندان بھی تقریباً خود مختار بن بیٹھا یہاں تک کہ خطبوں میں تک خلیفہ بغداد کا نام بمشکل لیا جانے لگا۔

زیریوں کا حیطہ اقتدار صرف تونس تک ہی محدود رہا۔ اس سے بعید تر مغربی افریقہ یعنے مراکش میں بربروں کے مختلف قبیلے مثلاً المکنہ مغراوہ (Maghrawa) وغیرہ بھی خود مختار ہو کر ادریسیوں کے جانشین بن گئے لیکن کوئی شاہی خاندان قائم نہ کر سکے۔ اگرچہ بعد کو المرابط نے ان سبھوں کو زیر کر لیا اور البحیریہ کے حمادیوں کا بھی کچھ ملک اپنے تصرف میں لایا۔ لیکن حمادیوں اور زیریوں پر کامل تسلط اور ان کے دارالسلطنتوں پر بیٹھ کر حکومت کرنا الموحد خاندان ہی کو نصیب ہو سکا۔

(۱۷) زیری خاندان تونس

۹۷۲ء – ۱۱۴۸ء م ۳۶۲ھ – ۵۴۳ھ

(۱)	۹۷۲ء – ۹۸۳ء	یوسف بلکین بن زیری	۳۶۲ھ – ۳۷۳ھ
(۲)	۹۹۶ء	منصور بن یوسف	۳۸۶ھ
(۳)	۱۰۱۵ء	(Badis) بادیس بن منصور	۴۰۶ھ
(۴)	۱۰۶۱ء	المعز بن بادیس	۴۵۳ھ
(۵)	۱۱۰۷ء	تمیم بن معز	۵۰۱ھ
(۶)	۱۱۱۵ء	یحیی بن تمیم	۵۰۹ھ
(۷)	۱۱۳۱ء	علی بن یحیی	۵۱۵ھ

(۶)	سنہ ۸۶۳ء	احمد بن (۵)	سنہ ۲۴۹ھ
(۷)	سنہ ۸۶۴ء	زیادت اللہ دوم بن (۵)	سنہ ۲۵۰ھ
(۸)	سنہ ۸۷۴ء	محمد دوم بن (۶)	سنہ ۲۶۱ھ
(۹)	سنہ ۹۰۲ء	ابراہیم دوم بن (۶)	سنہ ۲۸۹ھ
(۱۰)	سنہ ۹۰۳ء	عبداللہ دوم بن (۹)	سنہ ۲۹۰ھ
(۱۱)	سنہ ۹۰۹ء	زیادت اللہ سوم بن (۱۰)	سنہ ۲۹۶ھ

اب فاطمی خاندان کا تسلط شروع ہوا

اغلبیوں کا جانشین فاطمی خاندان ہوا جس کی شہنشاہی ایک زمانہ میں تمام شمالی افریقی ساحل پر مصر سے لیکر بحر اٹلانٹک تک بشمول صقلیہ و سارڈینیہ قائم تھی۔ لیکن جب دار السلطنت سنہ ۹۷۲ء (م سنہ ۳۶۲ھ) میں قاہرہ قرار دیا گیا تو زیادہ مغربی ممالک پر اسکے حکمرانوں کی گرفت کمزور ہونے لگی۔ ان کا قائم مقام یا وائسرائے افریقہ پر یوسف بلکین (Bulukkin) جو سنہاجہ (Sanhaja) قبیلہ کے بربروں کا سردار تھا بہت جلد اپنے آپ کو خود مختار بنا لیا اور زیری (Zayri) خاندان کا سلسلہ شروع کیا۔ پھر ایک دوسرا خاندان حمادی نام سے الجیریہ میں بمقام بجایہ (Bujaya) قائم ہوا جس کی وجہ سے

(۱۹) خاندان المرابطین

[مراکش، الجیریہ کا کچھ حصہ اور اسپین]

سنہ ۴۴۸ھ ۔ سنہ ۵۴۱ھ م ۱۰۵۶ء ۔ ۱۱۴۷ء

گیارھویں صدی کے وسط میں عیسائیوں نے اسپین میں زور پکڑا ۔ جنوؤا اور پیزا کی اطالوی حکومتوں نے کورسیکا اور سارڈینیا کو مسلمانوں سے چھین لیا اور نارمنوں نے جنوبی اطالیہ میں اپنا سکہ جما لیا۔ اس طرح مسلمانوں کا زور بحرِ میڈٹرینین میں بہت کم ہو گیا۔ صرف مصر کے فاطمی ہی عربی وقار کو قائم رکھ سکے ۔ تونس کا زیری (Zangeeds) خاندان اپنے محدود ملک کی مسلسل بغاوتوں ہی سے عہدہ برآ نہیں ہو سکتا تھا۔ زیریوں حمادیوں اور فاطمیوں کی باہمی مخالفت و رقابت کی وجہ سے عیسائی اقوام کے مقابلہ میں مسلمان متفقہ کوشش کر نہیں سکتے تھے اس انحطاط کے زمانہ میں لمتونا (Lamtuna) نامی بربری قبیلہ کے سرگروہ عبداللہ بن تاشفین نے افریقہ میں جہاد کا علم بلند کیا اور بقیہ تمام بربری قبیلے اس کے ساتھ ہو گئے۔ عبداللہ کے پیرو اپنے آپ کو المرابطین کہنے لگے۔ انھوں نے خلافت بنی عباس کی اطاعت اختیار کر لی۔ لمتونا قبیلہ کے ساتھ مصمودا (Masmuda) بربری قبیلہ نے ابوبکر اور اس کے بنی عم

(۸)	۱۱۴۸ء	الحسن بن علی	۵۴۳ھ

صقلیہ کے نارمن بادشاہ روجر اور اس کے بعد الموحد خاندان

(۱۸) حمّادی خاندان الجیریہ

۱۰۰۷ء - ۱۱۵۲ء م ۳۹۸ - ۵۴۷ھ

(۱)	۱۰۰۷ء - ۱۰۲۸ء	حمّاد	م ۳۹۸ - ۴۱۹ھ
(۲)	۱۰۵۴ء	القائد بن حماد	۴۴۶ھ
(۳)	۱۰۵۵ء	محسن بن القائد	۴۴۷ھ
(۴)	۱۰۶۲ء	(؟) بلکّین بن محمد بن حماد	(؟) ۴۵۴ھ
(۵)	۱۰۸۸ء	الناصر بن علناس بن محمد	۴۸۱ھ
(۶)	۱۱۰۴ء	المنصور بن ناصر	۴۹۸ھ
(۷)	۱۱۰۶ء	بادیس	۵۰۰ھ
(۸)	؟	العزیز	؟
؟ (۹)	۱۱۵۲ء	یحییٰ بن العزیز	؟ ۵۴۷ھ

الموحد خاندان جانشین ہوا

علاقہ میں رہ گیا اور سرغوسہ جس میں بنی ہود کو اپنی امارت بحال رکھنے کی اجازت دی گئی اپنے قبضہ تصرف میں لالیا۔ لیکن اس فتح کے اثرات دیرپا ثابت نہیں ہوئے، اندلس آکر المرابطین آرام طلب اور عیش پرست بن گئے اور عیسائیوں کو آگے بڑھنے سے روک نہ سکے۔ انھوں نے بحر میڈیٹرینین پر ازسر نو مسلم اقتدار قائم کرنے کی کوشش نہیں کی۔ اور الجیریا تونس اور طرابلس کے بیشتر حصوں کو حمادیوں اور زیریوں کے قبضہ میں چھوڑ دیا۔ المرابط خاندان ایک صدی تک بھی برسر اقتدار نہ رہ سکا۔ مذہبی جوشیلے الموحدین نے شمالی افریقہ اور جنوبی اسپین پر اچانک حملہ کرکے سبھوں کو بالکلیہ بیدخل کر دیا۔

(۱) سنہ ۱۰۵۶ء ۔ سنہ ۱۰۸۷ء ابوبکر بن عمر بن ورکوت (یا Wormut) بن ورتنتک (یا Wartantek) سنہ ۴۴۸ھ ۔ سنہ ۴۸۰ھ

(۲) سنہ ۱۱۰۶ء یوسف بن تاشفین بن ابراہیم برادر عمر سنہ ۵۰۰ھ

(۳) سنہ ۱۱۴۳ء علی بن (۲) سنہ ۵۳۷ھ

(۴) سنہ ۱۱۴۶ء تاشفین بن (۳) سنہ ۵۴۱ھ

(۵) سنہ ۱۱۴۷ء ابراہیم بن (۴) سنہ ۵۴۱ھ

(۶) سنہ ۱۱۴۷ء اسحق بن (۳) سنہ ۵۴۱ھ

یوسف بن تاشفین کی قیادت میں سجلماسہ اور اغمات پر ۱۰۶۲ء (سنہ ۴۶۲ھ) تک قبضہ کر کے شہر مراکش کی بنیاد ڈالی۔ اور بعد کے ۱۵ سال میں فاس (Fez) مکناسہ (Miknasa) (Mequinez) سبتہ (Ceuta) طنجہ (Tangier) سَلی (Sallee) اور مراکش کے مغربی خط پر پھیل گئے۔ ۱۰۸۶ء میں یوسف بن تاشفین کو (جو اپنی سپہ سالاری اور انتظام مملکت کی وجہ سے اپنے تابعین میں بہت ہر دلعزیز تھا) اسپین کے عبادیوں نے عیسائی بادشاہوں الفونسو ششم سینکو آف اراگون (Sancho of Aragon) اور مشہور لٹیرے روڈریگو دیاز ڈی بیوار (Rodrigo diaz de Bivar) کے حملوں سے تنگ آ کر مدد کرنے کی دعوت دی۔ یوسف نے عیسائیوں کی قسطیلہ (Castile) کی فوج کو مقام زلاقہ (Zallaqah) ہسپانی زبان میں (Sacralias) قریب بیڈاہوز (Badajoz) ۲۳ اکتوبر ۱۰۸۶ء کو شکست فاش دی۔ لیکن دشمن کا تعاقب کئے بغیر ملک میں تین ہزار بربروں کو اندلسیوں کی مدد کے لئے چھوڑ کر افریقہ واپس ہو گیا۔ ۱۰۹۰ء میں اشبیلیہ کے بادشاہ نے اس کو پھر عیسائیوں کے خلاف اپنی مدد کے لئے بلایا آپ کی دفعہ جو یوسف اسپین میں قدم رکھا سارے ملک کو باستثنا طلیطلہ (Toledo) جو عیسائیوں کے

بحر اٹلانٹک تک اپنی حکومت کو متحد کیا۔

عبدالمومن کے بعد اس کے جانشین ہسپانی عیسائیوں سے جہاد میں مشغول ہوئے لیکن ان سے بالآخر ۱۲۳۵ء (۶۳۲ھ) میں بمقام لاس ناواس بری طرح شکست کھائے۔ اب الموحدین کے قدم اسپین سے اکھڑ گئے جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ اسپین عیسائی بادشاہوں اور مقامی مسلم خاندانوں میں منقسم ہوگیا۔ عیسائیوں کی قوت دن بدن بڑھنے لگی اور یکے بعد دیگرے مسلم خاندان مٹنے لگے۔ سب جاکر آخر میں صرف نصری خاندان غرناطہ باقی رہ گیا جو خود مختاری سے باج گزاری پر مجبور ہوکر عرصہ دراز تک مقاومت کرتا رہا آخر کار ۱۳۹۲ء میں فرڈینڈ و آئزا بیلا کی فوجوں نے غرناطہ کی حکومت کا بھی خاتمہ کر دیا۔

الموحدین سے اسپین نکل جانے کے بعد ان کا زور افریقہ میں بھی گھٹنے لگا۔ سلطان صلاح الدین نے پہلے ہی (۱۱۷۲ء) میں طرابلس لے لیا تھا۔ اس کے مقرر کردہ حکمراں بالآخر خود مختار بن بیٹھے اور ۱۲۲۸ء میں حفصی خاندان کے نام سے حکومت کرنے لگے۔ مغربی الجیریا میں ۱۲۳۵ء میں زمانیوں نے تلمسان پر اپنی علیحدہ حکومت قائم کرلی۔ مراکش کے تخت کے لئے مختلف دعویدار لڑتے رہے بالآخر مرینی (Marini) قبیلہ کی پہاڑی قوم کے سرداروں کو عروج حاصل ہوا اور انھوں نے مراکش کو اپنا پایہ تخت بنا کر الموحدین کے خاندان کا خاتمہ کر دیا۔

(۲۰) الموحدین (تمام شمالی افریقہ پر حکمران)

۱۱۳۰ء۔ ۱۲۶۹ء م ۵۲۴ھ۔ ۶۶۷ھ

شمالی افریقہ کے مسلمانوں کی توہم پرستی کے خلاف بربر کے مسمودا قبیلہ کے سردار ابو عبداللہ محمد بن تومرت نے اپنے آپ کو مہدی قرار دیکر بارھویں صدی کے شروع میں توحید کی تبلیغ شروع کی۔ اس کے پیرو الموحدین کے نام سے مشہور ہوئے۔ ۱۱۲۸ء (م ۵۲۳ھ) میں اس کا انتقال ہوا اس کی جگہ اس کا دوست اور سپہ سالار عبدالمومن ۱۱۳۰ء (م ۵۲۴ھ) میں برسر اقتدار ہو کر اطراف وجوانب کے ملک فتح کرنے شروع کئے۔ چار برس کے اندر اس نے المرابط کی فوج کو منتشر کر دیا۔ اوران (Oran) تلمسان، فاس، سبتہ اغماط اور سلی (Salee) لے لینے کے بعد اس نے ۱۱۴۶ء (م ۵۴۱ھ) میں مراکش کا محاصرہ کر کے خاندان المرابط کا استیصال کر دیا۔ ۱۱۴۵ء میں اسپین پر چڑھائی کر کے پانچ سال کے اندر مسلم اسپین پر کامل تسلط حاصل کیا۔ پھر ۱۱۵۲ء (م ۵۴۷ھ) میں مشرقی افریقہ کی طرف بڑھکر البجیریا سے حمودیوں کو بے دخل کیا۔ ۱۱۵۸ء (م ۵۵۳ھ) میں نارمن افواج کو جو زیریوں کو آزاد کر کے تونس پر قابض ہو گئی تھی اس علاقہ سے نکال باہر کیا۔ اور طرابلس پر قبضہ کر کے افریقہ کے سارے شمالی ساحل کو مصر سے لے کر

ابو الحفص عمر ہنتی (۱)

اس کے بعد مرینی، زیانی اور حفصی خاندانوں کا عروج شروع ہوا

(۲۱) حفصی خاندان تونس

سنہ ۱۲۲۸ - سنہ ۱۵۳۴ء م سنہ ۶۲۵ - سنہ ۹۴۱

حفصی خاندان کے حکمراں پہلے صوبہ تونس میں الموحدین کے نائب تھے۔ باپ سے بیٹے کو نیابت ملتی گئی اور بالآخر خاندان خود مختار بن گیا۔ تین صدیوں تک اس خاندان نے تونس میں انصاف اور مروت کے ساتھ حکمرانی کی اور اطالیہ کی تاجر پیشہ جمہوری حکومتوں (جنوا اور پیزا وغیرہ) کے ساتھ دوستانہ تجارتی تعلقات قائم رکھے۔ ۱۵۳۴ء میں آزادہ رو جہاز راں (کورسیر) خیر الدین بربروسہ نے دولت عثمانیہ کے نام سے تونس فتح کیا اور اگرچہ شہنشاہ چارلس پنجم نے ۱۵۳۵ء میں حفصی خاندان کے بادشاہ کو دوبارہ تونس کی حکمرانی دلائی اور شہر کے قلعہ ([illegible]) میں ہسپانی فوجی دستہ حفاظت کے لئے چھوڑا یہ صوبہ زیادہ تر کورسیروں ہی کے پنجہ میں رہا۔ انھوں نے شہر تونس ہی پر ۱۵۶۹ء میں قبضہ کر لیا اور ۱۵۷۴ء میں گولیٹہ پر۔

(۱) سنہ ۱۱۳۰ء	سنہ ۱۱۶۳ء	عبدالمومن بن علی	سنہ ۵۲۴ھ سنہ ۵۵۸ھ
(۲)	سنہ ۱۱۸۴ء	ابو یعقوب یوسف اول بن (۱)	سنہ ۵۸۰ھ
(۳)	سنہ ۱۱۹۹ء	ابو یوسف یعقوب المنصور بن (۲)	سنہ ۵۹۵ھ
(۴)	سنہ ۱۲۱۴ء	محمد الناصر بن (۳)	سنہ ۶۱۱ھ
(۵)	سنہ ۱۲۲۳ء	ابو یعقوب یوسف دوم المستنصر بن (۴)	سنہ ۶۲۰ھ
(۶)	سنہ ۱۲۲۴ء	عبدالواحد المخلوع بن (۲)	سنہ ۶۲۱ھ
(۷)	سنہ ۱۲۲۷ء	ابو محمد عبداللہ العادل بن (۱)	سنہ ۶۲۴ھ
(۸)	سنہ ۱۲۲۹ء	یحییٰ المعتصم بن (۴)	سنہ ۶۲۶ھ
(۹)	سنہ ۱۲۲۲ء	ابو العلیٰ ادریس المومن بن (۲)	سنہ ۶۳۰ھ
(۱۰)	سنہ ۱۲۴۲ء	عبدالواحد الرشید بن (۹)	سنہ ۶۴۰ھ
(۱۱)	سنہ ۱۲۴۸ء	ابو الحسن علی السعید بن (۹)	سنہ ۶۴۶ھ
(۱۲)	سنہ ۱۲۶۶ء	ابو الحفص عمر المرتضیٰ بن اسحٰق بن (۲)	سنہ ۶۶۵ھ
(۱۳)	سنہ ۱۲۶۹ء	ابو العلیٰ الواثق بن محمد بن	سنہ ۶۶۷ھ

(١٠) ١٣١٨ء ابو الضربة (یا ابو ضربہ) محمد سوم مستنصر بن (٩) ٧١٨ھ

(١١) ١٣٤٦ء ابو یحییٰ ابو بکر دوم المتوکل بن یحییٰ بن (٤) ٧٤٧ھ

(١٢) ١٣٤٦ء ابو حفص عمر دوم بن (١) ٧٤٧ھ

[١٣٤٩ء مرینی قبضہ ہوا ٧٥٠ھ]

(١٣) ١٣٥٠ء ابو العباس احمد اول الفضل بن (١١) ٧٥١ھ

(١٤) ١٣٦٨ء ابو اسحٰق ابراہیم دوم المستنصر بن (١٣) ٧٧٠ھ

(١٥) ١٣٧٠ء ابو البقاء خالد دوم بن (١٤) ٧٧٢ھ

(١٦) ١٣٩٤ء ابو العباس احمد دوم المستنصر بن محمد بن (١١) ٧٩٦ھ

(١٧) ١٤٣٣ء ابو فارس عبد العزیز بن (١٦) ٨٣٧ھ

(١٨) ١٤٣٥ء محمد چہارم المستنصر بن المنصور بن (١٧) ٨٣٩ھ

(١٩) ١٤٨٨ء ابو عمرو عثمان بن (١٨) ٨٩٣ھ

(٢٠) ١٤٩٣ء ابو زکریا یحییٰ سوم بن المسعود بن (١٩) ٨٩٩ھ

اس کے بعد سے ۱۸۸۱ء تک تونس دولت عثمانیہ ترکی کا ایک صوبہ بنا رہا۔ اس سال فرانس نے اس پر جابرانہ تسلط حاصل کیا۔ ہسپانی قوم نے طرابلس کو تونس سے چھین کر ۱۵۱۰ء میں اپنے تصرف میں لا لیا تھا لیکن ۱۵۵۱ء میں اس کو کورسیروں نے سلطنت ترکی کی مقبوضات میں داخل کر دیا۔

نمبر	عیسوی	نام	ہجری
(۱)	۱۲۲۸ء - ۱۲۴۹ء	ابو زکریا یحییٰ اول بن م عبدالوحید بن ابو حفص	۶۲۵ھ - ۶۴۷ھ
(۲)	۱۲۷۷ء	ابو عبداللہ محمد اول مستنصر بن (۱)	۶۷۵ھ
(۳)	۱۲۷۹ء	ابو زکریا یحییٰ دوم بن (۲)	۶۷۸ھ
(۴)	۱۲۸۴ء	ابو اسحٰق ابراہیم اول بن (۱)	۶۸۳ھ
(۵)	۱۲۹۵ء	ابو حفص عمر اول بن (۱)	۶۹۴ھ
(۶)	۱۳۰۹ء	ابو عبداللہ محمد دوم مستنصر بن (۳)	۷۰۹ھ
(۷)	۱۳۰۹ء	ابو بکر اول شدید بن (۱)	۷۰۹ھ
(۸)	۱۳۱۱ء	ابو البقاء خالد اول بن یحییٰ بن (۴)	۷۱۱ھ
(۹)	۱۳۱۷ء	ابو یحییٰ زکریا بن احمد بن محمد بن عبدالوحید بن ابو حفص	۷۱۷ھ

(۵)	۱۳۴۸ء	ابوتاشفین عبدالرحمٰن اول بن (۴)	۷۴۹ھ
(۶)	۱۳۵۲ء	(الف) ابوسعید عثمان دوم بن عبدالرحمٰن بن ابوزکریا یحییٰ بن (۱) (ب) ابوثابت زائم (الزائم) برادر عثمان دوم	۷۵۳ھ
(۷)	۱۳۸۶ء	ابوحمّو موسےٰ دوم بن یوسف برادر (۶)	۷۸۸ھ
(۸)	۱۳۹۳ء	ابوتاشفین عبدالرحمٰن دوم بن (۷)	۷۹۶ھ
(۹)	۱۳۹۶ء	ابوزیان دوم بن (۷)	۷۹۹ھ

مراکش کے مرینیوں کا تسلط شروع ہوا

کورسیر اور عثمانی ترک

سولھویں صدی سے انیسویں صدی کے آخر تک شمالی افریقہ کے

(۲۱)	۱۵۲۵ء	ابوعبداللہ محمد پنجم بن الحسن برادر (۲۰)	۹۳۲ھ
(۲۲)	۱۵۳۴ء	الحسن بن (۲۱)	۹۴۱ھ

اس کے بعد کورسیر پاشا اور بعد میں ترکی سلطانوں کی طرف سے حکومت کرنے لگے

(۲۳) زیانی خاندان (الجیریہ)

۱۲۳۵ء - ۱۳۹۳ء م ۶۳۳ھ - ۷۹۶ھ

زیانی حکمران الموحدین کی طرف سے الجیریہ میں نائب تھے انھوں نے بھی وہی طریقہ اختیار کیا جو ان کے پڑوسی حفصیوں نے کیا یعنے اقتدار اعلیٰ کمزور ہوتے ہی خود مختار بن گئے۔ ان کا پایہ تخت تلمسان تھا۔ زیانی بالآخر ۱۳۹۳ء میں مراکش کے مرینیوں سے مغلوب ہو گئے۔

(۱)	۱۲۳۵ء - ۱۲۸۳ء	یغمرسان (Yagmoraon) بن زیان	۶۳۳ھ - ۶۸۱ھ
(۲)	۱۳۰۳ء	عثمان اول بن (۱)	۷۰۳ھ
(۳)	۱۳۰۷ء	ابوزیان اول بن (۲)	۷۰۷ھ
(۴)	۱۳۱۸ء	ابوحمو موسے اول بن (۲)	۷۱۸ھ

اپنا قبضہ جمایا۔ ڈان جان شہنشاہ آسٹریا نے اگرچہ اس کو پھر ۱۵۷۳ء میں فتح کیا (Uluj Ali) (الوج علی (Ochi Ali)) نے اس کو ۱۵۷۴ء میں سلطنت عثمانی میں داخل کر دیا۔ اس اثنا میں ایک دوسرے کورسیر نامی Toeghuud (تورغود) (Dragut) نے طرابلس کو ۱۵۵۱ء میں فتح کر کے عثمانی حکومت کے حوالہ کیا اور سنٹ جان کے نائٹس کو وہاں سے نکال باہر کیا۔ جس پر ان کا قبضہ ۱۵۲۲ء سے تھا جب سے کہ وہ رہوڈز سے بھگا دیئے گئے تھے۔

الجیریا، تونس اور طرابلس کے یہ تین صوبے ترکی اقتدار میں علی الترتیب ۱۵۱۹ء، ۱۵۷۴ء اور ۱۵۵۱ء میں شامل ہوئے۔ الجیریا پر پہلے ۲۶ پاشاؤں کا سلسلہ حکمراں رہا جو قسطنطنیہ سے نامزد کئے جاتے تھے۔ لیکن ۱۶۷۱ء میں الجیریا کے لیعنی چیری محافظ دستہ فوج نے خود اپنے زمرہ میں سے ایک حاکم بنام ڈے منتخب کیا جس کا اثر پاشا کے اثر پر سبقت لے گیا۔ ۱۷۱۰ء میں ایک علٰحدہ پاشا کے تقرر کی ضرورت نہ سمجھی گئی اور دونوں خدمتیں ایک ہی شخص کے سپرد کی جانے لگیں۔ یہ عمل ۱۸۳۰ء تک جاری رہا جبکہ فرانسیسیوں نے ملک کو فتح کر لیا۔ تونس کی حکومت بھی ۱۷۰۵ء تک باب عالی ترکی کے مقرر کردہ ڈے ہی کے سپرد رہی۔ لیکن اس کے بعد مقامی ترکی فوج نے اپنے زمرہ ہی میں سے ڈے منتخب کرنا شروع کیا۔ تونس پر اگرچہ ۱۸۸۱ء سے فرانس کا قبضہ ہو چکا تھا تاہم ترکی ڈے پہلے کی طرح حال حال تک ترکی فوج سے منتخب ہوا کرتا تھا۔ ۱۹۱۱ء تک طرابلس

صوبہ جات الجیریا تونس و طرابلس عثمانی سلاطین ترکی کے واقعی یا برائے نام تابع رہے۔ ان فتوحات کا باعث بربری کورسیروں (لبنتہ آزاد جنگجو جہازرانوں) کی جد و جہد تھی۔ بربروسہ کے بحری لڑائیاں شروع کرنے سے پہلے ہسپانی عیسائیوں نے ڈان پیڈرو نوازرو (Don pedro Navarro) کے تحت افریقی ساحل پر متعدد مضبوط ناکہ بندیاں قائم کر لی تھیں جیسے Penon de Alger بجایا (Bugoya) وہران (Oran) طرابلس وغیرہ تاکہ الجیرز (Algiers) کے ادنیٰ درجہ کے قزاقوں کو مرعوب کیا جائے۔ ۱۵۰۹ء میں عروج بربروسہ لیبیہ کے ایک جانباز قسمت آزمانے جزیرہ جربہ طرابلس کے ساحل کے پرے قبضہ کر لیا اور ہسپانیوں کے خلاف کارروائی شروع کی۔ ۱۵۱۴ء میں اس نے ججل (Jigel) ۱۵۱۶ء میں الجیرز ۱۵۱۷ء میں مرینیوں سے تنس (Tinnes) اور تلمسان چھین لیا۔ ۱۵۱۹ء میں اس کے بھائی خیر الدین بربروسہ کو ترکی سلطان نے بلربیگی یا گورنر جنرل الجیرز (جو حالیہ الجیریا سے تقریباً منطبق ہے) تسلیم کر لیا۔ اگرچہ ہسپانیوں نے اپنا قبضہ Penon de Alger کے قلعہ پر ۱۵۳۰ء تک اور وہران پر ۱۷۰۸ء تک برقرار رکھا۔ ۱۵۳۴ء میں خیر الدین نے حفصی حکمرانوں سے تونس چھین لیا لیکن چارلس پنجم نے اس شہر کو پھر اس کے ایک ہی سال بعد واپس لے کر حفصیوں کے حوالہ کیا کہ سپروں نے مکرر اس پہ ۱۵۶۹ء میں لیا

(۶)	سنہ ۱۳۰۶ء	ابو یعقوب یوسف بن (۵)	سنہ ۷۰۶ھ
(۷)	سنہ ۱۳۰۸ء	ابو ثابت عامر بن ابو عامر بن (۶)	سنہ ۷۰۸ھ
(۸)	سنہ ۱۳۱۰ء	ابو الربیع سلیمان برادر (۷)	سنہ ۷۱۰ھ
(۹)	سنہ ۱۳۳۱ء	ابو سعید عثمان دوم بن (۵)	سنہ ۷۳۱ھ
(۱۰)	سنہ ۱۳۴۸ء	ابو الحسن علی بن (۹)	سنہ ۷۴۹ھ
(۱۱)	سنہ ۱۳۵۸ء	ابو العنان بن (۱۰)	سنہ ۷۵۹ھ
(۱۲)	سنہ ۱۳۵۹ء	السعید بن (۱۱)	سنہ ۷۶۰ھ
(۱۳)	سنہ ۱۳۶۱ء	ابو سالم ابراہیم بن (۱۰)	سنہ ۷۶۲ھ
(۱۴)	سنہ ۱۳۶۱ء	ابو عمر تاشفین بن (۱۰)	سنہ ۷۶۳ھ
(۱۵)	سنہ ۱۳۶۱ء	عبد الحلیم بن ابو العلی عمر بن (۹)	سنہ ۷۶۳ھ
(۱۶)	سنہ ۱۳۶۶ء	ابو الزیان محمد دوم بن عبد الرحمن بن (۱۰)	سنہ ۷۶۸ھ
(۱۷)	سنہ ۱۳۷۲ء	عبد العزیز بن (۱۰)	سنہ ۷۷۴ھ
(۱۸)	سنہ ۱۳۷۴ء	محمد سوم السعید بن (۱۷)	سنہ ۷۷۶ھ
(۱۹)	سنہ ۱۳۸۴ء	(الف) ابو العباس احمد المتنصر بن (۱۳) (ب) عبد الرحمن بن ابو الافلوسن برادر (۱۵)	سنہ ۷۸۶ھ

ترکی صوبہ تھا جس کا حاکم ترکی سلطان کی طرف سے بلقب پاشائے شمالی افریقہ مقرر ہوتا تھا۔ مراکش ہی ایک ایسا خطہ ہے جو عیسائی حکومت سے بچ رہا اگرچہ ہسپانی ایک ساحل پر اپنے کئی قلعے قائم کر رکھے ہیں اور اب بھی سبتہ ان ہی کے قبضہ میں ہے۔ انگریزوں نے کچھ دنوں کے لئے طنجہ پر چھاپا مارا تھا لیکن سنبھال نہ سکے۔

(۲۳) مرینی خاندان مراکش

۱۱۹۵ء - ۱۴۷۰ء م ۵۹۱ھ - ۸۷۵ھ

مرینیوں کا خاندان ۱۱۹۵ء (م ۵۹۱ھ) سے مراکش کے مرتفع پہاڑی میدانوں پر مسلط تھا لیکن الموحدین کا پایہ تخت مراکش ان کے قبضہ میں صرف ۱۲۶۹ء (م ۶۶۷ھ) میں آیا۔ ۱۲۹۳ء (م ۶۹۲ھ) کے بعد ہی انھوں نے زیانیوں کا علاقہ مغربی الجیریا اپنی سلطنت میں ضم کر دیا۔ ۱۴۷۰ء میں ان کے بنی عم وطاسیوں (Wat'asids) نے ان کی جگہ چھین لی۔

(۱)	۱۱۹۵ء - ۱۲۱۷ء	عبدالحق	م ۵۹۱ھ - ۶۱۴ھ
(۲)	- ۱۲۳۹ء	عثمان اول بن (۱)	- ۶۳۷ھ
(۳)	- ۱۲۴۴ء	محمد اول بن (۱)	- ۶۴۲ھ
(۴)	- ۱۲۵۸ء	ابو یحییٰ ابوبکر بن (۱)	- ۶۵۶ھ
(۵)	- ۱۲۸۶ء	ابو یوسف یعقوب بن (۱)	- ۶۸۵ھ

(۴) ۱۵۵۰ء ۔ محمد دوم بن احمد ۹۵۷ھ ۔

اب مراکش کے شریفوں کی حکومت شروع

(۲۴) خاندانِ شریفانِ مراکش

۱۵۴۴ء ۔ تا حال برسرِ حکومت م ۹۵۱ھ ۔ تا حال برسرِ حکومت

شریفانِ مراکش اپنی نسل حضرت امام حسنؓ سے بتاتے ہیں ۔ انھوں نے (Tarudant) پر ۱۵۱۵ء میں قبضہ کیا اور تھوڑے ہی عرصہ بعد مراکش اور فاس پر ۔ لیکن ان کی خود مختارانہ بادشاہت کا اعلان ۱۵۴۴ء (م ۹۵۱ھ) میں کیا گیا ۔ اس خاندان کی دو سلسلوں میں تقسیم ہوئی ہے جو حسنی اور فلالی (Filali) شریف کہلاتے ہیں ۔ ان دو سلسلوں کے مابین چھ برس تک کسی قسم کی باضابطہ حکومت نہ رہی ۔ گویا نراج کا زمانہ سمجھنا چاہیئے ۔ اہل مملکت کے حدود ہمیشہ تقریباً وہی رہے ہیں جواب ہیں لیکن اکثر اوقات مراکش کے شریف کی ضد میں (یا مخالفت میں) فاس کا بھی ایک شریف چلا آیا ہے ۔ شریفانِ مراکش کا دعویٰ ہے کہ وہ وراثتہً خلافت نبوی اور امیر المومنین کے مستحق ہیں ۔

	ء		ھ
(۲۰)	۱۳۸۴ء	موسیٰ بن (۱۱)	۷۸۶ھ
(۲۱)	۱۳۸۶ء	المتنصورن (۱۹ الف)	۷۸۸ھ
(۲۲)	۱۳۸۷ء	محمد چہارم الواثق بن ابوالفضل بن (۱۰)	۷۸۹ھ
	۱۳۹۳ء	ابوالعباس احمد المستنصر دوبارہ	۷۹۶ھ
(۲۳)	۹	ابوفارس بن (۱۹ الف)	۹
(۲۴) ؟	۱۴۰۸ء	فارس المتوکل	۸۱۱ھ
(۲۵)	۱۴۱۶ء	ابوسعید	۸۱۹ھ
(۲۶)	۱۴۲۴ء	(ا) سعید (ب) یعقوب	۸۲۷ھ
(۲۷)	۱۴۷۰ء	عبداللہ	۸۷۵ھ
(۲۸)	۱۴۷۰ء	شریف	۸۷۵ھ

وتعسی خاندان

	ء		ھ
(۱)	۱۴۷۰ء – ۱۵۰۰ء	سعید شیخ وتعس	۸۷۵ھ – ۹۰۶ھ
(۲)	۱۵۳۰ء	محمد اول بن سعید	۹۳۶ھ
(۳)	۱۵۵۰ء	احمد بن محمد	۹۵۷ھ

(۱۱) ۱۶۵۸ء احمد دوم بن (۸) ۱۰۶۹ھ

(ب) فِللی شریف

۱۶۶۴ء — ۱۸۹۳ء م ۱۰۷۵ھ — ۱۳۱۱ھ

(۱) ۱۶۶۴ء ۱۶۷۲ء الرشید بن الشریف بن علی م ۱۰۷۵ھ ۱۰۸۳ھ

(۲) ۱۶۷۲ء اسمٰعیل السمین برادر (۱) ۱۱۳۹ھ

(۳) ۱۷۲۹ء احمد الذہبی بن (۲) ۱۱۴۱ھ

(۴) ۱۷۵۷ء عبداللہ بن (۳) ۱۱۷۱ھ

[علی بن اسمٰعیل نے ۱۱۴۷ھ سے ۴۹ھ تک مداخلت کی المستضی بن اسمٰعیل نے ۱۱۵۱ھ سے ۵۳ھ تک اور زین العابدین نے ۱۱۵۸ھ میں مداخلت کی۔]

(۵) ۱۷۸۹ء محمد اول بن (۴) ۱۲۰۴ھ

(۶) ۱۷۹۲ء الیزید بن (۵) ۱۲۰۶ھ

(۷) ۱۷۹۵ء ہشام بن (۵) ۱۲۰۹ھ

(۸) ۱۸۲۲ء سلیمان بن (۵) ۱۲۳۸ھ

(۹) ۱۸۵۹ء عبدالرحمٰن بن (۷) ۱۲۷۶ھ

(الف) حسنی شریف

سنہ ۱۵۴۴ء ۔ سنہ ۱۶۵۸ء م سنہ ۹۵۱ھ ۔ سنہ ۱۰۶۹ھ

(۱)	سنہ ۱۵۴۴ء ۔ سنہ ۱۵۵۷ء	محمد اول الشیخ	م سنہ ۹۵۱ھ ۔ سنہ ۹۶۵ھ
(۲)	سنہ ۱۵۷۳ء	عبداللہ بن (۱)	سنہ ۹۸۱ھ
(۳)	سنہ ۱۵۷۵ء	محمد دوم بن (۲)	سنہ ۹۸۳ھ
(۴)	سنہ ۱۵۷۸ء	ابو مروان عبدالملک اول بن (۱)	سنہ ۹۸۶ھ
(۵)	سنہ ۱۶۰۳ء	ابو العباس احمد اول المنصور بن (۱)	سنہ ۱۰۱۲ھ
(۶)	سنہ ۱۶۰۸ء	{ شیخ بن (۵) ابو فارس } باہمدیگر رقیب ۔ بن (۵) زیدان بن (۵)	سنہ ۱۰۱۶ھ
(۷)	سنہ ۱۶۲۸ء	زیدان (مجرد) بن (۵)	سنہ ۱۰۳۸ھ
(۸)	سنہ ۱۶۳۰ء	ابو مروان عبدالملک دوم بن (۷)	سنہ ۱۰۴۰ھ
(۹)	سنہ ۱۶۳۵ء	الولید بن (۷)	سنہ ۱۰۴۵ھ
(۱۰)	سنہ ۱۶۵۴ء	محمد سوم	سنہ ۱۰۶۴ھ

باب چہارم

مصر اور شام

(میں)

نویں سے انیسویں صدی تک حسب ذیل خاندان حکمراں رہے:-

طولونی - اخشیدی - فاطمی - ایوبی - مملوک - عثمانی ترک کے تحت

خدیوان مصر

تاریخ اسلام میں مصر اور شام عموماً ایک ہی حکومت کے تابع رہے ہیں - عربوں نے شام کو ۶۳۵ء - ۶۳۸ء (م ۱۴ھ - ۱۷ھ) میں فتح کیا اور مصر کو ۶۴۲ء (۲۱ھ) میں - فتح کے بعد سے ۸۶۸ء (۲۵۴ھ) تک مصر پر بحیثیت ایک علیحدہ صوبہ کے ۹۸ گورنر منجانب اموی و عباسی خلفاء حکمراں رہے - لیکن ۸۶۸ء میں احمد بن طولون نے

(۱۰) سنہ ۱۸۷۳ء محمد دوم بن (۹) سنہ ۱۲۹۰ء
(۱۱) سنہ ۱۸۷۳ء ۔ حسن بن (۱۰) سنہ ۱۲۹۰ء ۔

المامون کے پاس تحفتہً بھیجا تھا۔حسن خدمت کی بدولت اس نے بغداد اور سامرہ کے دربار میں اعلیٰ درجہ تک ترقی کی۔ اس کے بعد اس کا بیٹا احمد ۲۴۰ھ میں اس کی جگہ مقرر ہوا اور ۸۶۸ء م (۲۵۴ھ) میں مصر کا نائب حاکم بنایا گیا۔جلد اس نے اپنے آپ کو عملاً خودمختار گردانا ۸۷۷ء (۲۶۴ھ) میں اس نے شام پر بھی حکومت شروع کر دی۔ اور مصر و شام دونوں ممالک اس کے خاندان کے قبضہ میں رہے جب کہ (۹۰۵ء م ۲۹۲ھ) میں اس خاندان سے حکومت جاتی رہی۔طولونیوں نے اپنے پایہ تخت القطائع (فسطاط اور بعد کو آنے والے قاہرہ کے مابین) بہت آراستہ کیا اور اس پر دولت کثیر صرف کی۔

	۸۶۸ء - ۸۸۳ء	احمد بن طولون	م ۲۵۴ھ - ۲۷۰ھ
	۸۹۵ء	خمارویہ بن احمد	۲۸۲ھ
(۳)	۸۹۶ء	جیش ابوالعساکر بن خمارویہ	۲۸۳ھ
(۴)	۹۰۴ء	ہارون بن خمارویہ	۲۹۲ھ
(۵)	۹۰۵ء	شیبان بن احمد	

اس کے بعد بنی عباس کے خلفاء کے مقرر کردہ گورنر حکمران ہوئے

خود مختارانہ حیثیت سے اپنے خاندان میں ۳۷ سال تک مصر کی حکومت قائم کی۔

کچھ وقفہ کے بعد طولونی خاندان کی جگہ اخشیدی خاندان برسر اقتدار ہوا۔ اس کے بعد قرون وسطی کی سب سے زیادہ اولوالعزم مصری خود مختارانہ سلطنت بنی فاطمیین نے قائم کی۔ لیکن ان کے عہد میں شام کی حکومت علیحدہ ہو گئی۔ اس پر دو سرے خود مختار خاندان (مرداسی، بوری، زنگی) فائز ہو گئے۔ سلطان صلاح الدین (بانی ایوبی خاندان) نے شام کو دوبارہ مصر سے ملحق کیا۔ یہ الحاق عثمانی ترکوں کی فتح تک برقرار رہا۔ ترکوں نے بالآخر مصر اور شام دونوں کو سلطنت ترکی کے صوبے بنائے۔ ۱۸۳۱ء میں مصر کے نائب محمد علی پاشا (البانی) کے بڑے بیٹے ابراہیم پاشا نے شام کو مصر کی حکومت کے تابع کیا لیکن دول یورپ نے مصلحتاً ۱۸۴۰ء میں مداخلت کر کے شام کو باب عالی (حکومت ترکیہ) ہی کے سپرد کر دیا۔ اور گزشتہ جنگ عظیم تک اس کی حیثیت ایک ترکی ولایت ہی کی رہی۔

(۲۵) طولونی خاندان

۸۶۸ء۔ ۹۰۵ء م ۲۵۴ھ۔ ۲۹۲ھ

طولون ایک ترکی غلام تھا جس کو سامانی حاکم بخارا نے خلیفہ

اس کے بعد بنی فاطمی خاندان کا تسلط ہوا

(۲۷) فاطمی خاندان

۹۰۹ء - ۱۱۷۱ء م ۲۹۷ھ - ۵۶۷ھ

اس خاندان کے حکمران اپنے آپ کو حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی نسل سے تصور کرتے تھے۔ ان کے عروج کے لئے ادریسیوں نے پہلے راستہ تیار کر دیا تھا اور بہت سے داعی بربروں کو شیعی اعتقاد کی طرف راغب بنا چکے تھے۔ بالآخر عبداللہ المہدی نے خلیفہ اور امیرالمومنین ہونے کا دعویٰ کیا۔ ۹۰۹ء میں اس نے اغلبی حکومت کے باقیماندہ نشان کو میٹ دیا اور اپنے آپ کو سارے شمالی افریقہ کا (باستثناء ادریسی سلطنت مراکش) مالک بنا لیا۔ فاطمیئن کا پایہ تخت المہدیہ تونس کے قریب تھا (Froissart کا افریقہ سے مفہوم یہی شہر تھا)۔ نصف صدی بعد انھوں نے مصر اور شام کو بھی اپنے مقبوضات میں شامل کر لیا۔ ان کا سپہ سالار جوہر مصر کو (۹۶۹ء م ۳۵۸ھ) اخشیدی نوعمر حکمران لڑکے سے چھین لیا۔ اور قلعہ بند محل القاہرہ کی بنیاد رکھی جو

(۲۶) اخشیدی خاندان

۹۳۵ء - ۹۶۹ء م ۳۲۳ھ - ۳۵۸ھ

بنی عباس نے اپنے گورنروں کے ذریعہ مصر و شام پر کچھ دنوں حکومت کی لیکن پوری قوت سے نہیں۔ محمد الاخشید بعد کو تقریباً خود مختار بن بیٹھا۔ اخشید فرغانہ یعنی مملکت ماوراءِ جیحون (Oxus) کے حاکموں کا خاندانی خطاب تھا۔ محمد کا باپ طُغج خلیفہ بغداد کے تابع ایک فرغانوی افسر کا بیٹا تھا جو بڑھتے بڑھتے دمشق کا گورنر ہو گیا لیکن بعد کو معتوب ہو کر قید میں جان دی۔ محمد کے قسمت بہتر ثابت ہوئے وہ بھی دمشق کا گورنر بنایا گیا (۳۱۸ھ میں) اور ۳۲۱ھ میں مصر کا گورنر ہوا۔ لیکن خدمت کا جائزہ ۹۳۵ء (م ۳۲۳ھ) میں حاصل کیا۔ ۹۳۸ء (م ۳۲۷ھ) میں اس نے الاخشید کا لقب اختیار کیا۔ ۹۴۱ء (۳۳۰ھ) میں اس نے اپنے دائرہ حکومت میں شام کو بھی شامل کر لیا اور ایک سال بعد مکہ اور مدینہ کو بھی۔

(۱) ۹۳۵ء - ۹۴۶ء	محمد الاخشیج بن طبغج	م ۳۲۳ھ - ۳۳۴ھ	
۹۶۰ء	ابو القاسم اُنگور بن الاخشید	۳۴۹ھ	
۹۶۶ء	ابو الحسن علی بن الاخشید	۳۵۵ھ	
۹۶۸ء	ابو المسک کافور (خواجہ سرا)	۳۵۷ھ	

(۷)	۱۰۳۵ء	الظاہر ابوالحسن علی بن (۶)	۴۲۷ھ
(۸)	۱۰۹۴ء	المستنصر ابوتمیم معدّ بن (۷)	۴۸۷ھ
(۹)	۱۱۰۱ء	المستعلی ابوالقاسم احمد بن (۸)	۴۹۵ھ
(۱۰)	۱۱۳۰ء	الامر ابوعلی المنصور بن (۹)	۵۲۴ھ
(۱۱)	۱۱۴۹ء	الحافظ ابوالمیمون عبدالمجید بن محمد بن (۸)	۵۴۴ھ
(۱۲)	۱۱۵۴ء	الظافر ابوالمنصور اسمٰعیل بن (۱۱)	۵۴۹ھ
(۱۳)	۱۱۶۰ء	الفایز ابوالقاسم عیسیٰ بن (۱۲)	۵۵۵ھ
(۱۴)	۱۱۷۱ء	العاضد ابومحمد عبداللہ بن (۱۳)	۵۶۷ھ

ایوّبی خاندان مسلّط ہوا

اثنا عشریہ شیعوں کے امام :- حضرت علیؓ (ف ۶۶۱ء)۔ حضرت حسنؓ (ف ۶۶۹ء م ۵۰ھ)۔ حضرت حسینؓ (ف ۶۸۰ء م ۶۱ھ)۔ زین العابدین (ف ق ۷۱۲ء م ۹۴ھ)۔ [محمد الباقر (ف ۷۳۱ء م ۱۱۳ھ)]
زید

آگے چل کر شہر قاہرہ بن گیا۔ اسی زمانہ میں جنوبی شام فتح کیا گیا اور فاطمی سلطنت کے اندر حلب ۹۹۱ء (۳۸۱ھ) شامل ہوگیا۔ اس طرح یہ سلطنت صحرائے شام اور اورونٹیز (Orontes) سے لیکر مراکش کی حد تک پھیل گئی۔ قیروان اور مہدیہ سے دارالحکومت کو قاہرہ میں منتقل کرنے سے ان کے مغربی ممالک ہاتھ سے نکل گئے اور نارمنوں نے ۱۰۷۱ء میں جزیرہ صقلیہ لے لیا۔ ۱۰۹۸ء میں مالٹا، ۱۱۴۶ء میں طرابلس اور ۱۱۴۸ء میں المہدیہ و قیروان۔ لیکن اس کے باوجود فاطمی خلفاء کا زور مصر اور شام میں عرصہ دراز تک برقرار رہا اور ان کی دولت و تجارت بحر میڈیٹرینین کے تمام ممالک میں پھیل گئی۔ صلاح الدین نے سب سے آخر فاطمی خلیفہ کو ۱۱۷۱ء م ۵۶۷ھ میں تخت سے معزول کردیا۔

(۱)	۹۰۹ء - ۹۳۴ء	المہدی ابو محمد عبیداللہ ۲۹۷ھ -	۳۲۲ھ
(۲)	۹۳۴ء - ۹۴۵ء	القائم ابوالقاسم محمد بن (۱)	۳۳۴ھ
(۳)	۹۴۵ء - ۹۵۲ء	المنصور ابو طاہر اسمٰعیل بن (۲)	۳۴۱ھ
(۴)	۹۷۵ء	المعز ابو تمیم معد بن (۳)	۳۶۵ھ
(۵)	۹۹۶ء	العزیز ابو منصور نزار بن (۴)	۳۸۶ھ
(۶)	۱۰۲۰ء	الحاکم ابو علی المنصور بن (۵)	۴۱۱ھ

قاہرہ میں اپنے عہد کے عباسی خلیفہ مستضئ کے نام کا خطبہ پڑھوایا (بجائے فاطمی العاضد کے) جو بستر مرگ پر پڑا ہوا تھا۔ یہ تبدیلی بغیر کسی مزاحمت کے عمل میں آئی اور مصر کی حکومت شیعی سے سنی ہو گئی۔ اس سے پہلے حجاز کے مقامات مقدسہ حکومت مصر کے علاقہ میں تھے۔ ۱۱۷۳ء (م ۵۶۹ھ) میں صلاح الدین نے اپنے بھائی توران شاہ کو یمن کا حکمران بنا کر بھیجا۔ ۱۱۷۲ء (۵۶۸ھ) میں طرابلس نارمنوں سے واپس لیا گیا۔ اس سال نورالدین کا انتقال ہوا اور ملک شام کی حفاظت نہ ہو سکی۔ صلاح الدین دو سال بعد دمشق میں داخل ہو کر شام کے سارے علاقہ پر (۵۷۰ھ سے ۵۷۲ھ تک) دریائے فرات تک قائز ہوا اگرچہ زنگیوں نے اس کا مقابلہ کیا۔ ۱۱۸۳ء (۵۷۹ھ) میں نورالدین کے بیٹے الصالح کی وفات پر اس نے حلب پر بھی قبضہ کر لیا۔ پھر اس نے الموصل فتح کر کے عراق عرب *Mesopotamia* کے مختلف تاجداروں کو اپنا باجگذار بنایا (۱۱۸۵ء۔ ۸۶ م ۵۸۱ھ)۔ اب وہ فرات سے لیکر نیل تک کی تمام سرزمین کا باستثناء ان مقامات کے جہاں صلیبی قلعہ بند تھے مالک ہو گیا۔ ۴ جولائی ۱۱۸۷ء کو حطین کی جنگ میں صلیبی شکست کھائے اور یروشلم کی عیسائی حکومت ٹوٹ گئی۔ صلاح الدین نے تین ماہ کے اندر بیت المقدس پر قبضہ کر لیا۔ اور ٹائر (Tyre) کے سوا باقی سب عیسائی قلعے اس کے ہاتھ آئے۔ یروشلم کی فتح یورپ کی اقوام کو تیسری صلیبی جنگ پر آمادہ کی۔ رچرڈ اول انگلستان اور فلپ آگسٹس فرانس

جعفر صادق (ف ۷۶۵ء م ۱۴۸ھ)۔ [اسمٰعیل ۷۶۰ء م ۱۴۳ھ
موسیٰ الکاظم (ف ۷۹۹ء م ۱۸۳ھ)]۔ علی الرضا (ف ۸۱۸ء م ۲۰۲ھ)
محمد الجواد (ف ۸۳۵ء م ۲۲۰ھ) علی الہادی (ف ۸۶۸ء م ۲۵۴ھ)۔
حسن العسکری (ف ۸۷۴ء م ۲۶۰ھ)۔ محمد المنتظر المہدی ف ۸۷۸ء
م ــــھ۔ اسمٰعیل کی اولاد کا سلسلہ:۔ اسمٰعیل، محمد، احمد،
عبداللہ، احمد، حسین، عبداللہ پھر فاطمیین۔

---

(۲۸) ایوّبی خاندان سلاطین

۱۱۶۹ء ـ ۱۲۵۰ء م ۵۶۴ھ ـ ۶۴۸ھ

صلاح الدین بن ایوب کرد نسل کا تھا اور نورالدین محمود بن زنگی کا فرماں بردار تھا جس نے اپنے آپ کو شام کا بادشاہ بنا لیا۔ نورالدین ہی نے صلاح الدین اور اس کے چچا شیرکوہ کو مصر بھیجا جہاں خانہ جنگی کی وجہ سے مداخلت کی ضرورت پیش آئی۔ دوستانہ امداد بالآخر ملک پر قبضہ کرادی۔ اور شیرکوہ جب مرگیا تو صلاح الدین ۱۱۶۹ء (م ۵۶۴ھ) میں مصر کا مالک بن گیا اگرچہ سب سے آخری فاطمی حکمران اس کے تین سال بعد فوت ہوا۔

۵۶۷ھ کے محرم (م ستمبر ۱۱۷۱ء) میں صلاح الدین نے قاہرہ میں

حمص پر ۱۲۶۲ء (م ۶۶۱ھ) میں قبضہ کیا۔ عربستان میں ایوبیوں کی جگہ رسولیوں نے ۱۲۲۸ء (م ۶۲۵ھ) ہی میں چھین لی تھی۔ لیکن حما پر صلاح الدین کے خاندان کی ایک شاخ کسیقدر عدم تسلسل کے ساتھ ۱۳۴۱ء (م ۷۴۲ھ) تک حکومت کرتی رہی۔ مشہور مورخ ابو الفدا اس شاخ کا ایک رکن تھا۔

(ا) مصر

(۱)	۱۱۶۹ء ۵۶۴ھ	۱۱۹۳ء	الناصر صلاح الدین یوسف	۵۸۹ھ
(۲)		۱۱۹۸ء	العزیز عماد الدین عثمان	۵۹۵ھ
(۳)		۱۱۹۹ء	المنصور محمد	۵۹۶ھ
(۴)		۱۲۱۸ء	العادل سیف الدین ابوبکر*	۶۱۵ھ
(۵)		۱۲۳۸ء	الکامل محمد*	۶۳۵ھ
(۶)		۱۲۴۰ء	العادل دوم سیف الدین ابوبکر*	۶۳۷ھ
(۷)		۱۲۴۹ء	الصالح نجم الدین ایوب*	۶۴۷ھ
(۸)		۱۲۵۰ء	المعظم توران شاہ	۶۴۸ھ
(۹)		۱۲۵۲ء	الاشرف موسیٰ	۶۵۰ھ

مملوک سلاطین ان کے جانشین ہوئے

* انھوں نے مصر کے علاوہ دمشق پر بھی حکومت کی۔

۱۱۹۰ء میں یرشلم کی طرف چلے اور عکہ (Acre) کے محاصرہ میں شریک ہوئے (۱۱۹۱ء میں)۔ ڈیڑھ سال کی جنگ کے بعد ۱۱۹۲ء میں صلح ہوئی جس سے صلیبیوں کو کوئی فائدہ حاصل نہ ہوا۔ ۱۱۹۳ء (۵۸۹ھ) میں صلاح الدین کا انتقال ہوا۔ اس کے بعد صلاح الدین کے بھائیوں بیٹے اور بھتیجے اس کی وسیع سلطنت کے حصے بخرے کرکے آپس میں بانٹ لئے۔ مگر رفتہ رفتہ ان میں سے اس کا ایک بھائی سیف الدین العادل سب پر حاوی ہوگیا۔ ابتداءً صلاح الدین کے لڑکوں نے ہی اس کی وسیع سلطنت کو آپس میں تقسیم کرلیا۔ الافضل کو دمشق ملا۔ العزیز کو قاہرہ اور الظاہر کو حلب۔ لیکن ۱۱۹۶ء (۵۹۲ھ) میں العادل دمشق پر الافضل کا جانشین ہوا اور ۱۱۹۹ء (م ۵۹۶ھ) میں العزیز کے جانشین المنصور سے قاہرہ چھین لیا۔ صرف حلب صلاح الدین کی اولاد کے قبضہ میں ۱۲۶۰ء (۶۵۸ھ) تک ورثتاً چلا آیا۔

۱۲۵۰ء (م ۶۴۸ھ) میں ایوبی خاندان کی اصل شاخ جو مصر کی مالک تھی اور اکثر شام پر بھی قابض تھی بحری مملوک سے مغلوب ہوکر حکومت سے محروم ہوگئی۔ ان کی دمشق کی شاخ شام کی قیادت کے لئے مصر اور حلب کی شاخوں سے جنگ و جدل اور کشمکش کے بعد حلب کی شاخ میں شامل ہوگئی اور بالآخر ۱۲۶۰ء (م ۶۵۸ھ) میں چنگیز خاں کے تاتاری طوفان نے دونوں کو صفحۂ ہستی سے اڑا دیا۔ العادل کے جانشینوں کا بھی عراق عرب میں ۱۲۴۵ء (م ۶۴۳ھ) میں یہی حشر ہوا۔ مملوک بادشاہوں نے

(ج) حلب

(۱) ۱۱۸۶ء – ۱۲۱۶ء الظاہر غیاث الدین غازی ۵۸۲ھ – ۶۱۳ھ

(۲) – ۱۲۳۶ء العزیز غیاث الدین محمد – ۶۳۴ھ

(۳) – ۱۲۶۰ء الناصر صلاح الدین یوسف – ۶۵۸ھ

(دمشق کا سلسلہ ملاحظہ ہو)

(د) عراق عرب

(۱) ۱۲۰۰ء (۹) – ۱۲۱۰ء الاوحد نجم الدین ایوب (۹) ۵۹۷ھ – ۶۰۷ھ

(۲) – ۱۲۳۰ء الاشرف مظفر الدین موسے

(دمشق کا سلسلہ ملاحظہ ہو) – ۶۲۸ھ

(۳) – ۱۲۴۵ء المظفر غازی – ۶۴۳ھ

بعد کو تاتاری حکمراں ہوئے

(ه) حما

۱۱۷۸ء – ۱۱۹۱ء المظفر اول تقی الدین عمر ۵۷۴ھ – ۵۸۷ھ

(۲) – ۱۲۲۰ء المنصور اول محمد – ۶۱۷ھ

(ب) دمشق

(۱)	۱۱۸۶ء - ۱۱۹۶ء	الافضل نور الدین علی	۵۸۲ھ - ۵۹۲ھ
(۲)	۱۲۱۸ء	العادل سیف الدین ابوبکر (مصر کا سلسلہ ملاحظہ ہو)	- ۶۱۵ھ
(۳)	۱۲۲۷ء	المعظم شرف الدین عیسٰی	- ۶۲۴ھ
(۴)	۱۲۲۸ء	الناصر صلاح الدین داود	۶۲۶ھ
(۵)	۱۲۳۷ء	الاشرف موسیٰ (عراق عرب کا)	۶۳۵ھ
(۶)	۱۲۳۷ء	الصالح اسمٰعیل	۶۳۵ھ
(۷)	۱۲۳۸ء	الکامل (مصر کا)	۶۳۵ھ
(۸)	۱۲۴۰ء	العادل (")	۶۳۷ھ
(۹)	۱۲۴۰ء	الصالح (")	۶۳۷ھ
	۱۲۴۵ء	الصالح اسمٰعیل (مکرر)	۶۴۳ھ
(۱۰)	۱۲۴۹ء	الصالح (مصر کا)	۶۴۷ھ
(۱۱)	۱۲۵۰ء	المعظم (")	۶۴۸ھ
(۱۲)	۱۲۶۰ء	الناصر صلاح الدین یوسف (حلب کا)	۶۴۸ھ - ۶۵۸ھ

بعد کو تاتاری حکمراں ہوئے

(ز) عرب

(۱) ۱۱۷۳ء - ۱۱۸۱ء	المعظم توران شاہ بن ایوب	۵۶۹ھ - ۵۷۷ھ
(۲) ۱۱۹۶ء	السیف الاسلام طغتگین بن ایوب	- ۵۹۳ھ
(۳) ۱۱۹۶ء - ۱۲۰۱ء	المعز الدین اسمٰعیل	- ۵۹۸ھ
(۴) ۱۲۱۴ء	الناصر ایوب	- ۶۱۱ھ
(۵) ۱۲۱۵ء	المظفر سلیمان	- ۶۱۲ھ
(۶) ۱۲۲۸ء	المسعود صلاح الدین یوسف	- ۶۲۵ھ یا ۶۲۶ھ

رسولی خاندان حکمراں ہوا

(۲۹) مملوک سلاطین

۱۲۵۲ء - ۱۵۱۷ء م ۶۵۰ھ - ۹۲۲ھ

مملوک سے عموماً گورا غلام سمجھا جاتا تھا۔ مصر کے مملوک سلاطین ترکی اور چرکس غلام تھے اور ابتداءً ایوبی سلطان الصالح ایوب کے خریدکردہ باڈی گارڈ (فوج برائے حفاظت خاص بادشاہ) میں شریک تھے۔ اس سلسلہ کی پہلی تاجدار شجرالدر الصالح کی بیوہ تھی۔ لیکن چند سال کے لئے شجر کے ساتھ

(۳) ۱۲۲۹ء الناصر قلیج ارسلان ۶۲۶ھ

(۴) ۱۲۴۴ء المظفر دوم تقی الدین محمود ۶۴۲ھ

(۵) ۱۲۸۴ء المنصور دوم محمد ۶۸۳ھ

(۶) ۱۲۹۸ء المظفر سوم محمود ۶۹۸ھ

(مملوک سلاطین کے تحت گورنر)

(۷) ۱۳۱۰ء - ۱۳۳۲ء الموید ابوالفداء اسمٰعیل ۷۱۰ھ - ۷۳۲ھ

(مورخ مشہور)

(۸) ۱۳۴۱ء الافضل محمد ۷۴۲ھ

مملوک سلاطین

(و) حمص

(۱) ۱۱۷۵ء - ۱۱۸۵ء المحمد بن شیرکوہ ۵۷۴ھ - ۵۸۱ھ

(۲) ۱۲۳۹ء المجاہد شیرکوہ ۶۳۷ھ

(۳) ۱۲۴۵ء المنصور ابراہیم ۶۴۴ھ

(۴) ۱۲۶۲ء الاشرف مظفر الدین موسے ۶۶۱ھ

مملوک سلاطین

(۴)	۱۲۶۰ء	المظفر سیف الدین قطز غلام الصالح ایوب	۶۵۸ھ
(۵)	۱۲۶۰ء	الظاہر رکن الدین بیبرس (Baybers) بندقداری (ایضاً)	۶۷۶ھ
(۶)	۱۲۷۷ء	السعید ناصر الدین برکہ (Baraka) خان بن (۵)	۶۷۸ھ
(۷)	۱۲۷۹ء	العادل بدر الدین سلامش بن (۵)	۶۷۸ھ
(۸)	۱۲۷۹ء	المنصور سیف الدین قلاؤن داماد (۹) (۵)	۶۸۹ھ
(۹)	۱۲۹۰ء	الاشرف صلاح الدین خلیل بن (۸)	۶۹۳ھ
(۱۰)	۱۲۹۳ء	الناصر ناصر الدین محمد (ایضاً)	۶۹۴ھ
(۱۱)	۱۲۹۴ء	العادل زین الدین کتبوغہ غلام (۸)	۶۹۶ھ
(۱۲)	۱۲۹۶ء	المنصور حسام الدین لاجین (ایضاً)	۶۹۸ھ
	۱۲۹۸ء	الناصر محمد (دوبارہ)	۷۰۸ھ
(۱۳)	۱۳۰۸ء	المظفر رکن الدین بیبرس ثانی الجاشنکیر (Alja shankir) غلام (۸)	۷۰۹ھ

ایوبی خاندان کا ایک نمائندہ (موسیٰ) برائے نام شریک سلطنت تھا۔ اس کے بعد ان غلام بادشاہوں کا ایک سلسلہ حکمراں ہوا جس کی دو خاندانوں (بحری اور بُرجی) میں تقسیم ہوگئی۔ انھوں نے یکے بعد دیگرے مصر اور شام پر وقت واحد میں سولھویں صدی کے آغاز تک حکومت کی اگرچہ فرداً فرداً انکی سلطنت قلیل مدت تک جاری رہتی تھی اور اس میں بھی خانہ جنگیاں اور کشت و خون ہوا کرتے تھے اس کے باوجود ان کے عہد میں حکومت عام طور پر باقاعدہ اور منظم تھی اور قاہرہ میں اب بھی ان سلاطین کی ہنر پروری اور ذوق تعمیر کی نشانیاں باقی ہیں۔ ان کی بہادری بھی کچھ کم مشہور نہ تھی چنانچہ انھوں ہی نے صلیبی جنگجوؤں کا فتحیابی کے ساتھ مقابلہ کیا اور مصر کو تاتاری لیٹروں کے دستبرد سے بچالیا جبکہ وہ ایشیا کو تیرھویں صدی میں تباہ و برباد کر رہے تھے۔

(۱) بحری مملوک

سنہ ۱۲۵۰ء ۔ سنہ ۱۳۹۰ء م سنہ ۶۴۸ھ ۔ سنہ ۷۹۲ھ

(۱) سنہ ۱۲۵۰ء ۔ سنہ ۱۲۵۰ء شجر الدر بیوہ الصالح ایوب سنہ ۶۴۸ھ ۔ سنہ ۶۴۸ھ
عقد ثانی ایبک کے ساتھ

(۲) ۔ سنہ ۱۲۵۷ء المعز عز الدین ایبک ۔ سنہ ۶۵۵ھ

(۳) ۔ سنہ ۱۲۵۹ء المنصور نور الدین علی بن (۲) ۔ سنہ ۶۵۷ھ

(۲۳)	۱۳۷۶ء	الاشرف ناصرالدین شعبان بن حسین بن (۱۰)	۷۷۸ھ
(۲۴)	۱۳۸۱ء	المنصور علاءالدین علی بن (۲۳)	۷۸۳ھ
(۲۵)	۱۳۸۲ء	الصالح صلاح الدین حاجی بن (۲۳)	۷۸۴ھ
	۱۳۸۹ء	برقوق (برجی سلسلہ دیکھو)	۷۹۱ھ
	۱۳۹۰ء	حاجیؔ (دوبارہ المظفر خطاب کے ساتھ)	۷۹۲ھ

(ب) برجی مملوک سلاطین

۱۳۸۲ء۔ ۱۵۱۷ء م ۷۸۴ھ۔ ۹۲۲ھ

(۱)	۱۳۸۲ء	الظاہر سیف الدین برقوق ۷۸۴ھ (حاجی الصالح صلاح الدین نے مداخلت کی ۷۹۱ھ سے ۷۹۲ھ تک)	
(۲)	۱۳۹۸ء۔ ۱۴۰۵ء	الناصر ناصرالدین فرج	۸۰۱ھ۔ ۸۰۸ھ
(۳)	۱۴۰۶ء	المنصور عزالدین عبدالعزیز	۸۰۹ھ
	۱۴۱۲ء	الناصر فرج (دوبارہ)	۸۱۵ھ
(۴)	۱۴۱۲ء	العادل المستعین (خلیفہ بنی عباس)	۸۱۵ھ

	سنہ ۱۳۴۰ء	الناصر محمد (تیسرے بار)	سنہ ۷۴۱ھ
(۱۴)	سنہ ۱۳۴۱ء	المنصور سیف الدین ابوبکر بن (۱۰)	سنہ ۷۴۲ھ
(۱۵)	سنہ ۱۳۴۲ء	الاشرف علاء الدین قوجوق بن (۱۰)	سنہ ۷۴۲ھ
(۱۶)	سنہ ۱۳۴۲ء	الناصر شہاب الدین احمد بن (۱۰)	سنہ ۷۴۳ھ
(۱۷)	سنہ ۱۳۴۵ء	الصالح عماد الدین اسمٰعیل بن (۱۰)	سنہ ۷۴۶ھ
(۱۸)	سنہ ۱۳۴۶ء	الکامل سیف الدین شعبان بن (۱۰)	سنہ ۷۴۷ھ
(۱۹)	سنہ ۱۳۴۷ء	المظفر سیف الدین حاجی بن (۱۰)	سنہ ۷۴۸ھ
(۲۰)	سنہ ۱۳۵۱ء	الناصر ناصر الدین حسن بن (۱۰)	سنہ ۷۵۲ھ
(۲۱)	سنہ ۱۳۵۴ء	الصالح صلاح الدین صالح بن (۱۰)	سنہ ۷۵۵ھ
	سنہ ۱۳۶۱ء	الناصر حسن (دوبارہ)	سنہ ۷۶۲ھ
(۲۲)	سنہ ۱۳۶۳ء	المنصور صلاح الدین محمد بن (۱۹)	سنہ ۷۶۴ھ

(۱۹)	۱۴۹۸ء	الناصر محمد	۹۰۴ھ
(۲۰)	۱۴۹۹ء	الظاہر قانصوہ Qansuh	۹۰۵ھ
(۲۱)	۱۵۰۰ء	الاشرف جانبلات (Janbalat)	۹۰۶ھ
(۲۲)	۱۵۱۶ء	الاشرف قانصوہ غوری	۹۲۲ھ
(۲۳)	۱۵۱۶ء۔ ۱۵۱۷ء	الاشرف تومان بک	۹۲۲ھ۔

عثمانی ترکوں کا سلسلہ

فہرست مندرجہ بالا میں ایک ہی نسل کے دو سے زیادہ کوئی حکمراں نہیں ہوئے اس لئے ولدیت کے اظہار کی ضرورت نہیں سمجھی گئی

---

(۳۰) خدیوان مصر

۱۸۰۵ء۔ ۱۸۹۳ء و بعد ۱۲۲۰ھ۔ ۱۳۱۱ھ و بعد

۱۵۱۷ء میں سلطان سلیم کی فتح کے بعد کوئی تین صدیوں تک مصر کی حکومت ایک ترکی پاشا کے سپرد ہوتی تھی جو قسطنطنیہ سے منتخب و مقرر ہوتا تھا لیکن اس کا اقتدار ایک کونسل یا باب حکومت سے متعلق تھا

(۵)	۱۴۲۱ء	المؤیّد شیخ	۸۲۴ھ
(۶)	۱۴۲۱ء	المظفر احمد	۸۲۴ھ
(۷)	۱۴۲۱ء	الظاہر سیف ططاؔ	۸۲۴ھ
(۸)	۱۴۲۲ء	الصالح ناصر الدین محمد	۸۲۵ھ
(۹)	۱۴۳۸ء	الاشرف سیف الدین برس بے	۸۴۲ھ
(۱۰)	۱۴۳۸ء	العزیز جمال الدین یوسف	۸۴۲ھ
(۱۱)	۱۴۳۸ء ۱۴۵۳ء	الظاہر سیف الدین جقماق	۸۴۲ھ ۸۵۷ھ
(۱۲)	۱۴۵۳ء	المنصور فخر الدین عثمان	۸۵۷ھ
(۱۳)	۱۴۶۰ء	الاشرف سیف الدین اِنال (Inal)	۸۶۵ھ
(۱۴)	۱۴۶۱ء	المؤیّد شہاب الدین احمد	۸۶۵ھ
(۱۵)	۱۴۶۷ء	الظاہر سیف الدین خوش قدم	۸۷۲ھ
(۱۶)	۱۴۶۸ء	الظاہر سیف الدین بِلبے (Bilbey)	۸۷۲ھ
(۱۷)	۱۴۶۸ء	الظاہر تمور بوغا (Timurbugha)	۸۷۲ھ
(۱۸)	۱۴۹۵ء	الاشرف سیف الدین قائت بک (Qāit Bey)	۹۰۱ھ

(۲)	۱۸۴۸ء	ابراہیم بن (۱)	۱۲۶۴ھ
(۳)	۱۸۵۴ء	عباس اول بن توسون بن (۱)	۱۲۷۰ھ
(۴)	۱۸۶۳ء	سعید بن (۱)	۱۲۸۰ھ
(۵)	۱۸۸۲ء	اسمٰعیل بن (۲)	۱۳۰۰ھ
(۶)	۱۸۹۲ء	توفیق بن (۵)	۱۳۰۹ھ
(۷)	۱۸۹۲ء -	عباس ثانی بن (۶) (برادر عباس ثانی محمد علی)	۱۳۰۹ھ -

باب پنجم

عرب (Felix) (یمن)

(۳۳) زیادی خاندان (زبید)

(۳۴) یعفری	(صنعا جند)
(۳۵) نجاحی	(زبید)
(۳۶) صُلیحی	(صنعا)
(۳۷) ہمدانی	(صنعا)
(۳۸) مہدیؒ	(زبید)
(۳۹) زُریعی	(عدن)

جو مملوک بک یا سرداروں پر مشتمل تھا۔ ۱۷۹۸ء میں نپولین جب مصر میں وارد ہوا تو یہ دو عملی برخاست ہو گئی۔ لیکن انگریزوں کو فرانسیسیوں پر ابوخیر اور اسکندریہ کی جنگوں میں فتوحات ہوئے اور ۱۸۰۱ء میں فرانسیسیوں کے پسپا ہونے پر ترکی و مصری مشترک حکومت پھر سے قائم ہو گئی لیکن ۱۸۰۵ء میں محمد علی مصر کی ترکی فوج کے البانی دستہ کے سپہ سالار نے مصر کے مملوک سرداروں کو تہ تیغ کر کے خود قاہرہ کا مالک بن بیٹھا۔ ۱۸۱۱ء میں ایک اور کشت و خون ہو کر کارروائی اختتام کو پہنچی اور اس کے بعد سے مصر برائے نام ترکی سلاطین کے تابع رہا۔ حقیقی حکمراں دراصل محمد علی اور اس کے ورثا رہتے۔ اس خاندان کا چوتھا شخص اسمٰعیل پاشا ۱۸۶۶ء میں اپنے لئے خدیو کا لقب تجویز کیا۔ ۱۸۳۱ء میں ملک شام حکومت مصر میں شریک کر لیا گیا لیکن دس سال بعد انگلستان کے دباؤ پر ترکی کو واپس کر دیا گیا۔ کئی ایک مرتبہ وقتاً فوقتاً اسمٰعیل کے زمانہ تک چڑھائی کر کے سوڈان کا علاقہ فتح کر لیا گیا لیکن جنرل گارڈن کی وفات (۱۸۸۵ء) کے بعد چھوڑ دیا گیا۔ ۱۸۹۳ء میں مصر کی جنوبی سرحد دریائے نیل کے دوسرے آبشار کے پاس قرار دی گئی اور انگریزی فوج ۱۸۸۳ء میں عربی پاشا کی بغاوت کو فرو کرنے کے بعد سے مصر کی حکومت انگریز مشیروں کے مشورہ سے انجام پا رہی ہے۔

(۱) ۱۸۰۵ء۔ ۱۸۴۸ء محمد علی ۱۲۲۰ء۔ ۱۲۶۴ء

شہر میں قائم کیا جس کو اس نے تہامہ میں آباد کیا تھا۔ اور اس طرح عرب کے اندر خود مختارانہ حیثیت سے حکومت کرنے والے خاندانوں کا سلسلہ آغاز کیا۔ اگرچہ خلفاء کبھی کبھی ان علاقوں میں خود اپنے حاکم یا گورنر مقرر کئے جاتے تھے۔

(۳۳) زیادی خاندان[1]

(زبید)

۲۰۴ھ - ۴۰۹ھ ، ۸۱۹ء - ۱۰۱۸ء م

بنو زیاد نے دو صدیوں تک زبید پر حکومت کی اور ان کی بادشاہت میں یمن کا بڑا حصہ شامل تھا۔ ان کی قوت جیسے جیسے گھٹتی گئی دوسرے متعدد خود مختار حکمراں خاندان پیدا ہوتے گئے۔ یعفری خاندان صنعا اور جَنَدْ پر متمکن ہوا۔ سلیمان بن طرف نے یمن کے شمالی ساحل سے ملحق وسیع خطّے کو فتح کیا۔ جس کا پایہ تخت (Capital)

---

[1] عرب حکمراں خاندانوں کا حال (H. C. Kay) کی ضخیم کتاب Yaman its early Mediaeval History (1892) میں معلوم کیا جا سکتا ہے جس میں عربی تاریخ عمارہ (Omāra) اور دیگر اہم مواد کا ترجمہ شریک ہے

ایوبی (دیکھو مصر کا سلسلہ)

(۴۰) رسولی (یمن)

(۴۱) طاہری (یمن)

(۴۲) رستی اماماں (سعدا)

(۴۳) اماماں صنعا

(۳۱) یمن

زمانہ خلافت کے عرب مثل زمانہ جاہلیت کے عربوں کے ایک دوسرے سے علیحدہ قبائل میں منقسم تھے ہر قبیلہ کا سردار علیحدہ تھا۔ متعدد شہروں قصبوں پر مختلف شیخ حکمراں تھے جو کبھی خلیفہ کے مطیع یا کبھی خود مختار بن بیٹھتے تھے اور اپنے آپ کو امیر یا امام کہلواتے تھے۔ خلفاء یمن کا حاکم اور مکہ یا مدینہ کا نائب حاکم مقرر کرتے تھے۔ لیکن دور دور کے شہر زیادہ تر اپنے مقامی شیوخ ہی کے تابع تھے اور ان ہی کے حکم کو مانتے تھے۔ ہجرت کی تیسری صدی کے شروع میں جبکہ وسیع سلطنت اسلامی کے حصے بکھرے ہونا شروع ہوا اور ممالک یا سلطنت کے حاشیوں پر طاقتور خاندان حکمراں ہونے لگے یمن کے گورنر نے بھی شمالی افریقہ کے ادریسیوں یا اغلبیوں کی تقلید شروع کی۔ اور جس وقت کہ طاہری خاندان بنی عباس کی خراسانی سلطنت کا تجزیہ کر کے ان کو کمزور کرتا جا رہا تھا) محمد زیادی نے اپنا اقتدار زبید کے

اس کے بعد نجاحی سلسلہ شروع ہوا

(۳۴) یعفری خاندان

(صنعا اور جند)

۸۶۱ء - ۹۵۶ء م ۲۴۷ھ - ۳۴۵ھ

(۱)	۸۶۱ء - ۸۷۲ء	یعفر بن عبدالرحمن	۲۴۷ھ - ۲۵۹ھ
(۲)	۸۹۲ء	محمد بن یعفر	۲۷۹ھ
(۳)	۸۹۲ء	عبدالقادر بن احمد بن یعفر	۲۷۹ھ
(۴)	ق ۸۹۸ء	ابراہیم بن محمد	ق ۲۸۵ھ
(۵)	۹۰۰ء	اسعد بن ابراہیم	۲۸۸ھ
(۶)	۹۱۱ء	(Rassid)(رسی)؟ امام الہادی	۲۹۹ھ
(۷)	۹۱۵ء	قرمطی علی بن فضل	۳۰۳ھ
(۸)	۹۴۳ء	اسعد (دوبارہ)	۳۳۲ھ
(۹)	۹۶۳ء	محمد بن ابراہیم	۳۵۲ھ
(۱۰)	۹۹۷ء	عبداللہ بن کحطان یا قحطان	۳۸۷ھ

عنثّر (Aththar) تھا۔ اور علی بن فضل قرمطی نے ۹۰۴ء (۲۹۲ھ) کے تھوڑے ہی بعد خود زبید ہی کو تاخت و تاراج کیا۔ سب سے آخر زیادی کے عہد میں اس ملک (یا صوبہ) کی حکومت بالکلیہ ایک سلسلۂ غلامان کے ہاتھوں میں رہگئی۔ بالآخر سب سے آخر کے زیادی امیر الامراء (Maire du palais) مرجان کے ایک حبشی غلام نجاح نے زبید پر ۱۰۲۱ء (۴۱۲ھ) میں خود اپنا خاندان نجاحی قائم کیا۔

(۱)	۸۱۹ء۔ ۸۵۹ء	محمد بن عبداللہ بن زیاد م ۲۰۴ھ۔	۲۴۵ھ
(۲)	۹۰۱ء	ابراہیم بن محمد	۲۸۹ھ
(۳)	(؟) ۹۰۳ء	زیاد بن ابراہیم	(؟) ۲۹۱ھ
(۴)	۹۸۱ء	ابو الجیش اسحٰق بن ابراہیم	۳۷۱ھ
(۵)	۱۰۱۸ء	عبداللہ (یا زیاد یا ابراہیم) بن اسحٰق	۴۰۹ھ

وزراء

(۱)	۹۸۱ء۔ ۹۸۳ء (قریب)	رُشد	۳۷۱ھ (ق) ۳۷۳ھ
(۲)	۱۰۱۱ء	حسین بن سلامہ	۴۰۲ھ
(۳)	۱۰۲۱ء	مَرجان	۴۱۲ھ
		نفیس (۴۰۲ھ۔ ۴۱۲ھ)	

(۴)	۱۱۰۹ء	الفاتک اول بن جیاش	۵۰۳ھ
(۵)	ق ۱۱۲۳ء	منصور بن الفاتک	ق ۵۱۷ھ
(۶)	۱۱۳۶ء	الفاتک دوم بن المنصور	۵۳۱ھ
(۷)	۱۱۵۹ء	" سوم بن محمد بن (۴)	۵۵۴ھ

سلسلۂ مہدیئین

(۳۶) صُلَیحی خاندان

۱۰۳۷ء - ۱۱۰۱ء م ۴۲۹ھ - ۴۹۵ھ

(صنعا)

داعی علی بن محمد، بانی شیعہ خاندان بنو صُلیح نے ۱۰۳۷ء (م ۴۲۹ھ) میں اپنے آپ کو بمقام مسار (Masar) خود مختار بنا لیا۔ نجاح کے مرنے پر ۱۰۶۲ء (۴۵۴ھ) میں زبید پر قبضہ کر لیا، صنعا اور تمام علاقہ یمن ۱۰۶۳ء (۴۵۵ھ) تک فتح کر لیا اور ۴۵۵ھ ۱۰۶۳ء تک مکہ لے لیا۔ اس کا پایہ تخت صنعا تھا لیکن وہ اپنی تاریخ وفات ۱۰۸۰ء (۴۷۳ھ) تک زبید پر بھی قابض رہا۔ اور اس کے بیٹے المکرم نے پھر اس شہر پر قبضہ کر لیا لیکن ۴۷۹ھ میں کھو دیا۔ اگرچہ ۱۰۸۸ء

اسکے بعد اس خاندان کی کوئی اہمیت باقی نہ رہی

(۳۵) نجاحی خاندان

سنہ ۱۰۲۱ء – سنہ ۱۱۵۸ء م سنہ ۴۱۲ھ – سنہ ۵۵۳ھ

(زبید)

زیادی خاندان کا آخری میر قصر شاہی (Mayor of The Palse) حبشی غلام نجاح اپنی تاریخ وفات (سنہ ۱۰۶۰ء م سنہ ۴۵۲ھ) تک زبید پر حکمران رہا۔ دو برس بعد اس شہر پر صُلیحی مسلط یا قابض ہوئے اور وہ انکے ممالک میں سنہ ۴۷۳ھ تک شامل رہا جبکہ نجاح کے بیٹے نے اسکو واپس حاصل کر لیا۔ اگرچہ زبید اسکے حین حیات کئی بار ان دونوں خاندانوں میں منتقل ہوتا رہا سنہ ۱۰۸۹ء (سنہ ۴۸۲ھ) کے بعد زبید مسلسل نجاحیوں ہی کے قبضہ میں رہا یہاں تک کہ یہ خاندان (زیادی خاندان کی طرح وزراء کے ہاتھ میں پھنسکر) بالآخر سنہ ۱۱۵۹ء (سنہ ۵۵۴ھ) میں برخاست ہوگیا اور اسکی جگہ مہدئی[1] مسلط ہوئے۔

(۱) سنہ ۱۰۲۱ء – سنہ ۱۰۶۲ء المؤید نجاح م سنہ ۴۱۲ھ – سنہ ۴۵۴ھ

سنہ ۱۰۸۰ء علی الداعی صُلیحی سنہ ۴۷۳ھ

(۲) سنہ ۱۰۸۹ء سعید الاحول بن نجاح سنہ ۴۸۲ھ

(۳) سنہ ۱۱۰۴ء جیاش بن نجاح سنہ ۴۹۸ھ

---

[1] (Mahdids)

یون صدی تک ملک کی بادشاہت اسی خاندان کے ذریعہ مہیّا ہوتی رہی حتیٰ کہ ایوبیوں نے ملک کو فتح کرلیا۔

(۱)	۱۰۹۸ء۔۱۱۰۸ء	حاتم بن الغشیم	م ۴۹۲ھ۔۵۰۲ھ
(۲)	۔۱۱۱۰ء	عبداللہ بن حاتم	۔۵۰۴ھ
(۳)	ق ۱۱۱۶ء	معن بن حاتم	ق ۵۱۰ھ
(۴)		ہشام بن قبیّت	
(۵)		الحماس بن قبیّت	
(۶)	۔۱۱۵۰ء	حاتم بن الحماس	۔۵۴۵ھ
(۷)	۔۱۱۶۰ء	حاتم بن احمد	۔۵۵۶ھ
(۸)	۔۱۱۷۳ء	علی الواحد بن حاتم	۔۵۶۹ھ

(۳۸) خاندان مہدئین

۱۱۵۹ء۔۱۱۷۳ء م ۵۵۴ھ۔۵۶۹ھ

(زبید)

زبید میں نُجاحیوں کے جانشین بنو المہدی ہوئے۔ علی المہدی تہامہ میں ایک مذہبی شخص تھا جس نے اپنے پیروؤں کا نام الانصار اور مجاہدوں رکھا (تقلید حضرت صلعم) اور بالآخر ۱۱۵۰ء (۵۴۵ھ) میں قلعوں پر

(۱۰۸۱ء) کے قریب پھر اُس پر دسترس حاصل کیا مگر فوراً ہی شہر اسکے ہاتھ سے آخری مرتبہ نکل گیا۔ ۴۸۰ھ میں المکرم نے اپنا دارالحکومت صنعا سے مخلاف جعفر میں بمقام ذوالجبلہ منتقل کیا۔

(۱)	۱۰۳۷ء ۔ ۱۰۸۰ء	ابوالکامل علی بن محمد بن علی صُلیحی	م ۴۲۹ھ ۔ ۴۷۳ھ
(۲)	۱۰۹۱ء	المکرم احمد بن (۱)	۴۸۴ھ
(۳)	۱۰۹۸ء	منصور ابو ہمیار سبا بن احمد بن مظفر بن علی صُلیحی	۴۹۲ھ

بعد ازاں ہمدانیانِ صنعا کا دور شروع ہوا

(۳۷) ہمدانی خاندان

۱۰۹۸ء ۔ ۱۱۷۳ء م ۴۹۲ھ ۔ ۵۶۹ھ

(صنعا)

بنو ہمدان کی مختلف شاخیں حاشد اور بکیل کے قبائل سے نکلی ہیں۔ جن کا درجہ یمن کے عربوں میں بلند تھا اور جنھوں نے صنعا اور صعدا (Sa'da) کے اطراف کے ملک پر قبضہ کر لیا۔ بنی صُلیح کے بعد

یہ آزادی ہمیشہ قائم نہ رہ سکی۔ صلیحیوں کے بعد یہ خاندان یمن میں سب سے زیادہ اہمیت رکھتا تھا اور ایوبیوں کے تسلط ہونے تک برسرِ حکومت رہا۔

[نوٹ۔ ذیل کا سلسلۂ پادشاہان H.C Kays Yaman (Edward Arnold. 1892 P.307) سے لیا گیا]

الکرم

بنو زریع — بنو مسعود

بنو مسعود:
(۱) عباس (۴۷۶ھ) ۱۰۸۳ء
(۲) زریع (ق ۴۸۰ھ) ق ۱۱۱۴ء
(۳) ابو مسعود
(۴) سبا
(۵) علی الاعز مرتضیٰ ۱۱۳۸ء م ۵۳۳ھ

بنو زریع:
(۱) مسعود ۱۰۸۳ء ۴۷۶ھ
(۲) ابو الفرات
(۳) محمد — (۴) علی معزول ۱۱۳۸ء م ۵۳۳ھ
(۶) محمد ۱۱۳۹ء – ۱۱۵۳ء ۵۳۴ھ
(۷) عمران ۱۱۵۳ء – ۱۱۶۰ء ۵۴۸ھ – ۵۶۰ھ
(۸) محمد ۱۱۶۴ء – ۱۱۷۳ء ۵۶۰ھ – ۵۶۹ھ
ابو مسعود — منصور
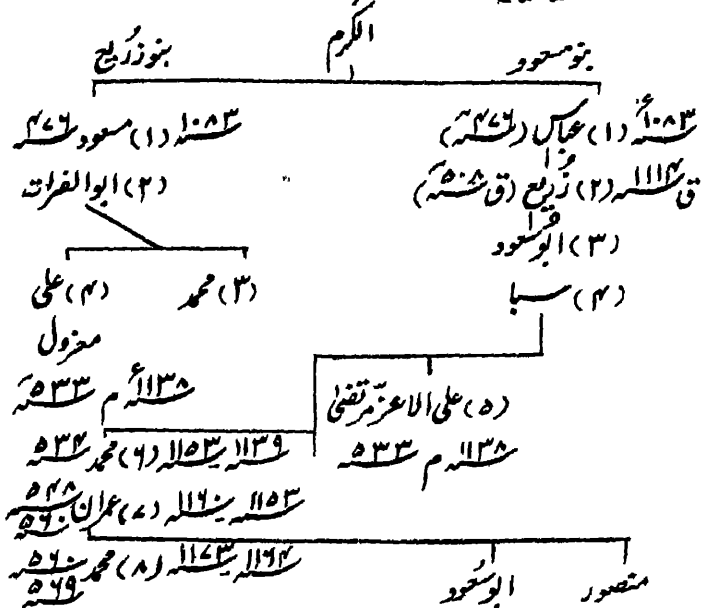
[وزیر یاسر بن بلال کی سرپرستی میں چھوٹے بچے]

قبضہ کرنا اور ملک گیری شروع کی یہاں تک کہ اس نے زبید پر حملہ آور ہو کر اُسے ۱۱۵۹ء (۵۵۴ھ) میں فتح کر لیا۔ اس کے جانشین تہامہ اور اس سے آگے کے چند خطوں اور شہروں پر قابض رہے آخر کار ایوبیوں نے ان کو فتح کر لیا۔

(۱) ۱۱۵۹ء - ۱۱۵۹ء علی بن المہدی م ۵۵۴ھ - ۵۵۴ھ

(۲) ۱۱۶۲ء المہدی بن علی ۵۵۸ھ

(۳) ۱۱۷۳ء عبد النبی بن علی ۵۶۹ھ

ایوبی خاندان

(۳۹) زُریعی خاندان

۱۰۸۳ء - ۱۱۷۳ء م ۴۷۶ھ - ۵۶۹ھ

(عدن)

المکرم صُلیحی نے ۱۰۸۳ء (۴۷۶ھ) میں الکرم کے دو بیٹوں عباس اور مسعود کو عدن کا مشترک گورنر مقرر کیا تھا اور یہ مشترک حکومت کئی پشتوں تک جاری رہی۔ عدن کے شہزادوں ابوسعود اور ابوعزات نے اپنے آپ کو صنعا کے پادشاہ سے آزاد اور خود مختار بنا لیا لیکن ان کی

(۲)	۱۱۹۶ء	سیف الاسلام طغتگین	۵۹۳ھ
(۳)	۱۲۰۱ء	معزالدین اسمٰعیل	۵۹۸ھ
(۴)	۱۲۱۴ء	الناصر ایوب	۶۱۱ھ
(۵)	۱۲۱۵ء	المظفر سلیمان	۶۱۲ھ
(۶)	۱۲۲۸ء	المسعود یوسف	۶۲۵ھ

رسولی خاندان

(۴۰) رسولی خاندان

۱۲۲۹ء ۔ ۱۴۵۴ء م ۶۲۶ھ ۔ ۸۵۸ھ

(یمن)

ایوبیوں کے جانشین رسولی خاندان کے افراد ہوئے۔ انھوں نے تمام یمن پر حضرموت سے مکہ تک حکومت کی اور ان کا زور دو صدیوں سے زیادہ قائم رہا۔ رسولی کی وجہ تسمیہ خلفائے بنی عباس کے ایک رسول (یا پیغامبر) سے ہے جس کا بیٹا علی بن رسول سب سے آخر ایوبی سلطان عرب المسعود کے حکم سے ۱۲۲۲ء (۶۱۹ھ) میں مکہ کا گورنر مقرر ہوا۔ المسعود کی وفات (۱۲۲۸م ۶۲۵ھ) پر علی کے بیٹے نورالدین عمر نے

بعد کو ایوبی مسلط ہوئے

ایوبی خاندان

۱۱۷۳ء ـ ۱۲۲۸ء م ۵۶۹ھ ـ ۶۲۵ھ

(یمن)

ایوبیوں کی فتح (۱۱۷۳ء م ۵۶۹ھ) قرونِ وسطی کی عرب تاریخ کا ایک معرکہ خیز واقعہ ہے۔ صلاح الدین کے قرابت داروں (بھائی بندوں نے) یمن پر تسلط پاکر اس خطۂ زمین کے خاندانوں میں ایسا ہی تہلکہ مچایا جیسا کہ انھوں نے مصر شام اور عراق عرب میں کیا۔ صنعا کے ہمدانی، زبید کے مہدئین اور عدن کے زُریعی ان سبھوں کو کردی فاتح توران شاہ بن ایوب نے زیر کیا اور کوئی نصف صدی تک (۱۱۷۳ء سے ۱۲۲۷ء) م (۵۶۹ھ ـ ۶۲۵ھ) یمن اسی مشہور و ذی مرتبت خاندان کے زیرِ نگیں رہا جس نے مصر اور شام کی عنانِ حکومت سنبھالی۔ عرب کے ایوبی بادشاہوں کی فہرست قبل ازیں دی جا چکی ہے۔ مطالعہ کے سہولت کی خاطر یہاں دہرائی جاتی ہے۔

(۱) ۱۱۷۳ء ـ ۱۱۸۱ء المعظم توران شاہ م ۵۶۹ھ ـ ۵۷۷ھ

طاہری خاندان

(۴۱) طاہری خاندان

۱۴۴۶ء - ۱۵۱۷ء م ۸۵۰ھ - ۹۲۳ھ

(یمن)

رسولیوں کے شکست و ریخت پر بنو طاہر نے یمن پر قبضہ کیا اور یہ قبضہ اُس وقت تک برقرار رہا جب کہ سب سے آخر کے مملوک سلطان مصر سے عین پیشتر کے سلطان قانسوہ الغوری نے عربستان فتح کر لیا۔ اس کے بعد عثمانی ترکوں نے مملوک سلاطین کے سلسلہ کو ختم کر کے مصر و عربستان کے ساتھ ۱۵۱۷ء میں یمن پر بھی راست تسلط کا راستہ تیار کر لیا۔ لیکن ۱۶۳۳ء میں ملک کو مقامی اماموں کے حوالہ کرنا پڑا۔

(۱) ۱۴۴۶ء - ۸۵۰ھ (ا) الظافر صلاح الدین عامر
اول تاریخ وفات ۸۷۰ھ
زبید)
بن طاہر ۸۵۵ھ - ۸۸۳ھ
(ب) المجاہد شمس الدین علی ف ۸۸۳ھ عدن

سارے یمن پر اپنی حکومت قائم کردی۔

(۱) ۱۲۲۹ء – ۱۲۴۹ء (۹) المنصور عمر بن علی بن رسول ۶۲۶ھ – (۹) ۶۴۷ھ

(۲) ۱۲۹۵ء المظفر یوسف بن (۱) ۶۹۴ھ

(۳) ۱۲۹۷ء الاشرف عمر بن (۲) ۶۹۶ھ

(۴) ۱۳۲۱ء المؤید داؤد بن (۲) ۷۲۱ھ

(۵) ۱۳۶۳ء المجاہد علی بن (۴) ۷۶۴ھ

(۶) ۱۳۷۶ء الافضل عباس بن (۵) ۷۷۸ھ

(۷) ۱۴۰۰ء الاشرف اسمٰعیل اول بن (۶) ۸۰۳ھ

(۸) ۱۴۲۶ء الناصر احمد بن (۷) ۸۲۹ھ

(۹) ۱۴۲۷ء المنصور عبداللہ بن (۸) ۸۳۰ھ

(۱۰) ۱۴۲۸ء الاشرف اسمٰعیل دوم بن (۹) ۸۳۱ھ

(۱۱) ۱۴۳۸ء الظاہر یحییٰ بن (۷) ۸۴۲ھ

(۱۲) ۱۴۳۸ء – ۱۴۴۱ء الاشرف اسمٰعیل سوم بن (۱۱) ۸۴۲ھ – ۸۴۵ھ

۱۴۴۱ء – المظفر یوسف بن عمر بن (۱۰) ۸۴۵ھ –

رقیب مدّعیان (Rival claimants)

۱۴۴۲ء – ۱۴۴۳ء المفضّل محمد ۸۴۶ھ – ۸۴۶ھ

۱۴۴۲ء – ۱۴۵۰ء الناصر عبداللہ ۸۴۶ھ – ۸۵۴ھ

۱۴۵۰ء – ۱۴۵۴ء المسعود ۸۵۴ھ – ۸۵۸ھ

(۱)	فوت ۸۵۰ء	القاسم الرسّی ترجمان الدین	فوت ۲۴۶ھ
(۲)	۸۹۳ء	الہادی الی الحق یحییٰ بن حسین بن (۱) ف ۲۹۸ھ	۲۸۰ھ
(۳)	۹۱۰ء	المرتضیٰ ابو القاسم محمد بن (۲) دست بردار ۳۰۱ھ فوت ۳۱۰ھ	۲۹۸ھ
(۴)	۹۱۳ء	الناصر احمد بن (۲) فوت ۳۲۵ھ	۳۰۱ھ
(۵)	۹۳۵ء	القاسم المختار بن (۴) فوت ۳۴۵ھ	۳۲۴ھ
(۶)		یوسف الداعی بن یحییٰ بن (۴)	
(۷)		القاسم المنصور بن علی بن عبداللہ بن محمد بن (۱) فوت ۳۹۳ھ	
(۸)	۱۰۰۳ء	المہدی الحسین بن (۷) (فوت ۴۰۴ھ)	۳۹۳ھ
(۹)	۱۰۳۵ء	ابوالہاشم الحسن بن عبدالرحمٰن بن یحییٰ بن عبداللہ بن حسین بن (۱)	۴۲۶ھ
	۱۰۳۸ء	الناصر ابوالفتح الدیلمی (غیر خاندان)	۴۳۰ھ

(۲) ۱۴۷۸ء ـ ۱۴۸۸ء المنصور تاج الدین عبدالوہاب ۸۸۳ھ ـ ۸۹۴ھ
بن داؤد بن طاہر

(۳) ۱۴۸۸ء ـ ۱۵۱۷ء الظافر صلاح الدین عامر ۸۹۴ھ ـ ۹۲۳ھ
دوم بن (۲)

مملوک بحران کے بعد عثمانی ترک

(۴۲) رسّی امام

(Rassid.)

۲۸۰ھ ـ ق ۱۳۰۰ھ م ۸۹۳ء ـ ق ۱۹۰۰ء

(سعدا) ۹ (Sa'da)

شیعہ مذہب کے زیدی فرقہ کا ایک سلسلہ یمن میں بمقام سعدا القاسم الرسّی کے پوتے الہادی یحییٰ نے قائم کیا۔ القاسم رسّی خلیفہ المامون الرشید کے عہد کا ایک فرقہ واری سرگروہ تھا۔ یہ سلسلہ دورِ حاضر تک برقرار رہا۔ اس کی صحت مشتبہ ہے۔ تاہم ذیل کی فہرست لین پول وغیرہ کی رائے میں (R. C. Kay) کی تحقیقات پر مبنی اور اعتماد کے قابل ہے۔

ان کا دار السلطنت سعدا تھا۔ لیکن انہوں نے اکثر صنعا پر بھی قبضہ حاصل کیا صرف عثمانی ترکوں کے یمن سے اخراج (سنہ ۱۶۳۳ء سنہ ۱۰۴۳ھ) کے بعد ہی صنعا یمن کے اماموں کا مستقل پایہ تخت یا دار الحکومت نہ بن سکا۔ جن اماموں نے وہاں حکومت کی وہ امامان صنعا کے لقب سے مشہور ہیں۔ لیکن فی التحقیقت وہ سابقہ خاندان امامان سعدا کا ایک سلسلہ ہے۔ اس لئے کہ ان کا بانی القاسم المنصور یوسف الداعی کی نسل سے تھا جو رسّی اماموں کے بانی الہادی یحییٰ کا پڑپوتا تھا۔ مندرجہ ذیل فہرست جو زاباؤر ([illegible]) کی تحقیق کا نتیجہ ہے۔ نا مکمل ہے۔ رسّی خاندان کے نمایندے اس وقت بھی یمن میں برسر حکومت ہیں۔

(۱)	ق سنہ ۱۰۰۰ - سنہ ۱۵۹۱ سنہ ۱۶۲۰	القاسم المنصور	سنہ ۱۰۲۹
(۲)	سنہ ۱۶۴۴	المویدمحمد	سنہ ۱۰۵۴
(۳)	سنہ ۱۶۷۶	المتوکل اسمٰعیل	سنہ ۱۰۸۷
(۴)		المجاہد محمد	
(۵)	سنہ ۱۶۸۲	المہدی احمد	سنہ ۱۰۹۳
(۶)	سنہ ۱۶۸۴	الہادی محمد	سنہ ۱۰۹۵
(۷)	سنہ ۱۷۱۴	المہدی محمد	سنہ ۱۱۲۶
(۸)	سنہ ۱۷۱۶	الناصر محمد	سنہ ۱۱۲۸
(۹)	سنہ ۱۷۲۶	المتوکل القاسم	سنہ ۱۱۳۹
(۱۰)	سنہ ۱۷۲۶	المنصور الحسین	سنہ ۱۱۳۹

(۱۰)	۱۱۳۷ء	المتوکل احمد (فوت ۵۶۶ھ) بن سلیمان بن محمد بن مختار بن علی بن (۴)	۵۳۲ھ
(۱۱)	۱۱۹۷ء	المنصور عبداللہ (فوت ۶۱۴ھ) بن حمزہ بن سلیمان بن حمزہ بن علی بن حمزہ بن (۹)	۵۹۳ھ
(۱۲)	۱۲۱۷ء۔ ۲۶ء	الناصر عز الدین محمد بن (۱۱)	۶۱۴ھ۔ ۶۲۳ھ
(۱۳)	۱۲۱۷ء	الہادی نجم الدین یحییٰ بن محسن محمد (؟) بن یحییٰ بن ناصر بن عبداللہ بن محمد بن (۵)	۶۱۴ھ
	۱۲۲۶ء (؟)	المہدی احمد بن الحسین	۶۲۳ھ (؟)
(۱۵)	۱۲۵۸ء	المتوکل شمس الدین احمد بن (۱۱)	۶۵۶ھ
	۱۲۸۱ء	المنتصر داؤد	ق ۶۸۰ھ

(۴۳) امامان صنعا

ق ۱۵۹۱ء تا حال م ق ۱۰۰۰ھ تا حال

قبل ازیں امام کے لقب سے یمن کے جن حکمرانوں کو مخاطب کیا گیا ہے

کے عرب خاندان، سلجوق ترکوں کی یورش سے پہلے کے VII سلجوقیوں سے پیشتر کے ایرانی اور ماوراء النہری خاندان VIII سلجوق خاندان بشمول اس کے تمام ریشہ دوانیوں کے IX سلجوقی فوجوں میں جن افسروں نے خدمت کی تھی ان کے بنا کئے ہوئے خاندان جو سلجوقیوں کے زوال اور مغلوں کے حملہ کے مابین قائم تھے۔ X سلجوقیوں کے مغربی جانشین علی الخصوص عثمانی ترک XI چنگیز خاں کا مغل خاندان اور اس کی تمام شاخیں XII مغلوں کی حکومت کے زوال پر ایران میں جو خاندان عروج پکڑے XIII مغلوں کی سابقہ (ایرانی) شاخ کے زوال پر تیمور لنگ سے جو خاندان پھیلے XIV ہندوستان کے خاندان بشمول افغانستان۔

اس ترتیب میں بھی مغربی ممالک سے ہوتے ہوئے مشرقی ممالک کی طرف توجہ کی منتقلی کا طریقہ برقرار رکھا جائے گا۔ چنانچہ پہلے شام اور عراق عرب کا ذکر سلجوقی سیلاب عظیم کے بہاؤ تک کیا جائے گا۔ پھر ایران اور ماوراء النہر کا بھی اس زمانہ تک کا حال بیان ہوگا۔ بعد کو سلجوق اور ان کے مغربی سرداروں اور جانشینوں کے واقعات رقم طراز ہوں گے۔ اب ایک نئی طوفان خیز قوت مغلوں کی رونما ہوئی ہے اور کچھ مدت کے لئے تمام چھوٹے خاندانوں کو باستثناء عثمانی ترکوں کے مفقود کر دیتی ہے۔ پھر مغل خود کمزور ہو جاتے ہیں اور ان کے ایرانی جانشین خصوصاً چند "شاہوں" کے

(۱۱)	۱۲۲۷ء الہادی المجاہد محمد	۱۱۴۰ء
	۱۲۴۷ء المنصور (دوبارہ)	۱۱۶۰ء
(۱۲)	۱۲۲۹ء المہدی العباس	ق ۱۱۹۰ء
(۱۳)	ق ۱۲۷۶ء ـــ المنصور	ق ۱۱۹۰ء ـــ

VI شام اور عراق عرب Mesopotamia

(عربی عہد)

(۴۴) حمدانی (الموصل ـ حلب)

(۴۵) مرداسی (حلب)

(۴۶) عُقیلی (الموصل وغیرہ)

(۴۷) مروانی (دیار بکر)

(۴۸) مزیدی (Mazyadids) (الحلّہ Hilla)

VI شام اور عراق عرب Mesopotamia

عربی عہد (دسویں تا بارھویں صدی)

ایشیا کے مسلم فرمانروا خاندانوں کے بیان میں خالص جغرافی طریقہ جو افریقہ کے لئے اختیار کیا گیا تھا متروک کردیا جانا چاہئے تاکہ مختلف خاندانوں کے مجموعوں کو ان کے تاریخی تسلسل میں پیش کیا جاسکے ـ

یہ خاندان طبعاً مندرجہ ذیل اقسام میں منقسم ہوتے ہیں VI شام اور عراق عرب

نسل الثانی (Ethnological) کے لحاظ سے بھی جداگانہ نوعیت رکھتا ہے۔ مروانیوں کے سوا جو کرد تھے اس گروہ کے خاندان سب کے سب خالص عرب تھے۔ جو عرب قبائل اپنے وطن کے صحراؤں سے شمال کی طرف شام اور عراق عرب میں منتقل ہو گئے تھے ہمیشہ ایک ایسی سیاسی قوت رکھتے تھے جس کو خلفاء ماننے پر مجبور تھے۔ اور بغداد کی مرکزی حکومت کے سرعت کے ساتھ تلف ہوتے ہی وہ تمام قبیلے جو شام کے صحراؤں اور دریائے فرات کی وادی میں گشت لگاتے تھے شہروں اور حلقوں میں مستقل اقامت اختیار کرنے لگے اور اپنے اپنے خاندان کے بانی بن گئے۔ چنانچہ بنو تغلب نے الموصل، حلب اور دوسرے شہروں میں حمدانی خاندان کی بنا ڈالی بنو کلاب نے حلب کے تخت پر مرداسی خاندان کو بٹھایا۔ بنو عقیل نے دیار بکر اور الجزیرہ (میسو پوٹیمیا) اور العراق (خالدیہ) کے ایک حصہ میں اپنی حکومت قائم کی اور بنو اسد نے الحِلّہ (Hilla) میں مزیادی (Maryadid) خاندان کو طاقتور بنایا۔ بریں ہم باوجود اس کے کہ ان خاندانوں کو شہروں ضلعوں بلکہ پورے صوبوں پر دسترس حاصل تھا ان عرب سرداروں نے اپنی قومی زندگی کا طریقہ ہی برقرار رکھا (یعنے قبائلی) اور زیادہ تر خیموں ہی میں اپنے قبیلہ کے لوگوں کے ساتھ رہا کرتے تھے۔ اور اپنے چوپایوں کی ضروریات یا خود اپنی جنگجو طبیعت کی مناسبت سے ادھر ادھر بھٹکتے پھرتے تھے۔

خاندان ان کی جگہ زمانہ حال تک فائز ہوتے ہیں۔ بعید تر شمالی
اور مشرقی سمتوں میں مغلوں کا ایک دوسرا سلسلہ تیمور لنگ کی
نسل کے ساتھ جاری رہتا ہے اور ان کے خاندان معاً ان کی جگہ
ماوراء النہر میں حکومت کرنے والے ازبک سپہ سالاروں کے خاندانوں
کے زمانہ حال تک برقرار چلا آتا ہے۔ اسی طرح مشرق کی
طرف اور بڑھتے ہوئے ہم ہندوستان پہنچتے ہیں اور اس
ملک کے مسلمان خاندانوں کے حالات افغانستان کے غزنوی
حکمرانوں سے شروع کرتے ہیں تا آنکہ ہند کی مغلیہ سلطنت برباد
ہو جاتی ہے اور انگریزوں کا تسلط ہو جاتا ہے۔

ان گروہوں میں سے پہلا گروہ شام اور عراق عرب کے
عرب قبائل کے خاندانوں پر مشتمل ہے۔ یہ جغرافی تقسیم بلا وجہ
نہیں کی گئی۔ کردستان کے پہاڑ اور (Zagros) کا زنجیرہ
ایران اور عراق عرب کے درمیان ایک فطری سرحد قائم کرتے
ہیں جو اسلامی تاریخ کی کم از کم ابتدائی صدیوں میں شاذ و نادر ہی
عبور ہو سکی۔ بویہی خاندان نے عراق عرب کے نچلے حصّہ کو اپنی ایرانی
سلطنت میں ضم کر لیا تاہم عام طور پر یہ صورت حال رہی ہے کہ جو
خاندان دیار بکر یا الجزیرہ پر حکمراں رہا اپنی حکومت مشرق کی جانب
ان پہاڑوں سے آگے نہ بڑھا سکا۔ اگرچہ وہ اکثر شام (Syria)
میں پھیل سکا۔ پہلا گروہ نہ صرف جغرافی حیثیت سے علحدہ ہے بلکہ

ابو تغلب نے ۹۶۸ء (۳۵۸ھ) میں اس کو حکومت سے معزول کر دیا۔ ۹۴۱ء (۳۳۰ھ) میں خلیفہ وقت نے اس کو ناصر الدولہ کا لقب عطا کیا۔ اس وقت میں اس کے بھائی علی کو سیف الدولہ کا خطاب ملا۔ موخر الذکر واسط پر حکومت کرنے کے بعد ۹۴۴ء (۳۳۳ھ) میں اخشیدیوں سے حلب چھین لیا اور بائزنطینی حکومت سے لڑائیاں لڑ کر بہت نام حاصل کیا۔ حمدانیوں کا مذہب شیعی تھا اور سیف الدولہ بنی فاطمی خلفاء کا مطیع و تابع تھا۔ ان دونوں بھائیوں کے مرجانے کے بعد اس خاندان کا زور جلد ٹوٹ گیا۔ بنی فاطمیین نے سیف الدولہ کے پوتے کے ملک شام کے مقبوضات جذب کر لئے اور بویہیوں نے ابو تغلب کو عراق عرب سے ۹۷۷ء-۹ (۳۶۷ھ-۳۶۹ھ) نکال دیا۔ الحسین اور ابو طاہر اس کے بھائیوں نے اگرچہ الموصل پر دوبارہ اقتدار حاصل کیا لیکن وہ صرف موقتی تھا۔

I الموصل کے حمدانی

(۱)	۹۲۹ء-۹۶۸ء	ناصر الدولہ ابو محمد الحسن	۳۱۷ھ-۳۵۸ھ
(۲)	۹۷۹ء	عدۃ الدولہ ابو تغلب الغضنفر بن (۱)	۳۶۹ھ
	۹۸۱ء-۹۹۱ء	{ ابو طاہر ابراہیم ابو عبد اللہ الحسین }	۳۷۱ھ-۳۸۰ھ

[بویہی، عقیلی وغیرہ]

(۴۴) حمدانی خاندان

(الموصل حلب وغیرہ)

۹۲۹ء - ۱۰۰۳ء م ۳۱۷ھ - ۳۹۴ھ

حمدانی خاندان عرب کے قبیلۂ بنی تغلب سے نکلا ہے جو الموصل کے اطراف و اکناف میں متمکن ہوا تھا۔ حمدان بن حمدون نے اس شہر کے سیاسی معاملات میں ۸۷۳ء (۲۶۰ھ) ہی سے حصہ لیا تھا۔ ۸۹۴ء (۲۸۱ھ) میں محمد بن حمدان نے ماردین پر قبضہ کر لیا لیکن خلیفہ المعتضد نے اس کو وہاں سے نکال دیا۔ ۹۰۴ء (۲۹۲ھ) میں ابوالحیٰ عبداللہ بن حمدان الموصل اور اس کے تحت کے قطعات (یا اس کے زیر حکومت ملک) کا گورنر مقرر ہوا۔ اور اس وقت سے حمدانیوں کی قوت بہت بڑھ گئی۔ ۹۱۹ء (م ۳۰۷ھ) میں ابراہیم بن حمدان دیار ربیعہ کا گورنر بنایا گیا اس کے بعد اس کا بھائی داؤد ۹۲۱ء (۳۰۹ھ) میں اس کا جانشین ہوا۔ سعید بن حمدان ۹۲۴ء (۳۱۲ھ) میں نہاوند کا گورنر بنا اور اس خاندان کے دوسرے کئی ارکان اچھی خدمات پر مامور ہوئے۔ عبداللہ نے اپنے بیٹے الحسن کو الموصل میں اپنا لفٹننٹ (نائب) مقرر کیا۔ یہ مقام باستثناء وقفہ (۳۱۷ھ - ۳۱۹ھ) دیار ربیعہ اور دیار بکر کے ساتھ الحسن کے قبضہ میں رہا حتیٰ کہ اس کے بیٹے

مصریوں سے پانچ سال بعد صالح کے ایک دوسرے بیٹے معزالدولہ تمال (Tamal) نے جو الرحبہ (Rahba) کا حاکم تھا لڑ کر واپس لیا۔ لیکن ۱۰۵۷ء (۴۴۹ھ) میں تمال سے نکل کر حلب پھر مصریوں کے قبضہ میں چلا گیا اور الرحبہ پر اس کا بھائی عطیہ قابض ہو گیا۔ فاطمیئں کی یہ جدید حکومت حلب پر ۱۰۶۰ء (۴۵۲ھ) میں ختم ہوئی جب کہ شبل الدّولہ کے بیٹے رشید الدولہ نے شہر کو فتح کیا۔ لیکن دوسرے ہی سال اس کے چچا معزالدّولہ نے اس کو شہر سے باہر نکال پھینکا۔ معزالدّولہ ۴۵۴ھ میں فوت ہوا اور ورثہ میں حلب اپنے بھائی عطیہ کے حوالہ کیا۔ مگر اسی سال رشید الدولہ نے شہر پر دوبارہ تسلط حاصل کیا اور عطیہ نے رقّہ پر قبضہ کیا۔ یہاں سے اس کو عُقیلی حکمران مسلم بن قریش نے ۱۰۷۰ء (۴۶۳ھ) میں نکال ڈالا۔ رشید الدولہ کے بعد اس کا بیٹا جلال الدّولہ ۴۶۸ھ میں جانشین ہوا۔ اس کے منبج (Manbij) کو بازنطینوں سے چھین لیا۔ اس کا بھائی سابق یا شبیب حلب پر قابض رہا حتیٰ کہ عُقیلی مسلم نے اس شہر کو ۱۰۷۹ء (۴۷۲ھ) میں فتح کر لیا×

× See H. Sauvaire (A Dinar of Saleh ibn Merdas of Aleppo - Numismatic Chronicle, 1873.)

(۱) ۱۰۲۳ء – ۱۰۲۹ء صالح بن مرداس ۴۱۴ھ – ۴۲۰ھ

II حلب کے حمدانی

(۱) ۹۴۴ء - ۹۶۷ء سیف الدولہ ابوالحسن علی ۳۳۳ھ - ۳۵۶ھ

(۲) ۹۹۱ء سعد الدولہ ابوالمعالی شریف بن (۱) ۳۸۱ھ

(۳) ۹۹۱ء - ۱۰۰۱ء سعید الدولہ ابوالفضائل سعید بن (۲) ۳۸۱ھ - ۳۹۲ھ

(۴) ــــء - ۱۰۰۳ء { ابوالحسن علی بن (۳)
ابوالمعالی شریف بن (۳) } ــــھ - ۳۹۴ھ

(فاطمئین) Mirdasi

(۴۵) مرداسی خاندان

(حلب)

۱۰۲۳ء - ۱۰۷۹ء ۴۱۴ھ - ۴۷۲ھ

اسد الدولہ ابوالعلی صالح بن مرداس، بنو کلاب کے عرب قبیلہ کا تھا حلب کے اطراف و اکناف پر اپنے بدویوں کے ساتھ ۱۰۱۱ء ہی میں چھاپا مارا اور ۱۰۲۳ء (۴۱۴ھ) میں وہاں کے باشندوں نے فاطمی گورنر کے خلاف بغاوت کرکے شہر کو صالح کے حوالہ کردیا۔ یہ وہاں ۱۰۲۹ء (۴۲۰ھ) تک حکمران رہا حتیٰ کہ مصریوں کی جنگ میں اسی سال مارا گیا۔ اس کا بیٹا شبل الدولہ نصر اس کا جانشین ہوا مگر وہ بھی فاطمی فوج سے لڑکر جنگ میں مارا گیا ۱۰۳۷ء (۴۲۹ھ)۔ حلب کو

(۴۶) عقیلی خاندان

(الموصل وغیرہ)

۳۸۶ھ - ۴۸۹ھ ۹۹۶ء - ۱۰۹۶ء

عرب بنان کے مُدری (Modarike) قبائل والے بنو کعب پانچ حصوں (Divisions) میں منقسم تھے۔ ان میں سے بنی عقیل کا ایک بڑا خاندان تھا۔ وہ مشرف باسلام ہونے کے بعد ان کے ذیلی خاندان شام، العراق حتیٰ کہ شمالی آفریقہ اور اُندلس میں بھی پھیل گئے۔ خلفائے بنی عباس کے ابتدائی دور میں العراق بنو عقیل سے بھرا ہوا تھا۔ ان کا ایک ذیلی خاندان بنو منتفق البصرہ کے اطراف کے دلدلی خطہ میں جو بطیحہ (بمعنی دلدل) کہلاتا تھا معروف نامی ایک خاندان کے تحت منتقل ہوا۔ صدیوں تک بنو خفاجہ العراق کے صحراؤں میں کاروانوں کو ۱۳۲۷ء تک بھی لوٹتے پھرتے تھے۔ جب کہ بنو عُبادہ بنو منتفق کے ساتھ الکوفہ، واسط اور البصرہ کے درمیانی سرزمین میں جاگزیں تھے۔ اسی خاندان سے الموصل کے بنو عقیلی شہزادے پیدا ہوئے۔ چوتھی صدی ہجری میں شام اور العراق کے بنو عقیل طاقتور حمدانی خاندان کے باجگزار تھے۔ ان کے زوال پر بنو عقیل خود مختار حکمران بن بیٹھے۔ بنو ذوّاد محمد کو سب سے آخری حمدانی پادشاہ نے ۹۸۹ء (۳۷۹ھ)

(۲) ۱۰۳۷ء	شبل الدولہ ابو الکامل نصر بن (۱)	۴۲۹ھ
۱۰۴۲ء	فاطمی قبضہ	۴۳۴ھ

---

(۳) ۱۰۵۷ء	معزّ الدولہ ابو علوان ثمال بن (۱)	۴۴۹ھ
۱۰۶۰ء	فاطمی قبضہ	۴۵۲ھ

---

(۴) ۱۰۶۱ء	رشید الدولہ محمود بن (۲)	۴۵۳ھ
۱۰۶۲ء	معزّ الدولہ (دوبارہ)	۴۵۴ھ
(۵) ۱۰۶۲ء	ابو الذآبہ عطیہ بن (۱) (Abu-Duaba Atiya)	۴۵۴ھ
۱۰۷۵ء	رشید الدولہ (دوبارہ)	۴۶۸ھ
(۶) ۱۰۷۶ء	جلال الدولہ (صمصام الدولہ) نصر بن (۴)	۴۶۸ھ
(۷) ۱۰۷۹ء	ابو الفضائل سابق بن (۴)	۴۷۲ھ

عقیلی خاندان

شروع

(۴) ۱۰۶۱ء علم الدین ابو المعالی قریش بن ابو الفضل بن (۱) ۴۵۳ھ
(۵) ۱۰۸۵ء شرف الدولہ ابو المکارم مسلم بن (۴) ۴۷۸ھ
(۶) ۱۰۹۳ء ابراہیم بن (۴) ۴۸۶ھ
(۷) ۱۰۹۶ء علی بن (۵) ۴۸۹ھ
(سلجوقی خاندان)

(۴۷) مروانی خاندان
(دیار بکر)

۹۹۰ء - ۱۰۹۶ء ۳۸۰ھ - ۴۸۹ھ

باد (Bād) گورنر (والی) حصن کیفہ (Kayfa) کے انتقال پر اس کی بہن کا بیٹا ابو علی بن مروان کرُد قوم کا ان ممالک کا جانشین ہوا جن میں دیار بکر کے بڑے بڑے شہر مثلاً آمِد، آرزن میا فارقین اور کیفہ شامل تھے۔ ابو علی کا جانشین فاطمی خلیفہ مصر کا باجگزار تھا۔ اس کو بطور انعام حلب کی گورنری بہ حیثیت افسر خاص خلیفہ کچھ دنوں کے لئے عطا ہوئی جب وہاں سے حمدانی نکال دئیے گئے تھے۔ مروانی خاندان بویہہ کے اقتدار اعلیٰ کو بھی مانتا تھا۔ لیکن سلجوقیوں

میں نصیبین اور بلد نامی شہر عطا کئے تھے۔ اس نے ۳۸۰ھ میں اپنے ان مقبوضات میں الموصل اضافہ کیا لیکن بویہہ سلاطین نے اس کو ۳۸۱ھ میں یہاں سے بیدخل کیا۔ اس کے بھائی المقلّد کے قسمت زیادہ زور آور تھے۔ اس نے ۹۹۶ء (۳۸۶ھ) میں الموصل لے لیا اور بہاء الدولہ بویہہ نے اس کو الکوفہ القصر اور الجامعان پر خراج کے ادائی کی شرط لگا کر مستقل حکمرانی کی اجازت دی۔

مقلد نے بعد کو الانبار المدائن اور دقاقہ بھی حاصل کر لیا۔ مسلم بن قریش کے عہد میں الموصل کے بنو عقیل کی حکومت بغداد کے مضافات سے لے کر حلب تک پھیلی ہوئی تھی۔ اس کے مرنے پر یہ امارت بہت جلد کمزور ہو چلی اور پایہ تخت الموصل ایک ترکی قسمت آزما (Adventurer) قوام الدولہ قرلیقہ کے ہاتھوں ۱۰۹۶ء (۴۸۹ھ) میں فتح ہو گیا اور پھر سلجوقی سلطنت میں ضم ہو گیا۔ عقیلیوں کی دوسری شاخیں یا مفرد سردار جو شام اور عراق عرب میں مختلف شہروں پر حکومت کرتے تھے نسب نامہ میں شریک ہیں۔ عراق عرب میں ان کا زور ٹوٹنے کے بعد عقیلی بحرین کے اپنے قدیم خیمہ گاہوں میں واپس جا بسے۔

(۱) ۹۹۶ء - ۱۰۰۰ء حسام الدولہ المقلّد ۳۸۶ھ - ۳۹۱ھ
(۲) ۱۰۵۰ء معتمد الدولہ قرواش بن (۱) ۴۴۲ھ
(۳) ۱۰۵۱ء زاعِم الدولہ ابو الکامل برکہ بن (۱) ۴۴۳ھ

(۴۸) مزیدی
(Mazyadids)

۱۰۱۲ء - ۱۱۵۰ء الحلّہ ۴۰۳ھ - ۵۴۵ھ

بنو اسد کا ایک قبیلہ ۔۔۔ (Tribe) عرب ستان
چھوڑ کر صحراؤں میں قادسیہ میں دجلہ کے بائیں بازو (یا کنارہ)
تک پھیل گیا۔ اس خاندان کا چوتھا امیر صدقہ ۱۰۱۱ء (۴۹۵ھ)
میں جامعان کے محل وقوع پر اپنا نیا دارالسلطنت الحلّہ تعمیر کیا۔
اس کے عمارات کی خوبصورتی اور اس کی تجارت کی وسعت عرصہ
دراز تک مشہور رہی صدقہ کا عربوں کی تاریخ میں بڑے ناموں
میں شمار ہوتا ہے۔ شعراء اور واقعہ نگاروں نے اس کی بہت
تعریف کی ہے۔ اس کی وفات کے بعد اس کا خاندان زوال
پکڑا اور ۱۱۶۲ء (۵۵۸ھ) میں خلیفہ المستنجد نے عراق
میں بنو اسد کے قبائل پر حملہ کیا اور ان کے سپاہیوں
(یا لڑنے والوں) میں سے چار ہزار کو مار ڈالا اس طرح
وہ وادی فرات سے مفقود ہو گئے۔ ان کے ملک کے

کی یورش کے بعد مفقود ہو گیا۔

(۱) ۹۹۰ء - ۹۹۷ء ابو علی الحسن بن مروان ۳۸۰ھ - ۳۸۷ھ

(۲) ۱۰۱۱ء ممہد الدولہ ابو المنصور بن مروان ۴۰۲ھ

(۳) ۱۰۶۱ء نصر الدولہ ابو النصر احمد بن مروان ۴۵۳ھ

(۴) ۱۰۷۹ء نظام الدولہ نصر بن (۳) ۴۷۲ھ

(۵) ۱۰۹۶ء منصور بن (۴) ۴۸۹ھ

(سلجوقی خاندان)

VII فارس (ایران) اور ماوراءالنہر

(ایرانی عہد)

(۴۹) دُلفی (کردستان)
(۵۰) ساجی (آذربائیجان)
(۵۱) علوی (طبرستان)
(۵۲) طاہری (خراسان)
(۵۳) صفاری (ایران)
(۵۴) سامانی (ماوراءالنہر و ایران)
(۵۵) ایلک خانی (ترکستان)
(۵۶) زیاری (جُرجان)
(۵۷) حَسنویہی (کردستان)
(۵۸) بُویہہ (جنوبی ایران و العراق)
(۵۹) کاکویۃ (کردستان)

VII ایران اور ماوراءالنہر

(ایرانی عہد)

مندرجہ ذیل خاندانوں کا گروہ جو ایران اور ماوراءالنہر میں

کچھ حصہ پر بطیحہ (Batiha) کے بنو منتفق جانشین ہوئے۔
بعد کو زنگیوں نے انھیں بیدخل کیا۔

(۱) ۱۰۱۲ء ۔ ۱۰۱۷ء سندالدولہ علی اوّل بن مزید الاسدی ۴۰۳ھ ۔ ۴۰۸ھ

(۲) ۱۰۸۱ء نورالدولہ دُبیس اول بن (۱) ۴۷۴ھ

(۳) ۱۰۸۶ء بہاءالدولہ ابوالکامل منصور بن (۲) ۴۷۹ھ

(۴) ۱۱۰۷ء سیف الدولہ ابوالحسن صدقہ اول بن (۳) ۵۰۱ھ

(۵) ۱۱۳۴ء نورالدولہ دبیس دوم بن (۴) ۵۲۹ھ

(۶) ۱۱۳۷ء صدقہ دوم بن (۵) ۵۳۲ھ

(۷) ۱۱۴۵ء محمد بن (۵) ۵۴۰ھ

(۸) ۱۱۵۰ء علی دوم بن (۵) ۵۴۵ھ

(زنگیوں کی حکومت)

(۴۹) دُلفی

ق ۸۲۵ء - ق ۸۹۸ء م ق ۲۱۰ھ - ق ۲۸۵ھ

(کردستان)

ابو دلف العجلی خلیفہ المامون کا ایک افسر تھا جس کو ہمذان کی حکومت سپرد ہوئی تھی۔ اس کے بعد اس پر اس کا بیٹا عبدالعزیز اور اس کے پوتے جانشیں ہوئے۔ عمر بن عبدالعزیز نے اپنے ممالک کو ۸۲۱ء میں اصفہان اور نہاوند شامل کر کے توسیع دی۔ ان کے بعد خلفاء بنی عباس کے دوسرے گورنر جانشیں ہوئے۔

(۱)	ق ۸۲۵ء - ۸۴۲ء	ابوالدلف بن القاسم بن ادریس العجلی	ق ۲۱۰ھ - ۲۲۸ھ
(۲)	- ۸۷۳ء	عبدالعزیز بن (۱)	- ۲۶۰ھ
(۳)	- ۸۷۸ء	دُلف بن (۲)	- ۲۶۵ھ
(۴)	- ۸۹۳ء	احمد بن (۲)	- ۲۸۰ھ
(۵)	ق ۸۹۸ء	عمر بن (۳)	- ۲۸۵ھ

عباسی گورنران

سلجوقیوں کے حملہ تک حکومت کرتا تھا ایران کی حیات نو سے متعلق ہے۔ خلیفہ المامون جس کی ماں ایرانی لونڈی یا کنیز تھی سریر آرائے خلافت ہوا اور اپنے بھائی الامین کو ایرانی افواج کی مدد سے جو خراسان میں فراہم کی گئی تھی تخت سے معزول کیا۔ اسکی قوت کا قیام اس کے ایرانی معاونین ہی کی بدولت تھا۔ اور اس کی پالیسی یہ تھی کہ ایرانیوں کو من مانے قومی عروج حاصل کرنے دیا جائے۔ اسکا نتیجہ یہ ہوا کہ ملک عرب تہذیب و تمدن کے بجائے ایرانی اثر قبول کرنے لگا جس سے سلطنت بالآخر کمزور ہوگئی۔ صوبہ جات کے بڑے عہدہ دار حاکم اور سپہ سالار خوفناک درجہ تک طاقتور ہونے لگے۔ مامون اور اس کے جانشین خلفاء اُن پر اپنا رعب داب قائم نہ رکھ سکے۔ نتیجہ یہ ہوا کہ متعدد ایرانی خاندان اٹھ کھڑے ہوئے جو برائے نام ہی خلیفہ کے تابع تھے۔ ایسا ہی جیسا کہ مغرب میں عراق عرب کے عرب قبیلے کمزور خلیفہ سے خود کو بے نیاز کر لئے۔ بعض ایرانی خاندانوں مثلاً بویہ کا مذہب بھی اہل سنت والجماعت کا نہ تھا۔ یہ شیعہ کے اقوام سے تھے۔ یہ مذہب ایران میں ہمیشہ سے رائج چلا آرہا ہے جیسا کہ اب بھی ہے۔ اگرچہ یہ دور خصوصیت کے ساتھ ایرانی ہے لیکن یہ سمجھنا غلط ہوگا کہ یہ تمام خاندان نسلاً ایرانی تھے۔ بطور مثال ابودُلف عرب تھا حسنویہ کرد اور ایلخانی ترک تھے۔ البتہ سربرآوردہ حکمران خاندان ایرانی نسل سے تھے۔

(۳)	۹۰۹ء - ۹۲۷ء	یوسف بن دیوداد	۲۹۶ھ - ۳۱۵ھ
(۴)	۹۲۷ء - ق ۹۳۰ء	ابوالمسافر الفتح بن محمد	۳۱۵ھ - ق ۳۱۸ھ

عباسی گورنران

(۵۱) عَلَوی خاندان

۸۶۴ء - ۹۲۸ء م ۲۵۰ھ - ۳۱۶ھ

(طبرستان)

قبل ازیں اس علوی یا زیدی شاخ کے اماموں کا ذکر آچکا ہے جو بمقام سعداء (Sa'da) یمن میں حکمراں تھے۔ اس خاندان کے دوسرے ارکان (حضرت حسنؓ یا حضرت حسینؓ کی نسل سے) عرصہ دراز تک اپنی امامت یا خلافت کے حقوق کیلئے بحر کیسپین کے جنوبی ساحل کے صوبہ جات دیلم، طبرستان اور گیلان میں کوشاں رہے، یہاں محض مذہبی پیشواؤں یا عارضی انقلاب کے بانیوں کی فہرست مقصود نہیں۔ لیکن ۸۶۴ء م (۲۵۰ھ) میں علویوں نے طبرستان پر قبضہ کرکے اقتدار حاصل کیا۔ اپنے نام کے سکے جاری کئے اور اس علاقہ کو ۴۶ برس تک اپنے تصرف میں رکھا حتیٰ کہ سامانیوں نے انھیں بیدخل کیا۔ اس واقعہ کے بعد

(۵۰) ساجی خاندان

۸۷۹ء - تا ۹۳۰ء م ۲۶۶ھ - تا ۳۱۸ھ

(آذربائیجان)

ابوالساج دیوداد ۸۷۹ء (۲۶۶ھ) میں مرتے وقت الکوفہ اور الاہواز کا گورنر تھا۔ اس وقت اس کا بیٹا محمد الحجاز کا گورنر تھا لیکن ۲۶۹ھ میں الانبار کو منتقل کر دیا گیا اور پھر ۲۷۶ھ میں آذربائیجان کو جس کے ساتھ ۸۹۸ء (۲۸۵ھ) میں ارمنستان بھی شامل کر دیا گیا۔ اس کے مرنے پر اس کا بھائی یوسف جو ۸۸۴ء (۲۷۱ھ) میں مکہ کا والی تھا ارمنستان اور آذربائیجان کی حکومت پر قبضہ کر لیا (محمد کے بیٹے دیوداد کو علیحدہ کرکے)۔ یوسف نے ۹۱۸ء (۳۰۶ھ) میں رتے پر چڑھائی کی اور خلیفہ نے اس کو بعد کے سال میں (۹۱۹ء) قید کر لیا لیکن ۹۲۲ء (۳۱۰ھ) میں اس کی خدمات اس کو واپس عطا کر دی گئیں۔ اس نے ۳۱۳ھ میں رتے لے لیا اور قرمطیوں سے جنگ شروع کر دی۔ ۹۳۱ء (۳۱۹ھ) میں آذربائیجان کی حکومت پر یوسف کا ایک مولے (آزاد کردہ غلام) مفلح فائز تھا۔

(۱) ۸۷۹ء تاریخ فوت ابوالساج دیوداد ۲۶۶ھ تاریخ فوت

(۲) ۸۸۹ء - ۹۰۱ء محمد الافشین بن دیوداد ۲۷۶ھ - ۲۸۸ھ

ہوگیا اگرچہ خلفاء کے فرمان ہی سے ان کو حکومت عطا ہوئی تھی اور وہ اپنی ماتحتی کا علانیہ اعتراف کرتے تھے۔ انھوں نے اپنی حکومت کے دائرہ کو اپنے صوبہ سے بہت زیادہ نہیں بڑھایا اور نصف صدی کے بعد بغیر مزاحمت کے یعقوب بن لیث صفار سے مغلوب ہوگئے۔

(۱)	۸۲۰ء - ۸۲۲ء	طاہر ذوالیمینین	۲۰۵ھ - ۲۰۷ھ
(۲)	۸۲۸ء	طلحہ بن (۱)	۲۱۳ھ
(۳)	۸۴۴ء	عبداللہ بن (۱)	۲۳۰ھ
(۴)	۸۶۲ء	طاہر دوم بن (۳)	۲۴۸ھ
(۵)	۸۷۲ء	محمد بن (۴)	۲۵۹ھ

صفاری خاندان

(۵۳) صفاری خاندان

۸۶۷ء - ۹۰۳ء م ۲۵۴ھ - ۲۹۰ھ

(ایران)

یعقوب بن لیث صفار قسمت کے کرشمہ سے اتفاقاً چند خارج البلد خاطیوں کی سرگروہی سے ترقی کرکے گورنر سیستان نیمروز کے دربار میں معتمد علیہ

متعدد باہمدیگر رقیب علوی خاندان گیلان اور دَیلم میں برسرِ اقتدار رہتے گئے۔ ان میں سے کم از کم ایک ابوالفضل جعفر الثائر فی اللہ نے اپنے نام کا بادشاہی سکہ چلایا۔

(۱) ۸۶۴ء	۸۸۳ء الحسن بن زَید	۲۵۰ھ	۲۷۰ھ
(۲)	۹۰۰ء محمد بن زَید		۲۸۷ھ
	۹۱۳ء سامانی حکومت		۳۰۱ھ
(۳)	۹۱۶ء الناصر حسن بن علی الاُطروش		۳۰۴ھ
(۴)	۹۲۸ء الحسن بن القاسم		۳۱۶ھ

سامانی، زیاری

(۲۵) طاہری خاندان

۸۲۰ء - ۸۷۲ء م ۲۰۵ھ - ۲۵۹ھ

(خراسان)

طاہر ذوالیمینین، المامون کا مشہور سپہ سالار، ایک ایرانی غلام کی نسل سے تھا جس کو اس خلیفہ نے ۸۲۰ء (۲۰۵ھ) میں خراسان کی حکومت پر مامور کیا۔ یہاں وہ اور اس کا خاندان بتدریج تقریباً خودمختار

*H. Sauvaire Sur un fels saffaride inedit de la Collection de M. Ch. de l'Ecluse (Numismatic Chronicle 1881) دیکھو

(۱)	۸۶۸ء ۔ ۸۷۸ء یعقوب بن اللیث	۲۵۴ھ ۔ ۲۶۵ھ	
(۲)	۹۰۰ء عمرو بن اللیث	۲۸۷ھ	
(۳)	۹۰۳ء طاہر بن محمد بن عمرو	۲۹۰ھ	

سامانی خاندان

(۵۴) سامانی خاندان

۸۷۴ء ۔ ۹۹۹ م ۲۶۱ھ ۔ ۳۸۹ھ

(ماوراء النہر اور ایران)

سامان نامی ایک ایرانی امیر بلخ کی اسد بن عبداللہ حاکم خراسان نے مدد کی تھی متاثر ہو کر اس نے دین زرتشت کو چھوڑا اور اسلام قبول کیا۔ اپنے بیٹے کا نام اپنے محسن کی یادگار میں اسد رکھا۔ اسد کے چاروں بیٹے خلیفہ المامون کی خدمت میں درخشاں کام کئے جس کے صلہ میں انکو صوبجات کی گورنری عطا ہوئی۔ (۸۱۹ء م ۲۰۴ھ) نوح کو سمرقند۔ احمد کو

بن گیا اور بالآخر ۸۶۱ء (۲۵۵ھ) سے پہلے کسی وقت اس کا جانشین ہوگیا۔ اس وقت تک اس نے ہرات اور فارس بشمول پایہ تخت یعنی شیراز پر قبضہ کر لیا۔ یعقوب نے جلد بلخ اور تخارستان کو بھی اپنے مقبوضات میں شامل کر لیا اور ۸۷۳ء (۲۵۹ھ) میں طاہریوں سے خراسان چھین لیا۔ طبرستان کی مہم (یا فوج کشی) کے بعد جس میں اس نے حسن بن زید علوی خاندان کے سردار کو شکست دی خلیفہ المعتمد سے علانیہ بغاوت کی اور شیراز اور اہواز سے ہوتا ہوا بغداد کی طرف آگے بڑھا لیکن خلیفہ کے بھائی الموفق نے اس کو شکست دی اور وہ ۸۷۸ء (۲۶۵ھ) میں مر گیا۔ اس کا بھائی اور جانشین عمرو خراسان فارس کردستان اور سیستان کی حکومتوں پر فائز گردانا گیا۔ لیکن خلفاء بنی عباس عمرو کی بڑھتی طاقت سے غیر مطمئن ہو کر اسمٰعیل سامانی کو اس پر حملہ آور ہونے پر آمادہ کیا اس نے (۹۰۰ء م ۲۸۷ھ) میں عمرو کو شکست دی اور گرفتار کر لیا۔ عمرو کا پوتا طاہر سیستان پر اس کا جانشین ہوا مگر اپنے خاندان کی حکومت کو از سر نو فارس پر قائم کرنے کی کوشش میں ۹۰۳ء (۲۹۰ھ) میں قید کر دیا گیا۔ اس خاندان کے دو اور ارکان اپنی کھوئی ہوئی مملکت حاصل کرنے کی کوشش میں ناکامیاب رہے۔ ۲۹۶ھ میں سیستان سامانیوں کے حوالہ کر دیا گیا۔ لیکن صفاری تقریباً ایک صدی تک اس صوبہ کے حاصل کرنے کے لئے کوشش کرتے رہے اور ان میں سے بعضوں نے تھوڑی مدت کے لئے اس پر قبضہ بھی کر لیا ——— ٭

ابراہیم المستنصر اپنے تخت کے لئے ۱۰۰۵ء (۳۹۵ھ) تک برابر لڑتا رہا۔ آخر اسی سال فوت ہوا۔

(۱)	۸۷۴ء - ۸۹۲ء	نصر اول بن احمد بن اسد بن سامان	۲۶۱ھ - ۲۷۹ھ
(۲)	۹۰۷ء	اسمٰعیل بن احمد	۲۹۵ھ
(۳)	۹۱۳ء	احمد بن اسمٰعیل	۳۰۱ھ
(۴)	۹۴۲ء	نصر دوم بن احمد	۳۳۱ھ
(۵)	۹۵۴ء	نوح اول بن نصر دوم	۳۴۳ھ
(۶)	۹۶۱ء	عبدالملک اول بن نوح اول	۳۵۰ھ
(۷)	۹۷۶ء	منصور اول بن نوح اول	۳۶۶ھ
(۸)	۹۹۷ء	نوح دوم بن منصور اول	۳۸۷ھ
(۹)	۹۹۹ء	منصور دوم بن نوح دوم	۳۸۹ھ
(۱۰)	۹۹۹ء -	عبدالملک دوم بن نوح دوم	۳۸۹ھ -

ترکستان کے خان اور غزنوی خاندان

فرغانہ۔ یحییٰ کو شاش اور الیاس کو ہرات۔ ان سب بھائیوں میں احمد نے سبقت کی۔ وہ نہ صرف سمرقند پر نوح کا جانشین بنا بلکہ کاشغر کو بھی اپنے ممالک میں شامل کر لیا۔ اس کا دوسرا بیٹا اسمٰعیل صفاریوں سے خراسان چھینا (۹۰۳ء م ۲۹۰ھ)۔ محمد بن زید علوی خاندان کے امیر طبرستان کو شکست دی اور تمام خطہ ملک صحرائے عظیم سے لیکر خلیج فارس تک اور ہندوستان کی سرحد سے بغداد کے قریب تک اپنے اقتدار میں کر لیا۔ اسکی حکومت سب سے زیادہ مستحکم ماوراء النہر پر قائم ہوئی جہاں بخارا اور سمرقند اسلامی دنیا کے ایک بہت وسیع رقبہ کے لئے تہذیب کسب علم و ہنر و تصنیف و کمال کے مرکز بن گئے۔ اس کے جانشین خراسان اور سیستان کی بغاوتوں اور بویہ کی بڑھتی قوت کی وجہ سے کمزور ہو گئے۔ پچاس برس میں ان کا ملک گھٹ کر تقریباً ماوراء النہر اور خراسان ہی تک محدود رہ گیا اور حقیقی اقتدار ترکی غلاموں کے ہاتھوں میں جن سے انکے دربار معمور رہتے روز افزوں ہوتا گیا۔ ان غلاموں میں سے ایک الپتگین نے غزنوی خاندان قائم کیا جو ۹۹۴ء (۳۸۴ھ) میں سامانیوں کے علاقہ جنوب جیحوں (Oxus) پر اپنا قبضہ جما یا۔ اس دریا کے شمال میں ترکستان کے ایلک خانوں نے ان کی قوت توڑ رکھی۔ آخر الذکر قبیلہ نے فرغانہ سے حدود چین تک کے تمام ترکی قوموں میں سربرآوردہ ہو کر ماوراء النہر پر حملہ کیا اور ۹۹۰ء (۳۸۰ھ) میں بخارا لے لیا اور بالآخر ۹۹۹ء (۳۸۹ھ) میں سامانی خاندان کا خاتمہ کر دیا۔ اگرچہ

* From Dorn Inventaire des Monnaies de l'Institut des langues Orientales du Ministere des Affaires Étrangeres, Appendice (Petersburg 1881.)

ایلک خانان

عبدالکریم ستُوق

موسیٰ بن ستُوق

وفات ۳۸۳ھ - ۴ شہاب الدولہ ہارون بُغرا خان بن سلیمان

ق ۳۸۹ھ - ۴۰۰ھ ابوالحسین نصر اول بن علی

ق ۴۰۱ھ - ۴۰۳ھ قطب الدولہ ابوالنصر احمد اول بن علی

ق ۴۰۳ھ - ۴۰۸ھ شرف الدین طغان خان بن علی

ابوالمظفر ارسلان خان اول بن علی

وفات ۴۲۳ھ یوسف قدر خان اول

ق ۴۲۱ھ - ۴۲۵ھ شرف الدولہ ابو شجاع ارسلان خان دوم -

ق ۴۲۵ھ - ۴۳۵ھ محمود اول بُغرا خان

(۵۵) ترکستان کے ایلک خان

ق ۹۳۲ء - ق ۱۱۶۵ء م ق ۳۲۰ھ - ق ۵۶۰ھ

ان ایلک خانوں کی تاریخ بہت کم لکھی گئی ہے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ انھوں نے فرغانہ کے مشرق کے ترکی قبائل کو دسویں صدی کے آخر میں اپنی قیادت میں اکٹھا کیا۔ جبکہ وہ مشرف باسلام ہو چکے تھے۔ پہلے ان کا تخت کاشغر تھا لیکن ۹۹۹ء (۳۸۹ھ) میں سامانیوں سے ماوراء النہر فتح کرنے کے بعد ایلک نصر نے اپنے سارے قبائل پر حکومت کی جو بحر الخضر (Caspian) سے حدودِ چین تک گھومتے تھے اور بخارا کو پایہ تخت بنایا۔ دریائے جیحون کے جنوب کے ممالک پر قبضہ کرنے کی کوشش میں محمود غزنوی نے اس کو ۱۰۰۸ء (۳۹۸ھ) میں شکست فاش دی اور اس تاریخ سے ایلک خانوں کی حکومت ماوراء النہر کاشغر اور مشرقی تاتار تک ہی محدود رہی۔ ان کے زیر حکومت بہت سے قبائل ماوراء النہر میں بس گئے اور بعد کو ایران میں چلے جانے پر مجبور ہوئے جیسے ترکمانوں کی مشہور قوم۔ ترکستان کے خانوں کا سلسلۂ تسلط اور اوران کی سنہ واری تاریخیں انتہا درجہ مشکوک ہیں۔ مندرجۂ ذیل فہرست کو صرف عارضی تصور کرنا چاہیئے۔

— ※

(۵۷) خاندانِ حَسنَویہ

ق ۹۵۹ء – ۱۰۱۵ء م ق ۳۴۸ھ – ۴۰۶ھ

(کردستان)

حَسنَویہ بن الحُسَین البرزکانی کردی قبائل میں سے ایک قبیلہ کا سردار تھا جو مَروانیوں کی طرح اپنے آپ کو دسویں صدی میں ممتاز و مشہور بنانا شروع کیا۔ اس صدی کے وسط سے پہلے اس نے کردستان کے بڑے حصہ کو (بشمول بلادِ دِینور، ہمذان، نہاوند و قلعجات سَرماج وغیرہ) اپنے تصرف میں لایا۔ اس کی طاقت اتنی بڑی تھی کہ بویہہ سلاطین نے اس سے مداخلت نہیں کی اور اس خاندان کا حکمراں عضدالدولہ اس کے مرتے وقت (اس کے ممالک لے لینے کے بعد) بدر بن حسنویہ کو متوفی باپ کے صوبہ کا حاکم یا گورنر مقرر کیا۔ بدر نے اپنے خاندان کا مرتبہ اور اقتدار اس سے بھی زیادہ " بڑھایا اور خلیفہ نے اس کو ناصر الدولہ کے خطاب سے مخاطب کیا۔ اس کا پوتا طاہر جو ۱۰۱۴ء (۴۰۵ھ) میں اس کا جانشین ہوا صرف ایک ہی سال برسرِ حکومت رہ سکا کیونکہ بویہہ سلطان شمس الدولہ نے اس کو معزول کردیا اور وہ بعد کو مارڈالا گیا۔

(۱) ق ۹۵۹ء – ۹۷۹ء حسنَویہ بن الحُسین ق ۳۴۸ھ – ۳۶۹ھ

خلفائے بنی عباسیہ کے ماتحت حکمراں تھا۔ اس کا بھائی اور جانشین وشمگیر سامانی سلاطین کو بھی برائے نام اپنا سردار مانتا تھا۔ ۹۳۲ء (۳۲۰ھ) میں بُویہہ کے عروج پر زیاریوں کی بادشاہت جُرجان اور طبرستان کے حدود سے بمشکل آگے بڑھی ہوئی تھی۔ قابوس کو ۱۸ برس کے لئے (۳۷۱ھ - ۳۸۹ھ) بویہہ سلطان مؤیدالدولہ نے ملک بدر کر دیا۔ جب وہ واپس آیا تو اس نے اپنے سابقہ علاقہ جات کے ساتھ گیلان کو بھی شامل کر لیا اور یہاں اس کے بیٹے اس کے جانشیں بنے حتیٰ کہ غزنویوں نے ان سے ملک چھین لیا۔

(۱)	۹۲۸ء - ۹۳۵ء	مرداویج بن زیار	۳۱۶ھ - ۳۲۳ھ
(۲)	- ۹۶۷ء	ظہیرالدولہ ابوالمنصور وشمگیر بن زیار	- ۳۵۶ھ
(۳)	- ۹۷۶ء	بیستون بن (۲)	- ۳۶۶ھ
(۴)	- ۱۰۱۲ء	شمس المعالی قابوس بن (۲)	- ۴۰۳ھ
(۵)	- ۱۰۲۹ء	فلک المعالی منوچہر بن (۴)	- ۴۲۰ھ
(۶)	- ۱۰۴۲ء	انوشیروان (دارا ۹) بن (۴)	- ۴۳۴ھ

غزنوی خاندان

(۳۲۰ھ) میں ارجان اور ۳۲۱ھ میں نوبندجان لے لیا۔ انہی دنوں میں اس کا بھائی حسن (رکن الدولہ) عرب محافظ دستہ کو کازرون سے باہر نکال دیا۔ یہ دونوں بھائی تب مشرق کی طرف بڑھے اور تیسرے بھائی احمد (معز الدولہ) سے ملکر انھوں نے ۳۲۲ھ میں شیراز زیر قبضہ کرلیا۔ خلیفۂ وقت انکو اپنے نائب ماننے پر مجبور کیا گیا اور جب معز الدولہ کرمان سے مغرب کی طرف بڑھتا ہوا اہواز یا خوزستان کے صوبہ کو زیر کرلیے ۹۴۵ء (۳۳۴ھ) میں خود بغداد کے اندر داخل ہوگیا تو خلیفہ المستکفی نے نہ صرف عماد الدولہ رکن الدولہ اور معز الدولہ کے عالیشان خطابات ان تینوں بھائیوں کو سرفراز کئے بلکہ آخر الذکر کو امیر الامراء کا عہدہ بھی عطا کیا۔ اس عہدہ پر بعد کو اس خاندان کے بہتیرے افراد فائز ہوئے۔ یہ غلط ہے کہ ان کو کبھی سلطان کا لقب دیا گیا تھا کیونکہ انھوں نے کبھی اپنے سکوں پر یہ لقب مسکوک نہیں کیا بلکہ امیر یا ملک پر اکتفا کیا لیکن ان کا اقتدار بغداد میں ایسا ہی مطلق اور کامل تھا جیسا کہ کسی سلطان کا اور خلفاء بنی عباسیہ ان کے ہاتھوں میں محض کٹ پتلی تھے اگرچہ بظاہر اُن کے ساتھ ان بویہی امراء کی جانب سے باوجود شیعیت کے پورا ادب و احترام برتا جاتا تھا۔ ان بھائیوں اور ان کی اولاد نے ایران کو کس طرح آپس میں بانٹ لیا اس کی تفصیل حتی الامکان مندرجہ ذیل جداول کے ذریعہ بتائی جاتی ہے۔ آگے چل کر جب ان کے ورثاء میں حکومت کی تقسیم ہونے لگی تو وہ ایک دوسرے پر فوج کشی کرنے لگے،

(۲)	۱۰۱۴ء	ناصر الدین ابو النجم بدر بن حسنویہ	۔ ۴۰۵ھ
(۳)	۱۰۱۵ء	طاہر بن ہلال بن بدر	۔ ۴۰۶ھ

بویہی خاندان

(۵۸) بویہ

۹۳۲ء ۔ ۱۰۵۵ء م ۳۲۰ھ ۔ ۴۴۷ھ

(جنوبی ایران اور العراق)

بویہ جو قدیم ایرانی بادشاہوں کی اولاد سے سمجھا جاتا تھا ۔ دیلم کی پہاڑیوں کے ایک جنگجو فرقہ یا قبیلہ کا سردار تھا اور اپنے ملک کے اکثر باشندوں کی طرح بحر کیسپین کے کنارے کے ملکوں یا صوبوں کی لڑائیوں میں شریک ہوا کرتا تھا ۔ ان کی طرح اس نے اپنی خدمات کو سامانیوں سے منقطع کر کے زیاری حکمران مرداویج کے حوالہ کیا تھا (۹۳۰ء م ۳۱۸ھ میں) اس کے سب سے بڑے لڑکے علی (عماد الدولہ) کو مرداویج نے کرج کی حکومت عطا کی ۔ علی نے دیلم اور گیلان کے سپاہیوں کی مدد سے جلد اپنی حکومت کو جنوب کی طرف وسیع کیا کچھ دنوں اصفہان پر قبضہ کر لیا اور

※ العراق وغیرہ کے بھی حاکم تھے

(۲) العراق الاہواز اور کرمان کے

	عیسوی	نام	ہجری
(۱)	۹۳۲ء ـ ۹۶۷ء	معز الدولہ ابوالحسن احمد بن بویہ	۳۲۰ھ ـ ۳۵۶ھ
(۲)	ـ ۹۷۷ء	عز الدولہ بختیار بن معز الدولہ بن بویہ	ـ ۳۶۷ھ
(۳)	ـ ۹۸۲ء	عضد الدولہ (فارس کا) بن رکن بن عضد	ـ ۳۷۲ھ
(۴)	ـ ۹۸۹ء	شرف الدولہ (فارس کا) بن عضد	ـ ۳۷۹ھ
(۵)	ـ ۱۰۱۲ء	بہاء الدولہ ابوالنصر فیروز بن عضد	ـ ۴۰۳ھ
(۶)	۱۰۱۲ء ـ	سلطان الدولہ (فارس کا) بن بہاء الدولہ	۴۰۳ھ ـ

اور ان کے ممالک کے حصے بکھرے ہو کر غزنویوں اور کاکویہیوں اور سلجوقیوں کے حوالہ ہو گئے ۔

(۱) فارس کے بویہی

(۱)	۹۳۲ء - ۹۴۹ء	عماد الدولہ ابوالحسن علی بن بویہ	۳۲۰ھ - ۳۳۸ھ
(۲)	۹۵۲ء	عضد الدولہ ابوالشجاع خسرو بن رکن الدولہ بن بویہ *	۳۷۲ھ
	۹۸۹ء	شرف الدولہ ابوالفوارس شیرزید بن عضد *	۳۷۹ھ
	۹۹۸ء	صمصام الدولہ ابوالکالنجار المرزبان بن عضد *	۳۸۸ھ
	۱۰۱۲ء	بہاء الدولہ (العراق کا) بن عضد *	۴۰۳ھ
	۱۰۲۴ء	سلطان الدولہ ابوالشجاع بن بہاء الدولہ *	۴۱۵ھ
	۱۰۴۸ء	عماد الدین ابوالکالنجار المرزبان بن سلطان الدولہ *	۴۴۰ھ
	۱۰۵۵ء	ابوالنصر خسرو	

(۳) رے ہمذان اور اصفہان کے

۹۳۲ء	رکن الدولہ ابو العلی حسن بن بویہ	۳۲۰ھ
۹۷۶ء – ۹۸۳ء	مؤید الدولہ ابو المنصور (صرف اصفہان) بن رکن الدولہ	۳۶۶ھ – ۳۷۳ھ
۹۷۶ء –	فخر الدولہ ابو الحسن علی بن رکن الدین ۳۷۳ھ میں اصفہان اضافہ کرکے	۳۶۶ھ
۹۹۷ء – ۱۰۲۹ء	مجد الدولہ ابو طالب رستم بن فخر الدولہ بن رکن الدولہ بن بویہ (محمود غزنوی سے معزول کر دیا گیا)	۳۸۷ھ – ۴۲۰ھ
۹۹۷ء	شمس الدولہ ابو الطاہر (صرف ہمذان) بن فخر بن رکن بن بلویہ	۳۸۷ھ
ق ۱۰۲۱ء – ۱۰۲۳ء	سماء الدولہ ابو الحسن بن شمس الدولہ	ق ۴۱۲ھ – ۴۱۴ھ

منقسمہ ممالک (یا صوبہ جات)

العراق

(۱) ۱۰۲۰ء – ۱۰۲۵ء مُشرّف الدولہ بن بہاء الدولہ ۴۱۱ھ – ۴۱۶ھ

(۲) – ۱۰۴۳ء جلال الدولہ بن بہاء الدولہ – ۴۳۵ھ

(۳) – ۱۰۴۸ء عماد الدین (فارس کا) بن سلطان الدولہ – ۴۴۰ھ

(۴) – ۱۰۵۵ء ابو النصر خسرو فیروز (فارس کا) بن عماد الدین – ۴۴۷ھ

کرمان

(۱) ۱۰۱۲ء – ۱۰۲۸ء قوام الدولہ ابو الفوارس بن بہاء الدولہ ۴۰۳ھ – ۴۱۹ھ

(۲) – ۱۰۴۸ء عماد الدین (فارس کا) بن سلطان الدولہ – ۴۴۰ھ

(۳) – ۱۰۵۶ء ابو المنصور فلاد ستون بن عماد الدین – ۴۴۸ھ

(۲) ۱۰۵۱ء ظہیر الدین ابو المنصور فرامرز بن (۱) ۴۴۳ھ

VIII سلجوقی خاندان

(۶۰) الف ۔ ایران کے
ب ۔ کرمان کے
ج ۔ شام کے
د ۔ العراق کے
ھ ۔ الروم کے

(۶۰ الف) دانشمندی خاندان (کیپیڈوشیہ کا)

(۶۰) سلجوقی خاندان

۱۰۳۷ء - ۱۳۰۰ء م ۴۲۹ھ - ۷۰۰ھ

(مغربی ایشیا)

مسلمانوں کی تاریخ میں سلجوقی ترکوں کا ظہور ایک بڑا ہی اہم واقعہ ہے

(ابن کاکویہ سے معزول کر دیا گیا)

کاکویہ، غزنوی، سلجوق خاندان

(۵۹) کاکویہ

۱۰۰۸ء – ۱۰۵۱ م ۳۹۸ھ – ۴۴۳ھ

(کردستان)

محمد بن دشمن زار معروف بہ ابن کاکویہ بویہی مجدالدولہ ہمذانی کا ماموں زاد بھائی تھا (دشمن زار کی بہن فخرالدولہ بویہی کی بیوی مجدالدولہ کی ماں تھی) جس کے ممالک اس نے ۱۰۲۳ء (۴۱۴ھ) میں صمصام الدولہ کو معزول کر کے چھین لئے۔ اس سے پہلے اس نے ۱۰۰۸ء (۳۹۸ھ) میں اصفہان لے لیا تھا۔ اس کا خاندان اصفہان ہمذان یزد نہاوند وغیرہ میں حکمراں رہا حتیٰ کہ سلجوقی طغرل بیک نے ۱۰۵۱ء (۴۴۳ھ) میں ان کو مغلوب کر لیا۔

(۱) ۱۰۰۸ء – ۱۰۴۱ء علاءالدولہ ابوالجعفر ۳۹۸ھ – ۴۳۳ھ
محمد بن دشمنزار بن کاکویہ

دل سے دین اسلام کی متابعت اختیار کی۔ انھوں نے سلطنت اسلامی کو نئے سرے سے جان بخشی۔ ایران عراق عرب شام اور ایشیائے کوچک پر چھا جانے کے بعد تمام ملکوں میں دست تعدی دراز کیا اور ہر ایک خاندان کو حکومت سے ہٹا دیا۔ جس کی وجہ سے مسلم ایشیا ایک فرمانروا کے تحت افغانستان کی سرحد سے بحر میڈٹرینین تک از سرِ نو متحد ہو گیا۔ مسلمانوں کے تقریباً مردہ جسم میں نئی جان ڈالی گئی۔ موقعہ سے فائدہ اٹھا کر بائزنطائنی حکومت جو مسلم ممالک کے اندر آگے بڑھ گئی تھی پیچھے ہٹا دی گئی اور ان میں ایسے جوشیلے مسلمان بہادر پیدا ہوئے جو یورپ کے صلیبی متعصب جنگجویوں کو بار بار شکست دیکر بلادِ اسلام سے بالآخر باہر نکال پھینکے۔ اسی لئے سلجوقیوں کا تاریخ اسلام کی تعمیر میں بہت بلند مقام ہے۔

سلجوقی ترک سلجوق بن یکاک، ترکستان کے ایک حکمراں خان کے تابع ترکمان سردار کی نسل سے تھے۔ خرگیز کے سبزہ زار میدانوں سے اپنے قبیلہ (یا اپنی قوم) کے تمام افراد کے ساتھ نکل کر سلجوق نے صوبہ بخارا کے اندر بمقام جند مقاومت اختیار کی اور یہیں وہ اور اسکی قوم مشرف باسلام ہوئے۔ سلجوق اسکے لڑکے اور پوتے سامانی ایلک خانی اور سلطان محمود غزنوی کی جنگوں میں شریک ہوئے۔ طغرل بیگ اور چگر بیگ دونوں بھائی بالآخر اتنے طاقتور ہو گئے کہ انھوں نے اپنے ترکمانی قبائل کے ساتھ خراسان پر چڑھائی کی اور غزنوی افواج پر

ان کے وارد ہوتے وقت خلفاء بنی عباس کی سلطنت مٹ چکی تھی۔ بجائے ایک واحد مسلم حکمراں کے زیر فرمان ایک متحدہ سلطنت کے متعدد و متفرق بکھرے ہوئے خاندان برسر اقتدار تھے جن میں سے کوئی ایک بھی شاہنشاہی کے مرتبہ کو پہنچنے کے قابل نہ تھا۔ صرف بنی فاطمی خاندان کو شاید اس سے مستثنیٰ سمجھا جا سکتا ہے لیکن یہ خاندان اہل سنت والجماعت سے نہ تھا۔ خلافت بغداد سے بہت عرصہ پہلے اسپین و افریقہ بشمول صوبۂ مصر منحرف ہو چکے تھے۔ شمالی شام اور عراق عرب باغی و مفسد عرب سرداروں کے ہاتھوں میں پھنس گئے تھے۔ انہیں سے چند ایک نے اپنے اپنے حکمراں خانداں قائم کر لئے تھے۔ ایران یا تو متعدد بوبہی شہزادوں میں منقسم ہو گیا تھا جن کا شیعی اعتقاد ان کو اس زمانہ کے بنی عباسی کٹھ پتلی خلفاء کا احترام کرنے کی بمشکل اجازت دیتا تھا۔ یا بہتیرے حقیر خاندانوں کے قبضہ میں تھا جو ایک دوسرے پر حملہ کرنے اور عالمگیر افتراق و زوال پیدا کرنے کے لئے ہر وقت تیار رہتے تھے۔ جیسے جیسے مذہبی اختلافات پھیلتے گئے بنی عباس کی تباہ و برباد شدہ شہنشاہی کے مختلف صوبہ جات میں پھوٹ بڑھتا گیا، ایک سخت علاج کی ضرورت تھی اور وہ ترکوں کے حملہ کی شکل میں رونما ہوا۔ یہ جاہل ہنوز نا تربیت یافتہ، خانہ بدوش، شہری زندگی کے مضر اثرات سے محفوظ تھے اور تمام نہاو تہذیب کی مذہب سے لاپروائی کے شکار نہیں بنے تھے کہ انھوں نے صدق

صرف خراسان ہی تک محدود تھی۔ کرمان العراق شام اور روم یا ایشیائے کوچک میں انکی دوسری سربرآوردہ شاخیں حکمراں تھیں۔ ان کے منفردہ ارکان نے آذر بائیجان اور تخارستان اور دیگر صوبہ جات میں بھی حکومت کی ہے۔ مشرق میں سلجوقی شہنشاہی کا خوارزم شاہ کے حملوں نے خاتمہ کر دیا۔ آذر بائیجان، فارس، عراق عرب اور دیار بکر میں سلجوقیوں کی جگہ خود ان کے مقرر کردہ سرداروں یا آتابکوں نے حکومت کرنی شروع کی۔ لیکن روم میں ان کی سلطنت ۱۳۰۰ء تک قائم رہی جب کہ عثمانی ترک زور پکڑے۔

(الف) سلجوقیان کبیر

۱۰۳۷ء۔ ۱۱۵۷ء م ۴۲۹ھ۔ ۵۵۲ھ

(۱) ۱۰۳۷ء	۱۰۶۳ء	رکن الدین ابو طالب طغرل بیگ ۴۲۹ھ	۴۵۵ھ
(۲)	۱۰۷۲ء	عضد الدین ابو الشجاع الپ ارسلان	۴۶۵ھ
(۳)	۱۰۹۲ء	جلال الدین ابو الفتح ملک شاہ	۴۸۵ھ
(۴)	۱۰۹۴ء	ناصر الدین محمود	۴۸۷ھ
(۵)	۱۱۰۴ء	رکن الدین ابو المظفر برغیارق	۴۹۸ھ

متعدد مرتبہ فتح حاصل کرکے اُسی ملک کے بڑے بڑے شہروں پر قبضہ کرلیا۔ ۱۰۳۷ء (۴۲۹ھ) میں چگر بیگ داؤد شہنشاہ کے نام کا خطبہ مَرو کی مسجدوں میں پڑھا گیا اور اسی طرح طغرل بیگ کے نام کا نیشاپور میں۔ بلخ جُرجان طبرستان اور خوارزم بعد کو جلد مقبوضات میں شامل کر لئے گئے ۱۰۴۳ء سے ۱۰۵۴ء تک جبال ہمذان دینور حُلوان الرّے اور اصفہان چھین لئے گئے۔ اور ۱۰۵۵ء (۴۴۷ھ) میں طغرل بیگ خود شہر بغداد میں داخل ہو گیا اور وہاں اس کا لقب سلطان قرار دیا گیا۔

دوسرے اور ترکی قبیلے بھی سلجوقیوں سے آملے اور سارا مغربی ایشیا افغانستان کے کنارے سے ایشیائے کوچک میں ایک طرف بازنطائینی بادشاہی مشرق کی سرحد تک اور دوسری طرف فاطمی بادشاہت مصر کی سرحد تک ۱۰۸۰ء (۴۷۳ھ) سے قبل سلجوقیوں کی حکومت کے اندر متحد ہو گیا۔

طغرل بیگ الپ ارسلان اور ملک شاہ کو یکے بعد دیگرے اس سارے وسیع خطہ ملک پر کامل اقتدار اعلیٰ حاصل تھا لیکن آخر الذکر کے مرنے پر برکیارُق اور محمد دونوں بھائیوں میں خانہ جنگی شروع ہوئی اور سلجوقی خاندان کی علیحدہ علیحدہ شاخیں مختلف ممالک میں تقریباً خود مختار حکومتیں بنا رکھیں۔ بریں ہم خاندان کی سب سے بڑی شاخ کو اب بھی برائے نام تمام دوسروں پر اقتدار اعلیٰ سلطان سنجر کے آخری وقت تک حاصل تھا اگرچہ اس کی حقیقی حکومت ۱۱۵۷ء (۵۵۲ھ) میں

(۶) ۔ ۱۱۰۰ء ایران شاہ ۔ ۴۹۴ھ

(۷) ۔ ۱۱۴۱ء ارسلان شاہ ۔ ۵۳۶ھ

(۸) ۱۱۴۱ء ۔ ۱۱۵۶ء مغیث الدین محمد اول ۵۳۶ھ ۔ ۵۵۱ھ

(۹) ۱۱۵۶ء ۔ ۱۱۶۷ء محی الدین طغرل شاہ ۔ ۵۶۳ھ

۱۱۸۷ء { بہرام شاہ / ارسلان شاہ دوم / ترغان یا ترکان شاہ } رقیبان ۵۶۳ھ

۱۱۸۷ء ۔ محمد دوم ۵۸۳ھ ۔

اوغز ترکمان

(ج) سلجوقیان شام

۱۰۹۴ء ۔ ۱۱۱۷ء م ۴۸۷ھ ۔ ۵۱۱ھ

(۱) ۱۰۹۴ء ۔ ۱۰۹۵ء تتش بن الپ ارسلان ۴۸۷ھ ۔ ۴۸۸ھ
فاطمیین کو روکا اور ان سے
بلاد مقدس مکہ و مدینہ چھین لیا

(۲) ۱۰۹۵ء رضوان بن تتش (حلب پر) ۴۸۸ھ ۔

(۶) ۱۱۰۴ء ملک شاہ دوم * ۴۹۸ھ

(۷) ۱۱۱۷ء غیاث الدین ابو الشجاع محمد ** ۵۱۱ھ

(۸) ۱۱۵۷ء معز الدین ابو الحارث سنجر ۵۵۲ھ

* غیاث الدین ابو الشجاع محمد برغیارق کے ساتھ اس کے مرنے سے پہلے علانیہ کئی سال تک برسرِ جنگ تھا۔

** اس تخت پر بیٹھنے سے پہلے سنجر بیس سال تک خراسان کا گورنر تھا۔

شاہانِ خوارزم

(ب) سلجوقیان کرمان

۱۰۴۱ء - ۱۱۸۶ء م ۴۳۳ھ - ۵۸۳ھ

(۱) ۱۰۴۱ء - ۱۰۷۲ء عماد الدین قرا ارسلان قاوُرد بیگ ۴۳۳ھ ۴۶۵ھ

(۲) ۱۰۷۴ء کرمان شاہ ۴۶۷ھ

(۳) ۱۰۷۴ء حسین ۴۶۷ھ

(۴) ۱۰۸۴ء رکن الدین سلطان شاہ ۴۷۷ھ

(۵) ۱۰۹۷ء توران شاہ ۴۹۰ھ

(۹) ۱۱۹۴ء طغرلِ دوم ۵۹۰ھ

شاہانِ خوارزم

(ھ) سلجوقیانِ روم

۱۰۷۷ء - ۱۳۰۰ء م ۴۷۰ھ - ۷۰۰ھ

(ایشیائے کوچک)

(۱) ۱۰۷۷ء - ۱۰۸۶ء سلیمان اول بن قتلمش = الپ ارسلان کا عموزاد بھائی — پہلے نیقیہ دار الحکومت ۱۰۸۴ء کے بعد قونیہ ۴۷۰ھ - ۴۷۹ھ

۱۰۹۲ء (دورِ تعطّل) ۴۸۵ھ

(۲) ۱۱۰۷ء قلج ارسلان داؤد — نیقیہ صلیبیوں نے اسکو بھگا ڈالا (جون ۱۰۹۷ء) یکم جولائی کو عکی شہر کی لڑائی میں اسکو شکست ہوئی (Dorylaeum) ۵۰۰ھ

(۳) ۱۰۹۵ء - دقاق بن تتش (دمشق پر) ۴۸۸ھ - ۴۹۷ھ

(۴) ۱۱۱۳ء - ۱۱۱۴ء الپ ارسلان الاخرس بن رضوان ۵۰۷ھ - ۵۰۸ھ

(۵) ۱۱۱۷ء سلطان شاہ بن رضوان ۵۱۱ھ

بوری، ارتقی خاندان

(د) سلجوقیان العراق وکردستان

۱۱۱۷ء - ۱۱۹۴ء م ۵۱۱ھ - ۵۹۰ھ

(۱) ۱۱۱۷ء - ۱۱۳۱ء مغیث الدین محمود ۵۱۱ھ - ۵۲۵ھ

(۲) ۱۱۳۲ء غیاث الدین داؤد ۵۲۶ھ

(۳) ۱۱۳۳ء طغرل اول ۵۲۷ھ

(۴) ۱۱۵۲ء غیاث الدین مسعود ۵۴۷ھ

(۵) ۱۱۵۲ء - ۱۱۵۳ء معین الدین ملک شاہ ۵۴۷ھ - ۵۴۸ھ

(۶) ۱۱۵۹ء محمد ۵۵۴ھ

(۷) ۱۱۶۱ء سلیمان شاہ ۵۵۶ھ

(۸) ۱۱۷۷ء ارسلان شاہ ۵۷۳ھ

(۳) ۱۱۱۶ء ملک شاہ اول ۵۱۰ھ

(۴) ۱۱۵۶ء مسعود اول ۵۵۱ھ

(۵) ۱۱۸۸ء عزالدین قلیج ارسلان دوم[1] ۱۱۵۵ء ۵۸۴ھ

(۶) ۱۱۹۲ء قطب الدین ملک شاہ دوم ۵۸۸ھ

(۷) ۱۲۰۰ء غیاث الدین کیخسرو اول ۵۹۷ھ

(۸) ۱۲۰۳ء رکن الدین سلیمان دوم ۶۰۰ھ

(۹) ۱۲۰۴ء قلیج ارسلان سوم ۶۰۱ھ

۱۲۱۰ء کیخسرو (دوبارہ تخت پر) ۶۰۷ھ

(۱۰) ۱۲۱۹ء عزالدین کیکاؤس اول ۶۱۶ھ

(۱۱) ۱۲۳۶ء علاؤالدین کیقباد اول ۶۳۴ھ

بادشاہ زمانۂ مولانا جلال الدین رومی

(۱۲۰۲ء - ۱۲۷۳ء)

(۱۲) ۱۲۴۵ء غیاث الدین کیخسرو دوم ۶۴۳ھ

(۱۳) ۱۲۴۵ء - ۱۲۵۷ء عزالدین کیکاؤس دوم[2] ۶۴۳ھ - ۶۵۵ھ

(۱۴) ۱۲۶۷ء رکن الدین قلیج ارسلان چہارم ۶۶۶ھ

(۱۵) ۱۲۸۳ء غیاث الدین کیخسرو سوم ۶۸۳ھ

[1] قلیج ارسلان ۵۸۸ھ تک زندہ رہا لیکن اپنے ممالک کو اپنے لڑکوں میں چند سال پہلے بانٹ دیا۔

[2] اپنے بھائیوں قلیج ارسلان سوم اور کیقباد کے ساتھ۔

IX خاندان اتابکان

سلجوقی افسران

(۶۱) بوری — دمشق کے اتابک
(۶۲) الف زنگی — الموصل کے اتابک
ب زنگی — حلب کے اتابک
ج زنگی — سنجار کے اتابک
د زنگی — الجزیرہ کے اتابک
(۶۳) بگتگین — اربیلا کے اتابک
(۶۴) الف ارتقی — کیفہ کے اتابک
ب " — ماردین کے اتابک
(۶۵) شاہانِ ارمنستان
(۶۶) اتابکانِ آذربائیجان
(۶۷) سلغریاں، اتابکانِ فارس
(۶۸) ہزاراسپیاں، " لورستان
(۶۹) شاہانِ خوارزم
(۷۰) قتلغ خانانِ کرمان

کرر ہے تھے ایک اور ترکی سردار گمشتگیں بن دانشمند اپنا تسلط کیپیڈوشیا کے اندر سیواس، قیساریہ اور ملاطیہ پر قائم کر رہا تھا۔ آخرالذکر شہر کے قریب اس نے سپاہ فرنگ کو سخت ترین شکست دی۔ اس کے جانشینوں نے صلیبی جنگوں میں نمایاں کام کئے مگر یہ خاندان جلد اپنے بڑے پڑوسی سلجوقی خاندان کے اندر ضم ہوگیا۔

محمد اول گمشتگین بن تلو دانشمند

نمبر	عیسوی	نام	ہجری
(۱)	۱۱۰۰ء - ۱۱۳۴ء	غازی بن گمشتگین	۴۹۹ھ - ۵۲۹ھ
(۲)	- ۱۱۴۲ء	محمد دوم بن غازی	- ۵۳۷ھ
(۳)	۱۱۴۲ء -	ذوالنون بن محمد دوم	۵۳۷ھ -
(۴)		یاغی ارسلان بن غازی	؟
(۵)	۱۱۶۵ء	ابراہیم بن محمد دوم	۵۶۰ھ

سلجوقیان روم

اس کے انتقال پر دمشق پر کامل اقتدار کے ساتھ حکمراں بن بیٹھا۔
عماد الدین زنگی موصل و حلب وغیرہ کے اتابکوں کا بانی تیسرے سلجوقی سلطان ملک شاہ کے غلام کا بیٹا تھا۔ آذربائیجان کے اتابک العراق کے سلجوقی سلطان مسعود کے ایک قفچاقی مملوک کی نسل سے تھے۔
خوارزم شاہی خاندان کا بانی نوشتگین سلطان ملک شاہ کا ساغر بردار تھا۔ ارتق اور سلغر دیار بکر اور فارس کے حکمراں خاندانوں کے بانیان بھی سلجوقی افسر تھے اور گمشتگینی نیز ارسپی اور قتلغ خاں سلجوقیوں کے غلاموں کے فوجی افسر تھے۔
بارھویں صدی عیسوی میں تمام سلجوقی سلطنت سوائے اناطولیہ کے سلجوقی افواج کے ان افسروں کے ہاتھ میں چلی گئی تھی جن سے ایک خاص گروہ فرماں روا خاندانوں کا پیدا ہوا۔

(۶۱) بوری خاندان

سنہ ۱۱۰۳ء – سنہ ۱۱۵۴ء م سنہ ۴۹۷ھ – سنہ ۵۴۹ھ

(اتابکانِ دمشق)

سلجوقی افواج کے بہت سارے سرداروں میں سے جو نوجوان سلجوقی شہزادوں کے اتابک یا نائب ہوئے اور بالآخر سلطنت کے غاصب بن بیٹھے، طغتگین سلطان تتش کا ایک آزاد کردہ مملوک غلام تھا جو بعد کو سنہ ۱۰۹۵ء (سنہ ۴۸۸ھ) میں اس کے بیٹے دقاق سلجوقی شہزادہ دمشق کا

IX اتابکان

(سلجوقی افسران)

سلجوقی حکومت فوجی قوت پر قائم تھی اور فوج کے افسر ترکی غلام تھے۔ آزاد اشخاص پر اعلیٰ افسری یا دور دراز ممالک کی حکومت کے لئے بھروسہ نہیں کیا جا سکتا تھا۔ زرخرید غلاموں کی وفا شعاری پر اعتماد لازمی تھا جو سلجوقی شہزادوں کے ساتھ شاہی دربار میں پرورش پاتے تھے۔ ہر سلجوقی فرمانروا کی خدمت میں مملوکوں کی ایک جماعت نشو و نما پاتی تھی جو دربار یا فوج کی بڑی سے بڑی خدمتوں پر بھی مامور ہوتے تھے۔ اور سخت محنت اور وفاداری کا ثبوت دیکر آزادی حاصل کرتے تھے۔ اس نظام حکومت کا ناگزیر نتیجہ یہ ہوتا تھا کہ مستعد اور طاقتور غلام کمزور آقا کو بالآخر پس پردہ ڈالکر خود سلطنت کا مالک بن بیٹھتا تھا۔ جیسے جیسے سلجوقی پادشاہ کمزور ہونے لگے اور ان کی سلطنت کے حصے بخرے ہوتے گئے ان کے مملوک جو ان کے لیئے جنگ کر کے فتوحات حاصل کرتے تھے ان کے کم عمر شہزادوں کے محافظ یا اتالیق یا اتابک قرار پانے لگے۔ اور جلد نیابت یا نگرانی کا عہدہ چھوڑ کر خود مختار حکمراں بننے لگے۔ اس طرح سلجوقی شہریار تتش کا ایک مملوک طغتگین تتش کے کمسن جانشین دقاق کا اتابک مقرر ہوا اور

بیٹا تھا جو ۱۰۸۵ء سے ۱۰۹۴ء تک (۴۷۸ھ - ۴۸۷ھ) تتش کا حلب کا لفٹننٹ یا نائب یا ماتحت افسر تھا۔ لیکن بعد کو تتش سے بغاوت کرنے پر مارا گیا۔ زنگی العراق کا بشمول بغداد ۱۱۲۷ء (۵۲۱ھ) میں گورنر مقرر کیا گیا اور اسی سال موصل سنجار الجزیرہ اور حران؛ لیکن ۵۲۲ھ میں حلب اور دیگر بلاد شام بھی شامل کر لیا۔ اس نے صلیبیوں کے خلاف مسلمانوں کی طرف سے جنگ کر کے بطور خاص شہرت حاصل کی اور صحیح معنوں میں سلطان صلاح الدین کا اس کام میں پیشرو تھا۔ اس کے انتقال پر اس کے ممالک اس کے بیٹوں نور الدین محمود اور سیف الدین غازی میں تقسیم کر دئے گئے۔ اول الذکر بھی ایک مشہور صلیبیوں کے خلاف لڑنے والا مجاہد تھا اور شام پر حکمراں تھا۔ دوسرا بیٹا موصل اور عراق عرب پر حکومت کرتا تھا۔ دوسری نسل میں شام کی شاخ ختم ہو گئی۔ لیکن اس خاندان کی ایک دوسری شاخ سنجار پر قائم ہو چکی تھی۔ اور ایک چوتھی شاخ کچھ دیر بعد الجزیرہ پر مسلط ہوئی سنجار والی شاخ سے ۱۲۲۱ء (۶۱۸ھ) میں ایوبی سلسلہ برآمد ہوا۔ دوسری شاخیں موصل کے آخری زنگی کے غلام اور وزیر لولو کے زیر فرمان آئیں اور بالآخر تمام مغلوں کی سلطنت میں داخل ہو گئے۔

(الف) اتابکان موصل

۱۱۲۷ء - ۱۲۳۴ء م ۵۲۱ھ - ۶۳۱ھ

(۱) ۱۱۲۷ء - ۱۱۴۶ء عماد الدین زنگی (حلب کیا فتح) ۵۲۱ھ - ۵۴۱ھ

اتابک مقرر ہوا اور پھر آخر کو اس کا جانشین ہو گیا۔

(۱)	۱۱۰۳ء - ۱۱۲۸ء	سیف الاسلام ظہیر الدین طغتگین	۴۹۷ھ - ۵۲۲ھ
(۲)	۱۱۳۲ء	تاج الملوک بوری بن (۱)	۵۲۶ھ
(۳)	۱۱۳۴ء	شمس الملوک اسمٰعیل بن (۱)	۵۲۹ھ
(۴)	۱۱۳۸ء	شہاب الدین محمود بن (۱)	۵۳۳ھ
(۵)	۱۱۳۹ء	جمال الدین محمد بن (۱)	۵۳۴ھ
(۶)	۱۱۵۴ء	مجیر الدین آباق (یا اناز فوت ۵۶۴ھ)	۵۴۹ھ

زنگی خاندان

(۶۲) زنگی خاندان

۱۱۲۷ء - ۱۲۵۰ء م ۵۲۱ھ - ۶۴۸ھ

(اتابکان عراق عرب و شام)

اتابک عماد الدین زنگی، ملک شاہ کے ایک ترکی غلام آقسنقر نامی کا جس کا

(ب) اتابکان شام

۱۱۴۶ء ۔ ۱۱۸۱ء م ۵۴۱ھ ۔ ۵۷۷ھ

(۱) ۱۱۴۶ء ۔ ۱۱۷۴ء نورالدین محمود بن زنگی ۵۴۱ھ ۔ ۵۶۹ھ

(۲) ۱۱۸۱ء صالح اسمٰعیل بن (۱) ۵۶۹ھ ۔ ۵۷۷ھ

اتابکان موصل و سنجار ۵۷۷ھ اور
بعد کو ایوبی خاندان ۵۷۹ھ

(ج) اتابکان سنجار

۱۱۷۰ء ۔ ۱۲۲۰ء م ۵۶۶ھ ۔ ۶۱۷ھ

۱۱۷۰ء ۔ ۱۱۹۰ء عمادالدین زنگی بن مودود ۵۶۶ھ ۔ ۵۹۴ھ
بن زنگی موصل

۱۲۱۹ء قطب الدین محمد بن (۱) ۶۱۶ھ

۱۲۱۹ء عمادالدین شاہان شاہ ۶۱۶ھ
بن (۲)

(۲)	سنہ ۱۱۴۹ء	سیف الدین غازی اول بن (۱)	سنہ ۵۴۴ھ
(۳)	سنہ ۱۱۴۹ء – سنہ ۱۱۶۹ء	قطب الدین مودود بن[1]	سنہ ۵۴۴ھ – سنہ ۵۶۵ھ
(۴)	سنہ ۱۱۷۰ء	سیف الدین غازی دوم بن (۳)	سنہ ۵۶۶ھ
(۵)	سنہ ۱۱۹۳ء	عزالدین مسعود اول بن (۳)	سنہ ۵۸۹ھ
(۶)	سنہ ۱۲۱۰ء	نورالدین ارسلان شاہ اول بن (۵)	سنہ ۶۰۷ھ
(۷)	سنہ ۱۲۱۸ء	عزالدین مسعود دوم بن (۶)	سنہ ۶۱۵ھ
(۸)	سنہ ۱۲۱۹ء	نورالدین ارسلان شاہ دوم بن (۷)	سنہ ۶۱۶ھ
(۹)	سنہ ۱۲۳۴ء	ناصرالدین محمود بن (۷)	سنہ ۶۳۱ھ
(۱۰)	سنہ ۱۲۵۹ء	بدرالدین لولو	سنہ ۶۵۷ھ
(۱۱)	سنہ ۱۲۶۲ء	اسمٰعیل بن لولو	سنہ ۶۶۰ھ

مغلوں کی حکومت

(۶۳) بگتگینی خاندان

۱۱۴۴ء – ۱۲۳۲ء م ۵۳۹ھ – ۶۳۰ھ

(اتابکان اربیل (Arbela) وغیرہ)

۱۱۴۴ء (۵۳۹ھ) میں عماد الدین زنگی نے اپنے ایک ترکی افسر زین الدین علی کوچک بن بگتگین کو موصل پر اپنا نائب مقرر کیا اور ۱۱۴۹ء (۵۴۴ھ) میں سنجار اور بعد کو حران تکریت اربیل وغیرہ کو زیر اقتدار قرار دیا۔ زین الدین ۱۱۶۷ء (۵۶۳ھ) میں بمقام اربیل فوت ہوا تو اس کا بڑا بیٹا مظفر الدین کوک بُری حران بھاگ گیا اور اربیل اس کے چھوٹے بھائی زین الدین یوسف کے (باتالیقی امیر مجاہد الدین قائماز) سپرد ہوا۔ ۱۱۹۰ء (۵۸۶ھ) میں یوسف مرگیا تو سلطان صلاح الدین نے جس کو اسوقت شام اور العراق عرب پر اقتدار اعلیٰ حاصل تھا مظفر الدین کوکبری کو اربیل اور شہرزور پر اپنے بھائی کا جانشین بنایا۔ لیکن حران الرہا اور سُمیساط اس کے سابقہ ممالک کو خود اپنے بھتیجے تقی الدین عمر کے حوالہ کیا۔ کوکبری ۱۲۳۲ء (۶۳۰ھ) میں فوت ہوا لیکن لاولد ہونے کی وجہ سے اربیل خلفائے بنی عباسیہ کو دینے کی وصیت کر گیا۔

(۱) ۱۱۴۴ء – ۱۱۶۷ء زین الدین علی کوچک بن بگتگین ۵۳۹ھ – ۵۶۳ھ

سنہ ۱۲۲۰ء محمود (یا عُمر) بن (۲) سنہ ۶۱۷ھ

ایوبی خاندان

(د) اتابکان الجزیرہ

۱۱۸۰ء - ۱۲۵۰ء م ۵۷۶ھ - ۶۴۸ھ

(۱) ۱۱۸۰ء - ۱۲۰۸ء معزالدین سنجار شاہ ۵۷۶ھ - ۶۰۵ھ

(۲) ؟ معزالدین محمود ؟

(۳) ؟ - ۱۲۵۰ء المسعود ؟ - ۶۴۸ھ

ایوبی خاندان

بدرالدین لولو (وزیر [illegible] اتابک موصل)

الصالح اسمٰعیل (الموصل ۶۵۷ھ تا ۶۶۰ھ)

السعید (حلب [illegible] ھ)

[illegible] علاءالدین علی (سنجار ۶۵۷ھ تا ۶۵۸ھ)

سیف الدین (الجزیرہ ۶۵۷ھ تا ۶۵۸ھ)

المجاہد

کیا۔ اور اس سال ترکمان دیار بکر میں حصن کیفا کا گورنر بنا لیا گیا۔ اس میں اس نے ایک یا دو سال بعد ماردین اضافہ کیا۔ مگر ۱۱۰۸ء (۵۰۲ھ) میں ماردین اس کے بھائی ایل غازی کے حوالہ کر دیا۔ اسکے بعد سے ارتقی خاندان کے دو متوازی سلسلے شروع ہوئے۔ ایک کیفا پر دوسرا ماردین پر۔ کیفا کی شاخ ترکمان کے ' مالڈون اور جوسیلن کے مقابلہ میں غزوات وغیرہ کے بعد سکون کی زندگی بسر کرنے لگی اور صلاح الدین کی اطاعت قبول کر لی جب اس کی قوت خطرناک طور پر بڑھ گئی جس کے صلہ میں اس کو اپنے مملکت میں شہر آمد اضافہ کرنے کا انعام ملا۔ ۱۱۸۳ء (۵۷۹ھ) میں۔

آخر میں ایوبی سلطان الکامل نے ۱۲۳۲ء (۶۲۹ھ) میں اس شاخ کو ختم کر دیا۔ کیفا کی ایک چھوٹی شاخ والا خاندان خرتا پرت پر (Quart Pierre) دیار بکر میں ۱۱۸۵ء (۵۸۱ھ) سے ۱۲۳۳ء (۶۳۰ھ) تک برسر حکومت رہا۔ ایل غازی بانی خاندان ماردین جس نے صلیبی جنگجویوں کے مقابلہ میں نہایت عزم و استقلال سے جہاد کر کے شہرت پائی ۱۱۱۸ء (۵۱۲ھ) میں حلب لیا اور ۱۱۲۱ء (۵۱۵ھ) میں سلجوقی سلطان محمود نے اس کو دیار بکر میں میافارقین کا بھی حاکم بنایا۔ ماردین اور میافارقین پر اس کی نسل کا تسلط قائم رہا۔ اول الذکر پر تیمور کی اطاعت قبول کرنے اور ۱۴۰۸ء (۸۱۱ھ) میں قراقیونلی کی حکومت میں ضم ہونے تک اور آخر الذکر پر ۱۱۸۶ء (۵۸۲ھ) تک لیکن ماردین کے امیروں کی اہمیت باقی نہ رہی جبکہ ایوبیوں کو

(۲)	۱۱۶۷ء	زین الدین یوسف بن علی (اربیل پر) تاریخ [illegible]	۵۶۳ھ
(۳)	۱۱۹۰ء	مظفر الدین کوک بری بن علی (حران پر)	۵۸۶ھ
(۴)	۱۲۳۲ء	ایضاً (اربیل پر)	۶۳۰ھ

بنی عباس خلفاء دیھر مغول

(۹۴) اُرتقی خاندان

۱۱۰۱ء - ۱۳۱۲ء م ۴۹۵ھ - ۷۱۲ھ

(دیار بکر)

اُرتق بن اکسب بانی خاندان سلجوقیوں کی فوج میں ایک ترکمان افسر تھا اور یروشلم کا گورنر مقرر ہوا جبکہ اس کے سپہ سالار تتش سلجوقی سلطان دمشق نے بیت المقدس فتح کیا۔ اُرتق کے بیٹے سکمان اور ایل غازی تھا (جنھوں نے فلسطین) کے لاطینی شہزادوں سے جہاد کر کے شہرت کمائی ۱۰۹۱ء (۴۸۴ھ) میں اپنے باپ کے جانشین ہوئے تا وقتیکہ ۱۰۹۶ء (۴۸۹ھ) میں فاطمی خلفاء نے یروشلم کو فتح کر لیا تب اول الذکر الرّہا کو چلا گیا اور آخر الذکر عراق کو ۱۱۰۱ء (۴۹۵ھ) میں سلجوقی سلطان محمد نے ایل غازی کو بغداد کا حاجب مقرر

ب۔ ارتقی خاندان ماردین

۱۱۰۸ء ۔ ۱۴۰۸ء ۵۰۲ھ ۔ ۸۱۱ھ

(۱) ۱۱۰۸ء ۔ ۱۱۲۲ء نجم الدین ایل غازی اول بن ارتق ۵۰۲ھ ۔ ۵۱۶ھ

(۲) ۱۱۵۲ء حسام الدین تیمور تاش بن (۱) ۵۴۷ھ

(۳) ۱۱۷۶ء نجم الدین آلپی بن (۲) ۵۷۲ھ

(۴) ۱۱۸۴ء قطب الدین ایلغازی بن (۳) ۵۸۰ھ

(۵) ۱۲۰۰ء حسام الدین یولوق ارسلان بن (۴) ق ۵۹۷ھ

(۶) ۱۲۳۹ء نصیر الدین ارتق ارسلان المنصور بن (۴) ۶۳۷ھ

(۷) ۱۲۶۰ء نجم الدین غازی اول السّعید بن (۶) ۶۵۸ھ

(۸) ۱۲۹۲ء قرا ارسلان المظفر بن (۷) ق ۶۹۱ھ

شام اور عراق عرب پر اقتدار اعلیٰ حاصل ہوا۔ حلب ۱۱۲۳ء (۵۱۷ھ)
میں ایک دوسرے ارتقی سردار بلک بن بہرام کو مل گیا۔ یہ (۴۹۷ھ میں)
آنا (Ana) اور (۵۱۵ھ میں) خرتا پرت لے چکا تھا۔ اس نے بھی
صلیبیوں کی جنگوں میں نمایاں کامیابی کے ساتھ فوج کشی کی۔

(الف) ارتقی خاندان کیفا

۱۱۰۱ء - ۱۲۳۱ء م ۴۹۵ھ - ۶۲۹ھ

(۱) ۱۱۰۱ء - ۱۱۰۴ء معین الدولہ سکمان اول ۴۹۵ھ - ۴۹۸ھ
بن ارتق

(۲)	۱۱۰۸ء	ابراہیم بن (۱)	قبل ۵۰۲ھ
(۳)	۱۱۴۸ء	رکن الدولہ داؤد بن (۱)	قبل ۵۴۳ھ
(۴)	۱۱۷۴ء	فخر الدین قرا ارسلان بن (۳)	۵۷۰ھ
(۵)	۱۱۸۵ء	نور الدین محمد بن (۴)	۵۸۱ھ
(۶)	۱۲۰۰ء	قطب الدین سکمان دوم بن (۵)	۵۹۷ھ
(۷)	۱۲۱۲ء	ناصر الدین محمود بن (۵)	۶۱۲ھ
(۸)	۱۲۳۱ء	رکن الدین مودود بن (۷)	۶۲۹ھ

برس تک حکمرانی کرتے رہے حتیٰ کہ ایوّبیوں نے ان کو ۱۲۰۷ء میں فتح کرلیا۔

(۱) ۱۱۰۰ء - ۱۱۱۲ء سکمان القطبی ۴۹۳ھ - ۵۰۶ھ
(۲) ۱۱۲۷ء ظہیر الدین ابراہیم شاہ الارمن بن (۱) ۵۲۱ھ
(۳) ۱۱۲۸ء احمد بن (۱) ۵۲۲ھ
(۴) ۱۱۸۳ء ناصر الدین سکمان دوم بن (۲) ۵۷۹ھ
(۵) ۱۱۹۳ء سیف الدین بیگتمور غلام (۲) ۵۸۹ھ
(۶) ۱۱۹۸ء بدر الدین اقسنقر بن (۴) ۵۹۴ھ
(۷) ۱۲۰۶ء المنصور محمد بن (۵) ۶۰۳ھ
(۸) ۱۲۰۷ء عزّ الدین بلبن غلام (۴) ۶۰۴ھ

(۶۶) اتابکانِ آذربائجان

۱۱۳۶ء - ۱۲۲۵ء ۵۳۱ھ - ۶۲۲ھ

ایلدگز نامی ایک ترکی غلام خفچاق کے ملک کا سلجوقی سلطان العراق مسعود کے دربار میں مقرب ہوا اور بالآخر آذربائجان کا گورنر اور سلطان کی بیوہ سالی کا شوہر بنایا گیا۔ اس کا بیٹا محمد العراق کی سلجوقی

(٩) ١٢٩٤ء شمس الدین داؤد بن (٨) — ٦٩٣ھ

(١٠) ١٣١٢ء نجم الدین غازی دوم المنصور بن (٨) — ٧١٢ھ

(١١) ١٣١٢ء عماد الدین علی البی العادل بن (١٠) — ٧١٢ھ

(١٢) ١٣٦٣ء شمس الدین صالح بن (١٠) — ٧٦٥ھ

(١٣) ١٣٦٧ء احمد المنصور بن (١٢) — ٧٦٩ھ

(١٤) ١٣٦٧ء محمود الصالح بن (١٣) — ٧٦٩ھ

(١٥) ١٣٧٦ء داود المظفر بن (١٢) — ٧٧٨ھ

(١٦) ١٤٠٦ء مجد الدین عیسیٰ الظاہر بن (١٥) — ٨٠٩ھ

(١٧) ١٤٠٨ء صالح بن (١٥) — ٨١١ھ

(قراقیونلی) ترکمان

(٦٥) شاہان ارمنستان

١١٠٠ء - ١٢٠٧ء ٤٩٣ھ - ٦٠٤ھ

سکمان القطبی نے (وجہ تسمیہ یہ کہ وہ پہلے مرند واقع آذربائجان کے سلجوقی گورنر قطب الدین اسمٰعیل کا غلام تھا) شہر اخلاط واقع ارمنستان مروانیوں سے ١١٠٠ء (٤٩٣ھ) میں چھین لیا اور اس کی اولاد اندر ملوک اس خطہ زمین پر ایک

کی خدمت اختیار کی۔ سلطان نے سلغر کو اپنا ایک خالنا یاں (chamberlain) مقرر کیا۔ سلغر کی نسل کا ایک شخص سُنقر بن مودود ۱۱۴۸ء (۵۴۳ھ) میں اپنے آپ کو فارس کے صوبہ کا مالک بنالیا اور ایک خاندان کی بنیاد ڈالی جس نے تقریباً ڈیڑھ صدی تک حکومت کی۔

اتابک سعد خوارزم شاہ کا باج گزار ہوا اور اصطخر اور اشکوران اس کے نذر کیا۔ اس کے بعد اتابک ابوبکر اگوتائی خاں مغل کا مطیع ہوگیا۔ جس کے صلہ میں اس کو قتلغ خاں کا خطاب عطا ہوا۔ بعد کے اتابک فارس کے حکمران مغلوں کے محض ماتحت تھے اور ان میں سے سب کے آخر ایک شہزادی عبش تھی جو ہلاگو کے ایک بیٹے منگو تیمور کے عقد میں آئی۔ سعدی شیرازی کا اتابک ابوبکر کے دربار سے تعلق تھا۔

نوٹ۔ سلغری خاندان کے اکثر حکمرانوں نے اپنے لئے مظفر الدین کا لقب اختیار کرلیا تھا۔

(۱) سُنقر بن مودود ۵۴۳ھ - ۱۱۴۸ء - ۱۱۶۲ء - ۵۵۷ھ

(۲) زنگی بن مودود ۱۱۷۵ء ۵۷۱ھ

(۳) تکلہ بن (۲) ۱۱۹۵ء ۵۹۱ھ

سلطنت کا حقیقی حکمران تھا علاوہ خود اپنے صوبہ کے۔ محمدؐ کا بھائی قزل ارسلان جو آذربائجان میں اس کے نائب کی حیثیت سے کام کیا تھا اس کا جانشین ہوا اور امیرالامرا بنایا گیا۔ لیکن جب مطلق العنان حکومت کا دعویٰ کیا تو قتل کردیا گیا۔ اور اس کے دو بھتیجے جو اس کے بعد حکومت پر مقرر ہوئے اس حرص سے باز آئے۔

(۱) ۱۱۳۶ئہ ۔ ۱۱۷۲ئہ شمس الدین ایلدگز۔ ۵۳۱ھ ۔ ۵۶۸ھ
(۲) ۱۱۸۵ئہ محمدؐ پہلوان جہاں بن (۱) ۵۸۱ھ
(۳) ۱۱۹۱ئہ قزل ارسلان عثمان بن (۱) ۵۸۷ھ
(۴) ۱۲۱۰ئہ ابوبکر بن (۲) ۶۰۷ھ
(۵) ۱۲۲۵ئہ مظفر الدین ازبک بن (۲) ۶۲۲ھ

خوارزم شاہی خاندان

(۶۷) سلغری خاندان

اتابکان فارس

۱۱۴۸ئہ ۔ ۱۲۸۷ئہ ۵۴۳ھ ۔ ۶۸۶ھ

سلغر ترکمانوں کی ایک جماعت کا سردار تھا جو خراسان میں منتقل ہوئے اور لوٹ مار کے بعد سلجوقی سلطان طغرل بک

صوبہ خوزستان سے اضافہ ہوا۔ اتابک افراسیاب اوّل
نے ارغون خاں کی وفات پر اصفہان لے لیا لیکن
فوراً اس کی سزا بھی اٹھائی۔ یہ چھوٹا سا خاندان ۱۳۳۹ء
(۷۴۰ھ) تک حکومت کرتا رہا۔ اس کی اکثر تاریخیں (سنواری)
مشکوک ہیں۔ ان کا پایہ تخت ایذج تھا۔ لیکن یہ
لکھا گیا ہے کہ یوسف شاہ نے شوستر، حُویزہ اور البصرہ
کو بھی اپنی مملکت میں شامل کر لیا۔ ان کے علاوہ ایک اور
چھوٹا خاندان اتابکان بھی تھا جس نے بارھویں صدی
سے سولھویں صدی تک لورستان صغیر پر حکومت کی
(سر ہنری ہورتھ (Howorth) کی تاریخ منگولز
حصہ (۳) صفحات ۱۴۰، ۶۰۴، ۱۵۷، ۶ مطالعہ کی جائے)

(۱) ۱۱۴۸ء ق ۵۴۳ھ ابوطاہر بن محمد ۱۲۰۳ء ق ۶۰۰ھ
(۲) ۱۲۵۲ء ق ۶۵۰ھ نصرة الدین ہزار اسپ بن (۱)
(۳) ۱۲۵۹ء ق ۶۵۷ھ تکلہ بن (۲)

(۴)	۱۲۲۶ء سعد بن (۲)	۶۲۳ھ
(۵)	۱۲۶۰ء ابوبکر بن (۴) زمانہ شیخ سعدی شیرازی	۶۵۸ھ
(۶)	۱۲۶۲ء محمدؐ بن (۴)	۶۶۰ھ
(۷)	۱۲۶۲ء محمدؐ شاہ بن سلغر بن (۴)	۶۶۰ھ
(۸)	۱۲۶۳ء سلجوق شاہ بن سلغر بن (۴)	۶۶۲ھ
(۹)	۱۲۸۷ء عیشن بن سعد بن (۵)	۶۸۶ھ

(مغلوں کا خاندان)

(۶۸) ہزار اسپی خاندان

اتا بکان لورستان

۱۱۴۸ء - ۱۳۳۹ء   ۵۴۳ھ - ۷۴۰ھ

اس سلسلہ کا بانی ابو طاہر ایک سپہ سالار تھا جس کو سلغری اتابک نے ۱۱۴۸ء (۵۴۳ھ) میں (گریٹر لورستان) لورستان کبیر فتح کرنے کے لئے بھیجا تھا۔ اس ابتدائی خطہ ملک میں مغل بادشاہ اباغہ (Abaga) کے عطیۂ

غزنین کے سلطان بلکاتگین کا ایک غلام انشتگین نامی سلجوقی سلطان ملک شاہ کا ساغر بردار (یا ساقی) مقرر ہوا جس کو اس نے خوارزم (حال خیوا) کا گورنر بنایا۔ اس کا بیٹا اتسیز خوارزم شاہ کے لقب سے اس کا جانشین ہوا۔ اتسیز خوارزم شاہی خاندان کا پہلا شخص تھا جس نے خود مختاری کی کوشش کی۔ لیکن سلطان سنجر نے اس کی بغاوت ۱۱۳۸ء (۵۳۳ھ) کو فرو کر کے اس کو خوارزم سے نکال دیا۔ تھوڑے ہی دن بعد اتسیز خوارزم کو واپس ہوا اور پھر خوارزم شاہ خود مختار بن گئے اتسیز نے اپنی حکومت کو دریائے سیحون کے شہر جند تک وسعت دی۔ اس کے بعد تکش نے خراسان رے اور اصفہان پر قبضہ کر لیا۔

۱۱۹۳ء - ۹۴ (۵۸۹ھ - ۵۹۰ھ) اور اس کا بیٹا مشہور علاؤالدین محمد خراسان میں غزنوی سلطانوں کے خلاف سخت جنگ کر کے ۱۲۱۰ء (۶۰۷ھ) تک ایران کا بیشتر حصہ فتح کر لیا اور بخارا و سمرقند بھی اپنی حکومت میں شامل کر لیا۔ اور گورخاں کے ملک قراخطائے پر حملہ آور ہو کر اس کے پائے تخت اترار پر قبضہ کر لیا۔ ۱۲۱۴ء (۶۱۱ھ) میں وہ افغانستان میں داخل ہو کر غزنین لے لیا اور پھر ۶۱۴ھ میں شیعی مذہب اختیار کر کے عباسی خلافت کو ختم کرنے کی تیاریاں شروع کیں۔ چنگیز خاں کی مغل یا تاتاری افواج نے اس کی شمالی سرحد پر تاخت کر کے علاؤالدین محمد کی ساری فتوحات پر پانی پھیر دیا۔ اس کو تاتاریوں کے مقابلہ میں بے تحاشا بھاگنا پڑا اور وہ حالت

(۴) ق ۱۲۷۴ء سنہ شمس الدین الپ ارغون بن (۲) ق ۶۷۳ھ سنہ

(۵) ۱۲۸۸ء سنہ یوسف شاہ اول بن (۴) ق ۶۸۷ھ سنہ

(۶) ۱۲۹۶ء سنہ افراسیاب اول بن (۵) ۶۹۶ھ سنہ

(۷) ۱۳۳۳ء سنہ نصرۃ الدین احمد بن (۴) ۷۳۳ھ سنہ

(۸) ۱۳۳۹ء سنہ رکن الدین یوسف شاہ دوم بن (۷) ۷۴۰ھ سنہ

(۹) ۱۳۵۵ء سنہ مظفر الدین افراسیاب دوم بن (۸) ۷۵۶ھ سنہ

(۱۰) ق ۱۳۷۸ء سنہ شمس الدین ہوشنگ (یا نور الورد) بن (۹) ق ۷۸۰ھ سنہ

(۱۱) ۱۴۰۸ء سنہ احمد ق ۸۱۵ھ سنہ

(۱۲) ق ۱۴۱۷ء سنہ ابوسعید ق ۸۲۰ھ سنہ

(۱۳) ق ۱۴۱۷ء - ۱۴۲۳ء سنہ حسین ق ۸۲۰ھ سنہ - ۸۲۷ھ سنہ

(۱۴) ۱۴۲۳ء سنہ غیاث الدین ۸۲۷ھ سنہ -

(ابراہیم بن شاہ رخ نے انھیں معزول یا ملک بدر کر دیا)

(۶۹) شاہانِ خوارزم

ق ۱۰۷۷ء سنہ - ۱۲۳۱ء سنہ

ق ۴۷۰ھ سنہ - ۶۲۸ھ سنہ

علاء الدین کے دوسرے بیٹے رکن الدین گورسینجی (وفات ۶۱۹ھ)
غیاث الدین پیر شاہ (وفات ۶۲۷ھ)

(۷۰) قتلغ خانی خاندان

کرمان

۱۲۲۲ء - ۱۳۰۳ء ۶۱۹ھ - ۷۰۳ھ

بُراک حاجب قراختائے کا باشندہ اور علاء الدین خوارزم شاہ کی فوج کا ایک افسر تھا ۱۲۲۲ء (۶۱۹ھ) میں کرمان میں اپنا تسلط قائم کیا جب کہ خوارزم شاہ کے زوال پر تاراج پھیل گیا تھا۔ مغل بادشاہ اوگتائے نے اس تسلط کو منظور کر کے اس کو قتلغ خاں کا خطاب عطا کیا۔ یہ خاندان کرمان کے حدود کے اندر محدود رہا اور ایران، فارس کے مغلوں کا وفادار محکوم رہا۔ مغلوں کے دو شہزادے اس خاندان کی لڑکیوں سے بیاہے گئے۔ اس سلسلہ کے آخری حکمران کی لڑکی نے محمد مظفری فارس سے شادی کی۔

(۱) ۱۲۲۲ء - ۱۲۳۴ء براک حاجب قتلغ خاں ۶۱۹ھ - ۶۳۲ھ
(۲) ۱۲۵۲ء رکن الدین خوجتہ الحق بن (۱) ۶۵۰ھ
(۳) ۱۲۵۷ء قطب الدین محمد بن تینکو بن (۱) Tayn-Ku ۶۵۵ھ
(۴) ۱۲۸۲ء قتلغ خاتون (۳) کی بیوہ * ۶۸۱ھ
(۵) ۱۲۹۳ء جلال الدین سیورغاتمش بن (۳) و (۴) ۶۹۳ھ

یا سس میں بحر کیسپین کے ایک جزیرہ میں جا چھپا اور وہیں مرگیا ۱۲۲۰ء (۶۱۷ھ) میں۔ اس کے تین بیٹے کچھ مدت ایران کے صوبہ جات میں بھٹکتے پھرے۔ ان میں سے ایک جلال الدین نے دو برس کے لئے ہندوستان میں بھی پناہ لی۔ مگر دس برس کی دوا دوی کے بعد (جس کے دوران میں ۶۲۲ھ سے ۶۲۸ھ تک وہ آذربائجان پر تسلط حاصل کرسکا) مغلوں نے بالآخر ۱۲۳۱ء (۶۲۸ھ) میں اس کو وہاں سے نکال دیا۔ خوارزم شاہیوں کی حکومت ایک زمانہ میں سلجوقیوں کی سرحد کے قریب تک پھیلی ہوئی تھی لیکن یہ وسعت بمشکل بارہ برس تک قائم رہ سکی۔

(۱)	ق ۱۰۷۷ء۔ ۱۰۹۷ء انوشتگین	ق ۴۷۰ھ۔ ۴۹۰ھ
(۲)	۱۱۲۷ء قطب الدین محمد بن (۱)	۵۲۱ھ
(۳)	۱۱۵۶ء اتسیز بن (۲)	۵۵۱ھ
(۴)	۱۱۷۲ء ایل ارسلان بن (۳)	۵۶۸ھ
(۵)	۱۱۷۲ء سلطان شاہ محمد (وفات ۵۸۹ھ) بن (۴)	۵۶۸ھ
(۶)	۱۱۹۹ء تکش بن (۴)	۵۹۶ھ
(۷)	۱۲۲۰ء علاء الدین محمد بن (۶)	۶۱۷ھ
(۸)	۱۲۳۱ء جلال الدین منگ برتی بن (۷)	۶۲۸ھ

(نوٹ) علاء الدین محمدؒ کے علاوہ تکش کے اور تین بیٹے تھے ناصر الدین ملک شاہ حاکم خراسان (وفات ۵۹۳ھ) یونس خاں حاکم رہے۔ تاج الدین علی شاہ حاکم کردستان

(۷۸) قزل احمدلی (Paphlagonia)
(۷۹) قرمان (Lycaonia) Qaraman.
(۸۰) عثمانی خاندان کے ترکی سلاطین

سلجوقیوں کے مغرب میں جانشین

امیران ایشیائے کوچک

ہم نے دیکھا کس طرح سلجوقیوں کے اتابک اور دیگر سردار ان کی وسیع سلطنت کے ایرانی عراقی اور شامی صوبہ جات میں ان کے جانشین بنے لیکن طاقتور حکمران خاندان قائم نہ کرسکنے کی وجہ سے تیرھویں صدی عیسوی میں مغلوں کے لئے جگہ چھوڑنی پڑی۔ بریں ہم سلجوقی سلطنت کا ایک حصہ ایسا تھا جہاں مغلوں کا تسلط دوامی نہ ہوسکا اور جہاں سلجوقیوں کے بعد ان سے بھی زیادہ طاقتور خاندان حکمران ہوا یہ خاندان عثمانی ترکوں کا ہے۔ تاریخ اسلام کے مغل یا تاتاری دور کا

(۶) ۱۲۹۴ء صفوۃ الدین پادشاہ خاتون بن (۳) و (۴) ۶۹۴ھ

(۷) ۱۳۰۱ء جلال الدین محمد شاہ بن حجاج سلطان بن (۳) و (۴) ۷۰۱ھ

(۸) ۱۳۰۳ء قطب الدین شاہ جہاں بن (۵) ۷۰۳ھ

(۱۳۴۰ء تک مغل گورنر حاکم رہے۔ اس کے بعد مظفری خاندان)

۶۵۵ھ سے ۶۶۰ھ تک اس کا بیٹا حجاج سلطان حکمران قرار دیا گیا تھا

X سلجوقیوں کے جانشین مغرب میں

ایشیائے کوچک کے امیر

(۷۱) کراسی (Mysia) Karāsī

(۷۲) حمید (Pisidia) Hamīd

(۷۳) کرمیاں (Phrygia) Karmiyan

(۷۴) تکہ (Lycia) Takka

(۷۵) صاروخاں (Lydia) Ṣārū Khān

(۷۶) ایدین (") Aydin

(۷۷) منتشا (Caria) Manthashā

کراسی ۱۳۳۶ء (۷۳۶ھ) میں ضم ہو گیا۔ حمید ایک شادی کے جہیز میں ۱۳۸۲ء (۷۸۳ھ) میں خریدا گیا۔ اور ۱۳۹۰ء (۷۹۲ھ) میں بایزید اوّل نے کرمیان تکّہ، صاروخاں، ایدین اور منتشہ کو ایک ہی جنگ میں فتح کر لیا اور قرمان اور قزل احمدلی کو ۱۳۹۲ء-۳ (۷۹۴ھ-۵) میں شامل کر کے فتوحات مکمل کر لئے۔ اس طرح چودھویں صدی کے ختم پر عثمان اوّل کے خودمختاری کا علم بلند کرنے کے ایک سو سال کے اندر ہی اندر اس کے بہادر پڑپوتے نے اپنے زبردست ہاتھوں سے نو رقیب خاندانوں کو میٹ ڈالا۔

۱۴۰۲ء (۸۰۴ھ) میں انگورا (انقرہ) کی جنگ کے بعد جب کہ تیمور نے بایزید کو شکست دے کر قید کر لیا اور ایشیا میں عثمانیوں کی قوت تاتاریوں سے فنا ہوتی ہوئی نظر آئی، متذکرہ بالا سات خاندان (لیکن کراسی یا حمید نہیں) تیمور کی مدد سے اپنی قدیم ریاستوں پر دوبارہ فائز ہوئے اور تقریباً پاؤ صدی ان میں نئی جان آئی۔ لیکن اس وقت تک عثمانی ترک تیمور کے صدمہ سے سنبھل اٹھے اور ۱۴۲۶ء-۲۸ (۸۲۹ھ-۳۲) سلطان مراد دوم نے ان میں سے پانچ ریاستوں کو پھر سے فتح کر لیا اور ۱۴۷۱ء (۸۷۶ھ) میں قرمان کے دوبارہ سقوط کے بعد محمد ثانی کے زبردست ہاتھوں نے سابقہ تمام دس ریاستوں کو اپنے اقتدار میں سمیٹ لیا اور وہ اب بھی ترکوں ہی کے قبضہ میں ہیں۔

ذکر کرنے سے پہلے سلجوقیوں کے ان جانشینان بلاد مغرب کا مختصر بیان ضروری ہے۔ تیرھویں صدی کے دوسرے نصف حصہ میں روم کے سلجوقی حکمران ایران کے مغلوں کے باج گزار ہو گئے جو اناطولیہ میں اپنے ایک گورنر کے ذریعہ حکومت کرتے تھے۔ لیکن اس دور دراز ملک میں مغلوں کا اثر خفیف اور مختصر مدت کے لئے رہا۔ پرانے سلجوقی حکمرانوں نے اس زوال کی حالت میں اطاعت تو قبول کر لی لیکن ان کی جگہوں پر جو نوجوان خاندان رونما ہوئے وہ ایران کے دور افتادہ بادشاہوں کی کچھ زیادہ پروا نہیں کرتے تھے اور نہ اس طرف سے کبھی اطاعت منوانے کی کوشش ہوتی تھی۔ تھوڑے ہی دنوں میں روم میں سلجوقیوں کی دس چھوٹی بادشاہتیں اس طرح قائم ہوئیں۔ کراسی خاندان مائسیہ پر مسلط ہوا۔ صارو خاں اور ایدین کے خاندان لڈیا پر منتشا کے شہزادے کیریہ پر۔ تکہ کے لائسیہ اور پمفائیلیہ پر۔ حمید کے پسیڈیہ اور آسوریہ پر قرمان کے لائکونیہ پر۔ کرمیان کے فراجیہ پر۔ قزل احمدلی پفلاگونیہ پر۔ اور خاندان عثمان فراجیہ ایکٹیٹس پر مسلط ہوا۔ یہ تمام خاندان بتدریج عثمانی ترکوں کی بڑھتی قوت میں ضم ہونے لگے اگرچہ عثمانی ایک زمانہ میں سب سے زیادہ کمزور تھے۔

اسحٰق ۔ ۷۹۲ھ میں بایزید نے فتح کر لیا تیمور نے خضر کو ۸۰۵ھ یا عمر کو ۸۰۹ھ میں واپس دلایا۔ پھر جنید جانشین ہوا (؟)۔ آخر میں مراد دوم نے عثمانی سلطنت میں شامل کیا۔

لِڈیہ (آیدین) سلجوقی ۷۰۰ھ ۔ ۷۳۳ھ ایدین بک ۔ محمد ۔ ۷۴۰ھ عمر ۔ ۷۴۸ھ عیسیٰ ۔ ۷۹۲ھ بایزید نے ضم کر لیا ۔ تیمور نے واپس دلایا عیسیٰ کو ۸۰۵ھ میں ۔ پھر عمر ۸۰۵ھ میں؟ پھر جنید پھر ۸۲۴ھ میں مصطفےٰ ۔ بعد کو ۸۲۹ھ میں مراد دوم نے عثمانی سلطنت میں شامل کیا ۔

کیریہ (منتشا) سلجوقی ۷۰۰ھ ، منتشا بیگ ، یعقوب ، محمود ، ۷۹۱ھ الیاس ۷۹۲ھ میں بایزید نے ضم کر لیا ۔ تیمور نے ۸۰۵ھ میں الیاس کو واپس دلایا ۔ پھر ۸۲۴ھ اویس احمد اور لیث ۔ اس کے بعد مراد دوم نے عثمانی سلطنت میں شامل کر لیا ۔

کیپڈوشیہ (قزل احمدلی) سلجوقی ۔ ق ۷۰۰ھ تیمور ۔ ق ۷۴۳ھ محمد اول ۷۴۶ھ محمود ۷۶۹ھ تیمور ۔ شجاع الدین ۔ عادل بیگ بایزید گترم ۷۹۵ھ بایزید نے ضم کر لیا ۔ ۸۰۵ھ تیمور نے اسفندیار کو واپس دیا ۔ ۸۳۳ھ ابراہیم اسمٰعیل قزل احمد ۔ ۸۶۴ھ عثمانی سلطنت میں داخل ہوا ۔

لائیکونیہ (قرمان) ۔ سلجوقی ۔ ق ۷۰۰ھ قرمان ۔ ق ۷۴۳ھ محمد اول ۔ ۷۶۶ھ محمود ۔ ۷۰۱ھ بخشی ۔ ۷۰۵ھ علاء الدین علی ۔ ۷۹۲ھ

مزید تفصیل اسٹینلی لین پول کے مضمون متعلق جانشینان سلجوقیاں
New Series XIV (1882) Journal R. As. Soc.
کے مطالعہ سے معلوم ہوسکتی ہے۔ بایزنطینی فرمارواؤں اور
جانشینان سلجوقی وغیرہ سے عثمانی سلاطین نے ایشیائے کوچک
پر کس طرح پورا تسلط حاصل کیا ذیل کے خاکہ سے بخوبی معلوم
ہوسکتا ہے جو اسٹینلی لین پول کے تیار کردہ نقشہ سے
اخذ کیا گیا ہے:-

بائیتھینیہ بائزنطینی سلطنت میں شامل تھا، مائکل پیلئولوگس
۶۶۰ھ اندرونیکس ۶۸۲ھ۔

بروسہ ۷۱۷ھ۔ بعد کو عثمانی سلطنت

فراجیہ ایکٹیٹس عثمانی علاقہ میں ارطغرل ۶۳۰ھ۔ عثمان ۶۹۹ھ
اورخاں ۷۲۶ھ مراد اول۔

۷۸۶ھ۔ بایزید ۷۹۲ھ۔ تیمور کا حملہ ۸۰۴ھ۔
محمد اول ۸۰۵ھ۔ مراد دوم۔ ۸۲۴ھ۔ محمد دوم ۸۵۵ھ

مائسیہ۔ کراسی۔ سلجوقی۔ عجلان بیگ۔ ۷۳۷ھ سے عثمانی سلطنت

* عثمان جس کے نام سے یہ قوم منسوب ہوگئی ہے اور جس کے خاندان کے سلسلۂ ذکور کے ۳۵ سے زائد سلطان سلطنت کر گئے ہیں ۱۲۵۸ء (۶۵۶ھ) میں یہیں پیدا ہوا۔ اس نے بازنطینی سرحد کو اور پیچھے ہٹایا اور اس کے بیٹے اورخان نے بروسہ اور ازنیق یا نیقیہ Nicaea لے لیا۔ بڑوس کی ریاست (اسٹیٹ) کراسی کو ضم کر لیا اور ینی چری کی مشہور و معروف سپاہ تیار کی جو صدیوں تک عثمانی فاتح افواج کا بہترین حصہ تھی۔ ۱۳۵۸ء (۷۵۹ھ) میں ترکوں نے ہلیسپونٹ (Hellespont) کو عبور کر کے گلیپولی میں اپنی ایک چھاؤنی قائم کی۔ اور پھر بازنطینی حکومت کے یوروپی حصہ کو فتح کرنا شروع کیا۔

زمانہ مراد اول

چند ہی سال بعد ادرنہ (Adrianople) اور فلپوپولس ان کے ہاتھ آئے۔ مارتسہ (Maritza) ۱۳۶۴ء کوسووا (Kosovo) ۱۳۸۹ء اور نکوپولس (Nicopolis) ۱۳۹۱ء کی جنگوں میں یورپ کی مشہور سے مشہور بہادر افواج کو شکست دینے کے بعد ترکوں نے سارے بلقانی جزیرہ نما پر قسطنطنیہ کے گرد و نواح کے چھوٹے سے رقبہ کے سوا تسلط حاصل کر لیا۔ روما کی مشرقی شہنشاہیت کا پایہ تخت موقت طور پر تیمور لنگ کے اشیائے کوچک پر حملہ کرنے سے بچ گیا۔ جس میں سلطان بایزید اول کو ۱۴۰۲ء (۸۰۴ھ) میں انگورہ (انقرہ) کے میدان پر سخت شکست ہوئی۔

بایزید سے ضم کر لیا۔ ۸۰۵ھ محمد ثانی کو تیمور نے واپس دلایا۔

۸۲۹ھ ابراہیم۔ ۸۶۹ھ { پیر احمد / اسحق } ۔ ۸۷۷ھ عثمانی ترکی سلطنت میں شامل ہو گیا۔

عثمانی خاندان ترکی سلطانان

۱۲۹۹ء ۔ ۱۸۹۳ء م تاریخ طباعت انگریزی کتاب ۶۹۹ھ ۔ ۱۳۱۱ھ

عثمانی ترک اوغوز قبیلہ کی ایک چھوٹی نسل (clan) سے تھے جن کو مغلوں نے اپنے مغربی نقل وطن یا ہجرت میں خراسان سے آگے بھگا دیا۔ یہ لوگ تیرھویں صدی کے شروع میں ایشیائے کوچک میں جا بسے۔ جنگ میں مدد کرنے کے صلہ میں سلجوقی سلطان نے ان کو اجازت دی کہ وہ اپنے بکروں کے منڈے فرانجیہ اپکٹیٹس کے قدیم نام والے صوبہ میں جو بائز نطینی بطنیہ (Bithynia) کے حدود پر واقع تھا اور اب سلطانیونی (Sultan onu) کہلانے لگا چرالیں انھوں نے سگت کو اپنا صدر مقام بنایا

* Eponymous founder of the dynasty.

کہا جاتا ہے کہ ترکی سلاطین اپنے آپ کو خلیفۃ المسلمین منوانے لگے
سلیمان اعظم (Patria fortis filius fortior)
(باپ بڑا بیٹا اس سے بھی بڑا) نے اپنے باپ سلیم سے بھی
بڑھ کر ناموری حاصل کی۔ ۱۵۲۲ء میں اس نے رہوڈز (Rhodes)
کے عیسائی نائٹس کو جو قزاقی کرتے تھے نکال باہر کیا۔ شمال میں اس نے
بلغراد فتح کیا اور ۱۵۲۶ء میں ہنگری کی فوج کو میدان موہاکس (Mohács)
میں بالکلیہ کچل ڈالا۔ ان کا بادشاہ لوئی دوم (Louis II) اور
اس کے بیس ہزار سپاہی مارے گئے۔ ڈیڑھ سو برس تک ہنگری ترکوں کا
ایک صوبہ تھا۔ سلیمان نے وینا (Vienna) کا بھی ۱۵۲۹ء میں محاصرہ
کیا اور اگرچہ وہ اس کو لے نہ سکا اس نے آرک ڈیوک فرڈیننڈ کو خراج دینے
پر مجبور کیا۔ سلطان نہ صرف اس وجہ سے اعظم کہلانے کا مستحق ہے کہ وہ بہترین
دل و دماغ کا بادشاہ تھا اور بڑے شاندار فتوحات اس کے نام کے ساتھ
وابستہ ہیں، بلکہ وہ دنیا کے ایک غیر معمولی بڑے اور معرکہ خیز عہد میں بھی
اپنے ہمعصر بڑے بادشاہوں اور سپہ سالاروں میں سب سے زیادہ
ممتاز حیثیت رکھتا تھا جیسے چارلس پنجم فرانسس اول، ایلزبتھ اور
لیو دہم۔ کولمبس کورٹیز (Cortes) اور رزالے۔ چارلس کے عروج
کے زمانہ میں اس نے ہنگری فتح کر کے وینا کا محاصرہ کیا۔ اور باوجود
عیسائی یورپ کی بڑھتی بحری طاقت اور ڈوریا (Doria) اور
ڈریک جیسے مشہور امیر البحروں کے اس نے سمندروں کو اسپین سے

تھوڑی دیر کے لئے وہ سلطنت جو دریائے ڈینوب سے اورنٹیز (Orontes) تک پھیلی تھی ایک ہی ضرب میں بظاہر فنا ہوگئی۔ مگر محمد اول چلپی کے عاقلانہ دور حکومت میں اس سلطنت کا از سر نو ابھرنا اس سے کچھ کم عجیب نہیں ہے۔ امن اور استقلال کے ایک وقفہ کے بعد مراد دوم نے اپنی سلطنت کو ہنیادی (Hunyadi) ولیشیہ کے سفید نائٹ کے حملوں سے بچا لیا اور ایک واثق معاہدہ کو دیدہ و دانستہ توڑنے کے بدلہ میں وارنہ (Varna) کی لڑائی جیت کر عیسائی صلیبیوں پر (۱۴۴۴ء) قطعی فتح حاصل کی۔ اس شاندار فتح سے ترکوں کو شمال کی جانب سے حملہ کا خوف نہ رہا اور بعد کی دو صدیوں کی تاریخ مسلسل فتوحات کا مرقع ہے۔ محمد ثانی نے ۱۴۵۳ء میں قسطنطنیہ کو فتح کرکے بائزنطینی حکومت کی باقیماندہ علامت بھی میٹ دی۔ اس کے بعد ۱۴۷۵ء میں کرائمیہ ضم کر لیا گیا۔ بحر ایجین کے جزائر ترکوں کے قبضہ میں آگئے بلکہ ترکی جھنڈا اطالیہ کی سرزمین پر بھی اوٹرینٹو (Otranto) کے قلعہ پر لہرایا۔ آٹھ سال کی مختصر مدت میں سلیم اول نے شاہ ایران کو شکست دیکر کردستان اور دیار بکر کو عثمانی سلطنت میں شامل کیا۔ شام مصر اور عربستان مملوک سلاطین سے چھین لیا (۱۵۱۷ء میں) اور نہ صرف مکہ اور مدینہ کے مقدس و محترم مقامات اپنی حفاظت میں لئے بلکہ قاہرہ کے پناہ گزین عباسی خلیفہ سے آنحضرت صلعم کے آثار مبارک حاصل کئے انہی امور کی بنا پر

اور ۱۶۷۵ء میں لیمبرگ کی ہزیمتوں سے جو جان سوبیسکی (John Sobieski)
بادشاہ پولینڈ کے ہاتھوں اٹھانی پڑیں اور پھر ۱۶۸۲ء میں وینا کے محاصرۂ
دوم کی ناکامی نے ان کی قوت توڑ ڈالی۔ اس کے بعد ۱۶۸۶ء میں انکے
ہاتھ سے ہنگیری نکل گیا، بوزنیہ پر آسٹریا والوں نے چڑھائی کی اور
اور یونان پر وینس والوں نے۔ پرنس یوجین (Eugene) نے
ان کو زنٹہ (Zenta) پر آخری ضرب لگائی اور کارلووٹز
(Carlowitz) اور پاسارووٹز (Passorowitz) کے
عہدناموں سے ترکوں کی حکومت ہنگیری، پوڈولیہ (Podolia)
اور ٹرانسلوینیہ میں باقی نہ رہی۔

اس خرابی کے بعد ترکی سلطنت کی سرحدیں تقریباً غیر متبدل
رہیں تا آنکہ انیسویں صدی میں ۱۸۰۸ء میں اس کے حصے بکھرنے

زمانہ مصطفیٰ سوم

ہونے لگے۔ روسیوں نے ۱۷۳۶ء میں
اوقزاکوف (Oczakov) اور
ایزوف (Azov) پر قبضہ کر کے ترکوں سے ملک گیری شروع کی

زمانہ عبدالحمید اول

اور ۱۷۸۳ء میں نہ صرف کریمیا ہی لے لیا
بلکہ ان کے ڈینیوبی صوبوں پر بھی حملے
شروع کر دئیے۔ خود انھیں کی ینی چری سپاہ ان کو دق کرنے لگی
بالآخر محمود دوم نے (جو اس دور کا سب سے بڑا ترکی سلطان ثابت
ہوا) مجبور ہو کر اس سپاہ کو ۱۸۲۶ء میں ساری کی ساری تلف کر دیا۔

ساحل تک چھاپہ مارا اور خود اس کے امیر البحروں نے (جیسے بربروسہ پیالے (Piali) اور دُرگت (Dragat) بحیرہ میڈیٹرینین کے ساحلوں پر دہشت مچا رکھی، اسپین کے عیسائیوں کو ممالک بربر سے خارج کر دیا۔ اور روم کے پاپا، شہنشاہ اور ڈوج Doge کی متفقہ بحری افواج کو پریویزا (Prevesa ۱۵۳۸ء) کے پرے شکست فاش دی۔ سلیمان کی سلطنت دریائے ڈینیوب پر واقع شہر بوداپسٹ (Budapesth) سے اسوان (Aswan) دریائے نیل کے آبشار تک اور دریائے فرات سے تقریباً آبنائے جبل الطارق تک پھیلی ہوئی تھی۔

زمانۂ سلیم دوم

سلیمان اعظم کا عہد ترکی سلطنت و قوت کی اعلیٰ سے اعلیٰ ترقی اور عروج کا زمانہ ہے۔ ترکی سلطنت کا زوال ۱۵۷۱ء سے شروع ہوا جبکہ ڈان جان بادشاہ آسٹریا نے لیپانٹو (Lepanto) کی بحری لڑائی میں ترکی بحریہ کو سخت شکست دی۔ اگرچہ اسی سال ترکوں نے جزیرہ قبرص فتح کیا اور

زمانۂ سلیم سوم

آسٹریا کو ۱۵۹۶ء کی بڑی جنگ میں کیرسٹیز (Kerztes) پر شکست دی۔ یورپ کے دل سے ترکوں کا خوف جاتا رہا۔ مراد چہارم نے ۱۶۳۸ء میں بغداد کو اپنے ایشیائی ممالک میں شامل کر لیا اور ۱۶۶۹ء میں کنیڈیا یا جزیرۂ کریٹ اور بحیرۂ ایجین وغیرہ کے دوسرے جزائر کو وینس کی ریاست سے چھین لیا مگر بحر اعظم یورپ پر ۱۶۶۴ء میں سنٹ گوتھرڈ (St. Gotthard)

فوج برخاست کرنی پڑی۔ روس کا عزم ملک گیری اور ریشہ دوانیاں اگرچہ انگلستان اور فرانس کی جنگ کرائمیہ ۱۸۵۴ء سے ۱۸۵۶ء) میں مدد سے تھوڑی مدت کے لئے رک گئیں تاہم اس نے ۱۸۷۷ء ۔ سنہ میں دوبارہ (بزمانہ عبدالحمید دوم) ترکی پر چڑھائی کی لیکن دول یورپ نے اس کو اس پر پورا تسلط حاصل کرنے سے باز رکھا۔ ۱۸۷۸ء کے عہد نامہ برلن سے اگرچہ روس کو کچھ زیادہ ملک یا اقتدار ترکی کی سلطنت میں نہیں ملا لیکن دول یورپ نے اس کے مزید حصے بخرے کرکے بانٹ لئے۔ رومانیہ اور سرویہ کی جدید عیسائی بادشاہتیں قائم کی گئیں۔ مونٹینگرو جیسے چھوٹے ملک کو خود مختار تسلیم کیا گیا۔ تھسلی (Thessaly) یونان کے حوالہ کردیا گیا۔ بوزینہ اور ہرزگووینہ آسٹریا کی حراست میں دیا گیا اور بلغاریہ کی ایک نئی باجگزار ریاست قائم کی گئی جس میں بعد کو (۱۸۸۵ء میں) مشرقی رومیلیہ شامل کر دیا گیا۔ الغرض ان یک طرفہ انتظامات سے ترکی تمام اپنے مقبوضات شمال بلقان سے محروم کر دیا گیا۔ انیسویں صدی کے ختم کے قریب ترکی کی یوروپی شہنشاہی بلقان کے جنوب میں صرف ایک خطہ کی حد تک محدود رہ گئی جو زمانہ قدیم میں تھریس، مقدونیہ، ایپائرس اور الائریا پر مشتمل تھا۔ کہاں یہ اور کہاں وہ وسعت جو سلطان سلیمان کے زمانہ میں دنیا کے دروازہ تک پہنچ گئی تھی۔

(۱) ۱۲۹۹ء سے ۱۳۲۶ء عثمان اول بن ارطغرل ۶۹۹ سنہ سے ۷۲۶ سنہ
(   )

اس پر بھی ترکی زوال رُکنے نہ پایا۔ انیسویں صدی کے پہلے ربع حصہ میں افریقہ میں مصر کو محمد علی پاشا نے تقریباً خود مختار بنا لیا اور برطانیہ نے ۱۸۸۲ء میں دست اندازی کرکے اس ترکی صوبہ کو اور بھی ترکی اثر سے نکال ڈالا اور خود مسلط ہو گیا۔ الجیرز (Algiers) اور تونس ۱۶۵۹ء (۱۰۷۰ھ) اور ۱۷۰۵ء (۱۱۱۷ھ) میں یکے بعد دیگرے اپنے حکمران ڈیے (Deys) اور (Beys) کے تحت نیم خود مختار بن بیٹھے۔ فرانس الجیرز پر ۱۸۳۰ء سے قابض ہو گیا اور تونس پر ۱۸۸۱ء سے۔ افریقی سلطنت میں ۱۹۱۱ء تک طرابلس ہی ترکوں کے زیر اقتدار (اور وہ بھی برائے نام) تھا۔ لیکن اس سال ایطالیہ نے اس کو بھی زبردستی ان سے چھین لیا۔ ایشیا میں مراد چہارم کے ایران سے بغداد فتح کرنے کے بعد ترکوں کو بہت کم ملک کھونا پڑا لیکن ۱۹۱۴ء - ۱۸ء کی جنگ عظیم کے بعد عراق، عرب، فلسطین اور حجاز سے بھی ان کو ہاتھ دھونا پڑا۔ یورپ اناطولیہ کو بھی یونانیوں کے حوالہ کرنا چاہتا تھا لیکن مصطفےٰ کمال اور اس کے ساتھیوں نے ایسا ہونے نہ دیا۔

انیسویں صدی میں ترکوں کے اہم نقصانات زیادہ تر یورپ میں ہوئے۔ (بزمانہ محمود دوم) ۱۸۲۹ء میں یورپ نے یونان کو ان کے قبضہ سے نکال کر آزاد بنا یا۔ ڈینوبی صوبہ جات (بزمانہ عبدالعزیز) ۱۸۶۶ء میں رومانیہ کی آزاد ریاست بنا دئیے گئے۔ ۱۸۶۷ء میں سرویا سے ترکی

(۲۰) سنہ ۱۶۹۱ سلیمان دوم بن (۱۸) سنہ ۱۱۰۲

(۲۱) سنہ ۱۶۹۵ احمد دوم بن (۱۸) سنہ ۱۱۰۶

(۲۲) سنہ ۱۷۰۳ مصطفےٰ دوم بن (۱۹) سنہ ۱۱۱۵

(۲۳) سنہ ۱۷۳۰ احمد سوم بن (۱۹) سنہ ۱۱۴۳

(۲۴) سنہ ۱۷۵۴ محمود اول بن (۲۲) سنہ ۱۱۶۸

(۲۵) سنہ ۱۷۵۷ عثمان سوم بن (۲۲) سنہ ۱۱۷۱

(۲۶) سنہ ۱۷۷۳ مصطفےٰ سوم بن (۲۳) سنہ ۱۱۸۷

(۲۷) سنہ ۱۷۸۹ عبدالحمید اول بن (۲۳) سنہ ۱۲۰۳

(۲۸) سنہ ۱۸۰۷ سلیم سوم بن (۲۶) سنہ ۱۲۲۲

(۲۹) سنہ ۱۸۰۷ - سنہ ۱۸۰۸ مصطفےٰ چہارم بن (۲۷) سنہ ۱۲۲۲ - سنہ ۱۲۲۳

(۳۰) سنہ ۱۸۳۹ محمود دوم بن (۲۷) سنہ ۱۲۵۵

(۳۱) سنہ ۱۸۶۱ عبدالمجید بن (۳۰) سنہ ۱۲۷۷

(۳۲) سنہ ۱۸۷۶ عبدالعزیز بن (۳۰) سنہ ۱۲۹۳

(۳۳) سنہ ۱۸۷۶ مراد پنجم بن (۳۱) سنہ ۱۲۹۳

(۳۴) سنہ ۱۸۷۶ - سنہ ۱۹۰۹ عبدالحمید دوم بن (۳۱) سنہ ۱۲۹۳

(۳۵) سنہ ۱۹۰۹ - سنہ ۱۹۱۸ محمد رشاد (محمد پنجم)

(۳۶) جولائی سنہ ۱۹۱۸ تا ۱۷ نومبر سنہ ۱۹۲۲ وحید الدین (محمد ششم)

(۲) سنہ ۱۳۶۰ء اورخان بن (۱) سنہ ۷۶۱ھ

(۳) سنہ ۱۳۸۹ء مراد اول بن (۲) سنہ ۷۹۲ھ

(۴) سنہ ۱۴۰۲ء بایزید اول بن (۳) سنہ ۸۰۵ھ

(۵) سنہ ۱۴۲۱ء محمد اول بن (۴) سنہ ۸۲۴ھ

(۶) سنہ ۱۴۵۱ء مراد دوم بن (۵) سنہ ۸۵۵ھ

(۷) سنہ ۱۴۸۱ء محمد دوم بن (۶) سنہ ۸۸۶ھ

(۸) سنہ ۱۵۱۲ء بایزید دوم بن (۷) سنہ ۹۱۸ھ

(۹) سنہ ۱۵۲۰ء سلیم اول بن (۸) سنہ ۹۲۶ھ

(۱۰) سنہ ۱۵۲۰ء - سنہ ۱۵۶۶ء سلیمان اول بن (۵) سنہ ۹۲۶ھ - سنہ ۹۷۴ھ

(۱۱) سنہ ۱۵۷۴ء سلیم دوم بن (۱۰) سنہ ۹۸۲ھ

(۱۲) سنہ ۱۵۹۵ء مراد سوم بن (۱۱) سنہ ۱۰۰۳ھ

(۱۳) سنہ ۱۶۰۳ء محمد سوم بن (۱۲) سنہ ۱۰۱۲ھ

(۱۴) سنہ ۱۶۱۷ء احمد اول بن (۱۳) سنہ ۱۰۲۶ھ

(۱۵) سنہ ۱۶۱۸ء مصطفےٰ اول بن (۱۳) سنہ ۱۰۲۷ھ

(۱۶) سنہ ۱۶۲۲ء عثمان دوم بن (۱۴) سنہ ۱۰۳۱ھ

سنہ ۱۶۲۳ء مصطفےٰ اول (واپس) سنہ ۱۰۳۲ھ

(۱۷) سنہ ۱۶۴۰ء مراد چہارم بن (۱۴) سنہ ۱۰۴۹ھ

(۱۸) سنہ ۱۶۴۸ء ابراہیم اول بن (۱۴) سنہ ۱۰۵۸ھ

(۱۹) سنہ ۱۶۸۷ء محمد چہارم بن (۱۸) سنہ ۱۰۹۹ھ

واقعات سے بڑھ چڑھ کر بیان کئے گئے ہیں اور چنداں اعتماد کے قابل نہیں ہیں۔ منگولوں کی ابتدائی تاریخ کے متعلق صحت کے ساتھ صرف اتنا کہا جا سکتا ہے کہ وہ کئی ٹولیوں یا قبائل میں کے ایک ٹولی یا قبیلہ تھے جو بحالت خانہ بدوش صحرائے گوبی کے شمال میں پانی اور چراگاہ کی تلاش میں پھرا کرتے تھے۔ انکی عمر شکار کرنے اور مویشیوں کے پالنے میں کٹتی تھی ان کی غذا گوشت اور کھٹا دودھ (کمِس Kumis) تھی۔ اپنے ہم خاندان خِتن (Khitons) کے لوگوں سے یا ترکوں اور چینیوں سے جن کے وہ دست نگر تھے چمڑے اور جانوروں کا لین دین کیا کرتے تھے۔ دسویں صدی سے پہلے منگول کا نام ملک سے باہر کوئی جانتا نہ تھا۔ اور وہ غالباً تمام قبائل کے مجموعہ کو دیا جانے لگا جبکہ اس نام کے ایک خاص قبیلہ کا سردار اپنی برادری کے دوسرے تمام افراد پر تفوق حاصل کرکے جزو کا خطاب کل کو دلایا۔ اگر یسوگائی (Yesaugay) اپنی ٹولی یا قبیلہ کے تفوق کا بانی نہ تھا تو کم از کم اس بات کا نمایاں ممد و معاون تھا اور غالباً اُسی نے منگول قوم کو چینیوں سے آزاد کرایا۔ فتوحات و ملک گیری کے باوجود یسوگائی کو پادشاہ ماننے والی قوم عدداً صرف چالیس ہزار خیموں پر مشتمل تھی۔ اُسی بنیاد پر یسوگائی کے بیٹے چنگیز خاں نے بیس سال میں ایک ایسی سلطنت قائم کی جو اب تک بھی دنیا کی تمام سلطنتوں میں سب سے زیادہ وسیع مانی جاتی ہے۔ یسوگائی ۱۱۷۵ء میں مر گیا اس کا بیٹا تموجن ([illegible]) جو اسوقت صرف تیرہ برس کا تھا اور ابھی

XI مغلوں کا خاندان (خاندانِ مغول)

نوٹ: مندرجہ ذیل مواد لین پول نے ہنری ہورتھ کی مشہور تاریخ سے اخذ کیا جانا بیان کیا ہے۔

منگول خاندان

منگول یا مغلوں کی تاریخ عملاً فاتحِ اعظم چنگیز خاں ہی کے عہد سے شروع ہوتی ہے۔ اس کے آباد اجداد کے متعلق اسکی سوانح حیات لکھنے والوں نے بہت سے روایات بیان کئے ہیں لیکن (جیسا کہ بہتیرے غیر معمولی مشہور آدمیوں کے ساتھ طریقہ رائج ہے) اس کے بزرگوں کے حالات

مقرر کیا ہے پس آئندہ سے اس کا نام چنگیز خاں ہونا چاہئے جس کے معنی ہیں (The Very Mighty King) یا دشاہ اعلیٰ اقتدار۔ اس طرح چنگیز خاں ۴۴ سال کی عمر میں بلا شرکت و مزاحمت غیرے بادشاہت کرنے لگا۔ تین سال بعد اویغور قبیلہ (Uighur) سے اطاعت منوا کر اس نے چین پر چڑھائی کی اور اگرچہ اس قدیم شہنشاہی پر پوری طرح فتحیابی اس کے پوتے کے قسمت میں لکھی تھی تاہم اس کے شمالی ممالک کا بیشتر حصہ (قدیم لیوٹنگ (Liau Tung) اور ہیا (Hia) کی تنگت (Tangut) بادشاہت خود ابھی کے چین جبات منگول حکومت کے تابع یا باجگزار صوبے بنا لئے گئے۔ اس وقت کی ساری مہذب دنیا پر تسلط پانے کے لئے صرف قراخطائی (Kara Khitay) کی پرانی ترکی سلطنت باقی رہ گئی تھی جو حالیہ مشرقی ترکستان کے حدود کے اندر تقریباً محدود تھی اور ان پر ایسے بادشاہوں کا ایک سلسلہ بادشاہت کرتا تھا جو خان کہلاتے تھے اور سرحد سے ملے ہوئے ممالک ایران و ماوراء النہر کو اپنا تابع و اطاعت گزار بنا رکھے تھے۔ چنگیز اور اس کے گھوڑے سواروں نے ان کو جلد فرد کر لیا اور کاشغر ختن اور یارقند کو گورخانان (Gur Khans) کی باقیماندہ سرزمین کے ساتھ فتح کر لیا۔ اب منگولوں کے مقبوضات خوارزم شاہ کی جدید وسیع سلطنت کی سرحد سے جا ملے۔ چنگیز اب

چنگیز خاں کے عالیشان لقب سے ملقب نہوا تھا اسکی جگہ ان تمام قبیلوں پر حکومت کرنے لگا جو دریائے اونون (Onon) کے کناروں پر بھٹکتے پھرتے تھے۔

یہاں اس فاتح اعظم کی فتوحات کا تفصیل وار بیان مقصود نہیں (سر ایچ۔ ایچ ہورتھ کی کتاب کے مطالعہ سے ان کا پتہ چل سکتا ہے) صرف اتنا کہنا کافی ہے کہ خانگی دشمنوں سے تیس سال تک برسر پیکار رہکر اپنے اور قرب و جوار کے قبائل پر اپنا اقتدار قائم کرنے کے بعد طاقتور غداروں کی مخالفت کے باوجود تموجن بالآخر اپنے آپ کو اپنی باقیماندہ بیس سالہ زندگی وسیع تر اور اولوالعزم منصوبوں کی تکمیل کے لئے صرف کرنے کے قابل پایا۔ صحرائے گوبی کے شمال کے تمام قبایل کو ایرٹش (Irtish) سے خنگان (Khinggan) پہاڑوں تک زیر کرنے اور اپنے فرماں برداروں میں کرائٹ کے قبیلہ (Karaits) کو جو اپنے بادشاہ ونگ خان (Wang Khan) [یوروپی افسانہ کا (Prester john) اور پستو گائی اور اس کے بیٹے ٹنگا پرانا مگر خیانت پسند ساتھی] کی غداری کی وجہ سے اپنی آزادی کھو بیٹھے تھے، شامل کر لینے کے بعد تموجن نے ۱۲۰۶ء میں ایک قورلتائی (Kuriltay) یا (Diet) تمام قبائل کے سرداروں کی مجلس شوریٰ طلب کی اور ایک (Shaman) شمن یا مذہبی پیشوا نے ان سرداروں کے سامنے اعلان کیا کہ دوسرے سرداروں سے بالاتر خطاب تقدیر نے تموجن کے لئے

(۱) اُوگوتائی (Ogotay) کا خاندان یا زنگوریہ کے قبائل پر حکراں تھا۔ تا آنکہ تلوئی (Tuluy) کے خاندان نے اس کو تلف کر دیا۔

(۲) تُلوئی کا سلسلہ جو منگولستان کے قبائل پر حکومت کرتا تھا۔ یہ اُوگوتائی کے بعد خاقان بنے اور مانچو قوم کے تسلط پانے تک جاری رہے۔

(۳) تُلوئی کے سلسلہ کی ایرانی شاخ۔ ہلاکو اور اس کے جانشین۔ ایلخانان ایران۔

(۴) جوجی کا سلسلہ جو خفچاق کی خانی سے متعلق ترکی قبائل پر حکراں تھا۔ زرّیں اور سفید اردوں کے خانان یا لآخر استرخاں کی خانی اور جنبی سلسلے کازاں کزیموف (Kazimof) اور کرم (Krim) کی خانیان۔ جو بعد کو چل کر آخری زمانہ میں خانانِ خیوا و بخارا ہوئے۔

(۵) چغتائی سلسلہ (Chagatay) حاکم ماوراء النہر۔

اس سلطنت پر حملہ آور ہوا اور یہ سلطنت بھی اس کے حملہ کی مقاومت میں ناکام رہی۔ منگول فوجیں کئی ایک بڑی بڑی برگیڈوں میں تقسیم ہوکر ایک طرف خوارزم خراسان اور افغانستان کا صفایا کرنا شروع کیں تو دوسری طرف آذربائیجان، جارجیا اور جنوبی روس پر چھاپہ مارنے لگیں اور ایک تیسری برگیڈ چین کی طرف اپنا بڑھنا جاری رکھی۔ ابھی یہ تمام وسیع فتوحات مکمل ہونے نہ پائے تھے کہ چنگیز خاں ۱۲۲۷ء (۶۲۴ھ) میں چونسٹھ سال کی عمر میں مرگیا۔ اب تک اس نے اور اس کے بیٹوں نے جو ممالک فتح کرلئے بحیرۂ اصفر (Yellow Sea) سے بحیرۂ اسود تک پھیلے ہوئے تھے اور انمیں وہ تمام ملک و اقوام شامل تھے جو چینیوں، تنگتوں افغانوں ایرانیوں اور ترکوں کی حکومت سے چھینے گئے تھے۔

منگول سرداروں کی عادت تھی کہ اپنے بعد وہ اپنے لڑکوں میں اپنے مقبوضہ ممالک تقسیم کردیتے تھے۔ اور یہ تقسیم زیادہ تر بلحاظ خصوصیات قبائلی ہوتی تھی نہ بلحاظ نوعیت ملک۔ چنگیز نے بھی اپنے لڑکوں میں اپنی سلطنت اسی طرح تقسیم کردی۔ خاص خاص قبائل کے جہاں جہاں خیمے پڑتے تھے ان کو ایک لڑکے سے منسوب کرکے خود اپنی جگہ سب سے اعلیٰ مرتبت کی خانی پر ایک کو مقرر کیا۔ انکی تفصیل خاقانوں یا دیگر تمام منگول سرداروں کے حکام اعلیٰ سے شروع کرکے اس طرح مرتب کی جاسکتی ہے:۔

(۸۱) خاقانِ کبیر

(Great Khans)

۱۰۲۶ء – ۱۶۳۴ء م ۶۰۳ھ – ۱۰۴۳ھ

(۱) سلسلۂ اوگوتائی (Ogotay) متعلقات:-

زُنگاریہ[1] – اعلیٰ خاقانان ۱۲۲۷ء – ۱۲۴۱ء

چنگیز کی وصیت کے بموجب اوگوتائی زنگوریہ میں اپنا علاقہ حاصل کرنے کے علاوہ تمام منگول حکمرانوں کا سردار اعلیٰ مقرر ہوا۔ اگرچہ وہ نہ تو عمر میں سب سے بڑا تھا اور نہ سب سے زیادہ قابل۔ تاہم چنگیز کی وصیت کا ایسا احترام تھا کہ خاندان کے تمام سرداروں اور باجگزاروں نے ۱۲۲۹ء کے عام مجلس شوریٰ یا قرلتائی میں اوگوتائی کی اطاعت کیلئے اپنا سر خم کیا۔ اس عہد میں منگولوں کی مملکت کو مزید معتد بہ وسعت ہوئی۔ کِن (Kin Empire) یعنی چین کے شمالی نصف حصہ کی تسخیر ہی جو چنگیز کے حین حیات صرف جزوی طور پر فتح ہوئی تھی

---

[1] یہاں کے قبائل متعلقہ (Naymans) اور تالیہ کا ملک قبیلہ (Kalmuks) کے آباء و اجداد تھے۔

چنگیز خان

- تلوئی
  - ایلخانی ایران ۱۲۵۶ء – ۱۳۴۴ء
  - چین میں اعلیٰ خانی (Yuan خاندان) ۱۲۸۰ء – ۱۳۷۰ء
    - منگولیا میں اعلیٰ خانی ۱۳۷۰ء – ۱۴۷۰ء
      - منقسم و منفرق قبائل ۱۴۷۰ء – ۱۶۳۴ء
- اوگتائی — خانی اعلیٰ (۱۲۲۷ء تا ۱۲۴۱ء)
- چغتائی — خانی ماوراء النہر (۱۲۲۷ء تا ۱۳۷۰ء)
- جوجی
  - (Tevel) توکائی سلطان اور سائبیریا کے خان
  - شیبان (Sheyban)
    - تمن (Timuen) کے زار (Czars) ق ۱۲۴۲ء – ۱۶۵۹ء
    - خیوا کی خانی ق ۱۵۱۵ء – ۱۸۷۲ء
    - بخارا کی خانی ۱۵۰۰ء – ۱۹۲۰ء
  - توکا تیمور — بلغاریہ کبیر کی خانی
    - کرم کی خانی ۱۴۲۰ء – ۱۷۸۳ء
    - قزیموف کی خانی ۱۴۵۰ء – ۱۶۷۰ء
    - قازان کی خانی ۱۴۳۸ء – ۱۵۵۲ء
  - باتو (Batu) — خیجاق کی خانی ۱۲۴۲ء – ۱۳۵۹ء
  - اوردا (Orda) — مشرقی خانی (سفید اردو) ۱۲۲۶ء – ۱۴۲۸ء
    - خیجاق کی متاخرہ خانی ۱۳۷۸ء – ۱۵۰۲ء
      - استرخان کی خانی ۱۴۶۶ء – ۱۵۵۴ء
    - قزاق یا کیرک (Kazak) ۱۴۲۵ء – ق ۱۸۰۰ء

باتو خاں کے تحت ہنگیری کی چڑھائی میں بڑی بہادری اور نام آوری سے لڑ رہا تھا واپس آنے تک بطور نائب حکومت کرتی رہی۔ کیوک کو ہنگیری میں طلبی کا خط وصول ہوا۔ ۱۲۴۶ء میں قراقورم واپس ہوا اور قرلتائی عام میں خاقان منتخب ہوا جس میں خاندان کے اکثر ارکان باستثنار فرزندان جوجی خاں شریک تھے۔ جوجی خاں کے بیٹے اس انتخاب سے ناخوش تھے اور شرکت سے معذرت چاہی)۔
کویوک نے اپنی ماں کے عہد حکومت یا نیابت کی بدامنیوں کو دور کیا اور چین اور ایران کی مہموں کی تکمیل کے لئے افواج بھیجیں۔
کویوک ہی اوگوتائی کے خاندان کا ایک رکن تھا جو حکومت اعلیٰ کے تخت پر بیٹھا۔ جب وہ ۱۲۴۸ء میں مرگیا تو شہنشاہی تولوئی کے خاندان میں منتقل ہوگئی نہ تو کویوک کا بیٹا ہی فائز ہوا اور نہ اس کا کوئی بھائی۔ اس نئے سلسلہ کے پہلے خاقان کے عہد میں اوگوتائی کے خاندان نے اپنی حق تلفی کی مخالفت نہیں کی۔ لیکن جب منگو خاں (Mangu) مرگیا اور ایک غیر رسمی مجلس شوریٰ نے جو چین میں منعقد ہوئی تھی تو بولائی کو خاقان منتخب کیا تو اوگوتائی کی اولاد نے فوری اور عام بغاوت کی لیکن سخت نقصان اٹھانا پڑا۔
اوگوتائی کے پوتے کیدو (Kaydu) نے مشرق میں تولوئی کے طرف داروں اور معاونین سے ۴۱ لڑائیاں لڑیں اور ان کے خفچاقی حلیفوں سے مغرب میں ۵ لڑائیاں۔ لیکن یہ لڑائیاں

اب ۱۲۳۴ء میں پوری فتح کر لی گئی۔ [جنوبی نصف حصہ قوبیلائی خان (Khubilay) کے زمانہ تک منگول حملہ آوروں کو روکتا رہا] ۔ بہادر لیکن بدنصیب جلال الدین محمد خوارزم شاہ کے بیٹے کا اس کے باپ کے سابقہ مملوکہ ممالک میں تعاقب کیا گیا باتو (Batu) فرزند جوجی کے زیر حکم ایک بڑی فوج یورپ کی فتح کے لئے مرتب کی گئی۔ منگول فوج موسکو اور نوو گورودڈ (Novgorod) میں داخل ہو گئی۔ ہنگیری میں گھس کر کراکو (Cracow) جلادی اور پسٹ (Pesth) کے شہر کا محاصرہ کر لیا۔ اوگوتائی کی موت پر ارکان خاندان کی ایک عام مجلس منعقد کی گئی اور لیگنٹز (Liegnitz) پر گرینڈ ڈیوک آسٹریا کی مدافعت سے یورپ منگول تسلط سے بچ گیا اس اثناء میں شہنشاہیت کے اندرونی معاملات وزیر اعظم یلیو چیتسائی (Yeliu Chutsay) نے (جو ایک ختائی Khitan تھا بڑی دانشمندی اور عدل و انصاف کیساتھ یہ کام انجام دئے ۔ باوجود شہنشاہ کی عدم قابلیت کے جو منگول قوم کی قبیح عادت شرابخواری میں مبتلا تھا تمام صوبہ جات میں امن و باقاعدگی پھر سے قائم کر دی گئی۔

اوگوتائی ۱۲۴۱ء (۶۳۹ھ) میں فوت ہوا۔ اس کے بعد کئی سال تک کوئی شہنشاہ منتخب نہ ہو سکا اسکی بیوہ تورا کینہ Turakina اپنے سب سے بڑے بیٹے کیوک (Kuyuk) کے جو

(۳) منقسمہ قبائل اور رفتہ رفتہ منچو قوم کی ماتحتی (سنہ ۱۲۴۳ء سے ۱۶۳۴ء)۔

تولوئی کے بیٹے منگو کو تخت کچھ اس وجہ سے ملا کہ وہ بڑا بہادر سپہ سالار مشہور تھا اور کچھ اس وجہ سے کہ خاص منگولیا کے بہت سارے قبیلے جو چنگیز خاں کی منگول فوجوں کے مرکز تھے اور تولوئی کے علاقے سے وابستہ تھے اس کے ساتھ شامل ہو گئے۔ ۱۲۵۱ء میں اسکی تخت نشینی منائی گئی اور وہ ۱۲۵۹ء میں مر گیا۔ تاہم اس قلیل مدت میں دو اہم تبدیلیاں شروع کی جا سکیں۔ منگو نے اپنا دربار قدیم پایہ تخت قراقورم شمالی صحرائے گوبی میں برقرار رکھا اور اپنے بھائی قوبلائے کو جنوبی صوبہ جات کا حاکم مقرر کیا۔ یہ قراقورم سے پکنگ (Peking) کو دارحکومت منتقل کرنے کا پہلا قدم تھا۔ دوسری تبدیلی یہ تھی کہ ایک دوسرے بھائی ہلاگو کو ایران بھیجا جہاں بجائے صوبہ جاتی گورنروں کی تبدیل پذیر حکومت کے خود اس کا خاندان حکمراں ہوا اور اس طرح ایران کو چنگیز خاں کے شاہی خاندان کے پادشاہوں کا ایک سلسلہ میسر ہوا جس طرح کہ مغل شہنشاہیت کے دوسرے بڑے بڑے حصص کو ہوا۔

۱۲۵۹ء میں منگو کی موت ایک عام کشمکش کی محرک ثابت ہوئی۔ اوگوتائی کے خاندان (یا خانوادہ) نے حصول اقتدار اعلیٰ کا دعویٰ پیش کیا جیسا کہ قبل ازیں بیان ہو چکا ہے۔ اور

برابر قوت والے متحاربین کی نہ تھیں اور جوں ہی کیدو ان ۱۳۰۱ء (۷۰۰ھ) میں فوت ہوا اوگوتائی کے خاندان نے تولوئی کے خاندان کی اطاعت قبول کرلی۔ ان کے قبائل یا انکی ٹولیاں (Ulus) ماورائے النہر اور خفچاق کے قبائل میں منتشر کر دی گئیں اور ان کے سردار گمنامی کی حالت میں چغتائی خاں والوں کے تحت زندگی بسر کرنے لگے۔ کبھی کبھی بدامنی کے زمانہ میں اوگوتائی کے خاندان کا کوئی نمائندہ ماوراء النہر کے تخت پر بٹھایا جاتا تھا اور تیمور لنگ کی تمنا تھی کہ چنگیز کے وارث کے ورثاء کو پھر سے عروج کی حالت میں پہنچا دے اس غرض سے اس نے سیورغاتمش (Suyurghatmish) اور اس کے بیٹے محمود کو چغتائی خاندان کے معزول شدہ گھرانے کی جگہ تخت پر بٹھایا۔ لیکن یہ ایک مصنوعی احیاء تھا اور یہ دو نام نہاد بادشاہ اصلی خاقان کہلانے کے مستحق نہیں سمجھے جاسکتے۔

(۲) تولوئی کا سلسلہ

علاقہ منگولستان۔ تین مدارج میں خاقان (۱۲۴۸ء تا ۱۶۳۴ء)۔

(۱) یوئین (Yuan) خاندان چین میں (۱۲۴۸ء تا ۱۳۷۰ء)

(۲) قراقورم کی گھٹی ہوئی شہنشاہی (۱۳۷۰ء تا ۱۶۳۴ء)

قدیم پایہ تخت قراقورم کی محض ایک صوبہ کی حیثیت رہ گئی۔ یہ پہلا دور اس صدی پر مشتمل ہے جو قبولائی کے چین میں مغل شہنشاہی قائم کرنے اور اس کے دسویں جانشین تغان تیمور (Tughan Timur) کے سنہ ۱۳۶۷ء میں اخراج تک چلی آئی۔ اس دور کے منگول خاقان چین کی تاریخوں میں یوئن (Yuen) خاندان کہلاتے ہیں۔ مارکو پولو کے بیان سے پتہ چلتا ہے کہ اس خاندان نے کس شان و شوکت سے چین میں اپنی حکومت کی بنا ڈالی۔ سر ہنری ہاورتھ کی تاریخ کے مطالعہ سے معلوم ہوگا کہ دربار کی فضول خرچیاں، لاماؤں کی بیجا طرفداری و حمایت، رعایا کا افلاس اور ان کی بیماریاں، طاعون، قحط اور زلزلے یہ سب بلائیں کس طرح اتنی بڑی شہنشاہی کی تباہی کا باعث ہوئیں۔ مختلف مدعیوں کی کوششیں بالآخر چو یوئن چانگ (Chu Yuen Chang) شہزادہ یو (Wu) کی فتح کی شکل میں کامیاب ہوئیں۔ جو منگ (Ming) خاندان کا بانی تھا اور شاہی لقب اختیار کر کے سنہ ۱۳۶۸ء میں پیکنگ پر قبضہ کر لیا۔ دو برس کے اندر منگول چین سے بالکل نکال دیے گئے۔ اور اس طرح خاقانوں کی تاریخ کا سب سے درخشاں عہد خوشحالی ختم ہو گیا۔

دور ثانی منگول کے چین سے نکالے جانے سے لیکر دیان خان (Dayan Khan) کے زیر فرمان موقت احیا تک کا زمانہ ہے

دورِ ثالث دیان خاں کی اس مرکز گریز پالسی کی خرابیوں کی داستان ہے۔ منقسمہ قبائل کی باہمی خانہ جنگی اور یکے بعد دیگرے ان کا ایلخو حکومت میں ضم ہو جانا جو چین میں منگ خاندان کی بربادی قائم ہوا۔ اندرونی لڑائیاں، جداگانہ خاندان اور عالمگیر انتشار و عدم یا فقدان اتحاد۔ بہت جلد ان خاقانوں کے برائے نام اقتدارِ اعلیٰ یا پادشاہت کو ختم کر ڈالے۔ ۱۶۳۴ء کے بعد قبولائی خاں کی اولاد چین کی محض فرماں بردار و محکوم رہ گئی۔

خانانِ کبیر

(۱)	۱۲۰۶ء - ۱۲۲۷ء	چنگیز خاں	۶۰۳ھ - ۶۲۴ھ
(۲)	۱۲۴۱ء	اوگوتائی بن (۱)	۶۳۹ھ
	۱۲۴۶ء	زمانہ تعطل شاہی۔ تورہ کینا	۶۴۴ھ
(۳)	۱۲۴۸ء	کویوک بن (۲)	۶۴۶ھ
(۴)	۱۲۴۸ء -	منگو بن تلوئی (Tuluy) بن (۱)	۶۴۶ھ -

(۱۳۷۰ء - ۱۵۴۳ء)۔ یہ گھٹیا سلطنت کا زمانہ ہے (زمانۂ سلطنت ناقصہ) جبکہ منگول چراگاہوں کے ان میدانوں کے اندر محدود ہوگئے جہاں سے کہ وہ فتح و ظفر کے ساتھ پہلے نکلے تھے۔ یعنی کیرولون (Kerulon) اور اونون (Onon) کی ندیوں کے بازو کے میدان خیمہ اندازی صحرائے گوبی کے شمال ہیں۔ یہاں بھی وہ مطلق خود مختار نہیں رہے۔ منگ کی افواج نے ان پر بیور (Buyur) کی جھیل کے پاس اچانک حملہ کیا اور انکو شکست فاش دی۔ ان میں سے اسی ہزار قیدی بنائے گئے۔ ڈیڑھ لاکھ مویشی پکڑے گئے اور بے شمار مال و دولت چھین لی گئی۔ اس ہزیمت کے بعد خاقانوں کی آن بان جاتی رہی اور وہ صرف نام ہی کے مقتدر اعلیٰ خاقان رہ گئے۔ فی الحقیقت وہ منگ شہنشاہوں کے خراج گزار ہوگئے۔ ان کے قبائل کے سردار بھی پیکنگ کے حکم ناموں سے مامور ہوتے تھے۔ پندرھویں صدی میں ان پر اس سے بھی بڑھکر بلا نازل ہوئی۔ ان کے بہت سے قبیلے کچھ مدت کے لئے اویرت (Oirats) قوم کے اطاعت گزار بن گئے۔ لیکن اس صدی کے ختم پر ڈیان خان نے جو تغان تیمور کے سلسلہ میں چودھواں خاقان تھا منتشر قبائل کو عارضی طور پر متحد و متفق کیا اور ان کو چند ایک مجموعوں یا گروہوں میں منظم کیا۔

(۷) ۱۳۲۹ء (راجی پیکا) ۲۹ء
بن (۶)

(۸) ۱۳۲۹ء (کوشالا) ۲۹ء
بن (۳)

(۹) ۱۳۳۲ء (جیاغلو) ۳۲ء
بن (۳)

(۱۰) ۱۳۳۲ء (رنت شین پال) ۳۲ء
بن (۸)

(۱۱) ۱۳۳۲ء - (توغان تیمور ۳۲ء -
(Tughān Timūr)
بن (۸)

خاقانان منگولیا

(دور سلطنت ناقصہ)

گھٹیا سلطنت کا زمانہ

(۱) ۱۳۷۰ء - ۱۳۷۸ء بلکتو (Biliktu) ۷۰ء - ۷۸ء
بن تغان تیمور

یوئن (Yuen) خاندان

(۱)	۱۲۵۰ء ۱۲۹۴ء	قبولائی بن تلوئی	۶۵۵ھ ۶۹۳ھ
(۲)	۱۳۰۷ء	اول جائتو (Ulgaitu) بن (Chung Kin) بن (۱)	۷۰۶ھ
(۳)	۱۳۱۱ء	(کولوک) بن (دھرما بالا) بن (چنگ کنگ) بن (۱)	۷۱۱ھ
(۴)	۱۳۲۰ء	(بویئنتو Buyantu) برادر حقیقی (۳)	۷۲۰ھ
(۵)	۱۳۲۳ء	(گیگن Gegen) بن (۴)	۷۲۳ھ
(۶)	۱۳۲۸ء	(یی سون تیمور) بن (کمالا) بن (چنگ کنگ) بن (۱)	۷۲۸ھ

(۱۲) سنہ ۱۲۶۳ مولون (Molon) سنہ ۸۶۷
بن (۹)

(۱۳) سنہ ۱۴۷۰ (منڈغول) سنہ ۸۷۵
بن (۸)

(۱۴) سنہ ۱۴۷۰ ۔ دَیان (Dayan)
بن (بولنخجی نونگ)
بن (ترگوت سوک)
بن (۹) (۱۰) سنہ ۸۷۵

منقسمہ قبائل

---

(۱) سنہ ۱۵۴۴ سنہ ۱۵۴۸ (بودی) سنہ ۹۵۱ سنہ ۹۵۵
(۲) سنہ ۱۵۵۷ (کودنگ) سنہ ۹۶۴
(۳) سنہ ۱۵۹۳ (سکتو) سنہ ۱۰۰۱
(۴) سنہ ۱۶۰۴ (سیٹ زِن) سنہ ۱۰۱۳
(۵) سنہ ۱۶۳۴ (لِنگ دان) سنہ ۱۰۴۳

منچوتاتا

(۲) ۱۳۸۸ء اُتوخال (Ussukhal) ۷۹۰ھ
بن تغان تیمور

(۳) ۱۳۹۲ء (اینگ کے سوریلو) ۷۹۴ھ
بن (۲)

(۴) ۱۴۰۰ء (ایلبیک) ۸۰۲ھ
بن (۳)

(۵) ۱۴۰۲ء (گون تیمور) ۸۰۵ھ
بن (۴)

(۶) ۱۴۱۱ء (اولیائی تیمور) ۸۱۴ھ
بن (۴)

(۷) ۱۴۳۳ء (دیل بیک) ۸۳۷ھ
بن (۶)

(۸) ۱۴۳۹ء (اوسائی) (Adsai) ۸۴۳ھ
بن (۴)

(۹) ۱۴۵۲ء (تے سونگ) (Taisong) ۸۵۶ھ
بن (۸)

(۱۰) ۱۴۵۳ء - (اکبرجی) (Akbarji) ۸۵۷ھ
بن (۸)

(۱۱) ۱۴۵۴ء - ۱۴۵۵ء (اوکیک لو) ۸۵۸ھ ۸۵۹ھ
بن (۹)

فرماں روا تھا۔ شمال میں اس کے مقبوضات جغتائی اور جوچی کے
مقبوضات سے ملحق تھے اور جنوب میں سلاطین مصر کے مقبوضات سے۔
ان حدود کے اندر اس کا خاندان تقریباً ایک صدی تک
خود مختارانہ حیثیت سے زندگی بسر کیا اگرچہ دور سے چین کے
خاقان کی برائے نام فرماں برداری کر لیتا تھا۔ کبھی کبھی تخت نشینی
کے لئے آپس میں جو لڑائیاں ہوتی تھیں ان کو اگر نظرانداز کر دیا
جائے تو ملک میں عموماً امن اور سکون کے ساتھ حکمرانی رائج تھی اور
ایلخانی بادشاہ ایران کے سابقہ حکمرانوں کی طرح علم و حکمت کی بھی
سرپرستی کرتے تھے۔

ابوسعید کے عہد حکومت میں اس خاندان میں بھی خرابی کے وہی
اسباب پیدا ہوئے جو قبل ازیں خلفاء اور سلجوقی سلطانوں کی تباہی کے
باعث ہوئے تھے۔ اور آگے چل کر مصر میں مملوک سلاطین کا زوال
پیدا کرنے والے ثابت ہوئے۔ باہم دیگر رقیب امراء سپہ سالاران
وزراء اور متعصب مذہبی خیال کے لوگ ملک کی حکومت میں زیادہ زیادہ
حصہ لینے لگے اور ان کا آپس کا حسد اور بغض و عناد ایلخانوں کیلئے
خطرناک ہوتا گیا۔ ابوسعید کے مرنے پر ایران کے تخت پر کٹ پتلی جیسے
بادشاہ بٹھائے اور معزول کئے جانے لگے۔ ایران کو دو بڑے
خاندانوں نے بانٹ لیا۔ ایک امیر چوپان کا خاندان تھا جو غازان
اور اس کے جانشینوں کا چہیتا سپہ سالار تھا' دوسرا گھرانا حو

ایران کا منگول حکمران خاندان

۱۲۵۶ء ۔ ۱۳۴۹ م ۶۵۴ھ ۔ ۷۵۰ھ

منگو خاں کے عہد حکومت میں ایران کو ہلاگو کے گھرانے کے ذریعہ (تلوئی کے سلسلہ میں) ایک شاہی خاندان نصیب ہوا۔ یہ لوگ ایلخان یا موبی خان کہلاتے تھے جو مقتدر اعلیٰ خاقانوں کے اطاعت گزار اور فرماں بردار تھے۔ جو ملک ہلاگو کے تفویض کیا گیا اس پر اپنا تسلط قائم کرنے میں اس کو کوئی دقت نہیں ہوئی۔ اولوالعزم خوارزم شاہ نے جس کو چنگیز نے شکست دیکر ملک سے نکال دیا تھا پہلے ہی سے اس کے لئے ایران کا بہترین حصہ فتح کر کے راستہ صاف کر دیا تھا۔ خوارزم شاہ کے زوال پر اس کے ممالک میں جو چھوٹی ریاستیں اور حکمراں خاندان قائم کئے جا رہے تھے ان سب کو ہلاگو نے بھگا دیا اس کے بعد بغداد پہنچکر بیرحمی سے بے بس بنی عباسی خلیفہ المستعصم باللہ کو قتل کیا اور مغرب کی طرف بلا روک آگے بڑھتا چلا گیا حتے کہ مصر کے مملوک سلاطین نے اس کو ٹھیرا دیا۔ اب ہلاگو ایران اور ایشیائے کوچک کے ممالک کا ہندوستان سے بحر میڈیٹرینین تک

(۲)	۱۲۸۱ء	اباقا	بن (۱)	۶۸۰ھ
(۳)	۱۲۸۴ء	احمد بن (۱)		۶۸۳ھ
(۴)	۱۲۹۱ء	ارغون بن (۲)		۶۹۰ھ
(۵)	۱۲۹۵ء	گے خاتون	بن (۲)	۶۹۴ھ
(۶)	۱۲۹۵ء	بیدو بن تراغائی بن (۱)		۶۹۴ھ
(۷)	۱۳۰۴ء	غازان محمود بن (۴)		۷۰۳ھ
(۸)	۱۳۱۶ء	الجایتو بن (۴)		۷۱۶ھ
(۹)	۱۳۳۵ء	ابوسعید بن (۸)		۷۳۶ھ
(۱۰)	۱۳۳۶ء	اریا از نسل ارکبوکا		۷۳۶ھ
(۱۱)	۱۳۳۶ء۔	موسیٰ بن علی بن (۶)		۷۳۶ھ۔

رقیب خانان

(۱۲)	۱۳۳۶ء۔۱۳۳۸ء	محمد بن یلقتلغ بن انبرجی بن میگو تیمور بن ہلاگو	۷۳۶ھ۔۷۳۸ھ
(۱۳)	۱۳۳۸ء۔۱۳۵۱ء	تغا تیمور	۷۳۹ھ۔۷۵۲ھ
(۱۴)	۱۳۳۹ء۔۱۳۴۰ء	جہاں تیمور بن (الفرنگ) بن (۵)	۷۳۹ھ۔۷۴۱ھ

امیر حسین جلیری (Jalayr) کا تھا اور ایلخانی بھی کہلاتا تھا۔ ان دونوں کا ایک ایک لڑکا تھا جو ایک ہی نام حسن سے موسوم تھا ایک حسن بزرگ کہلاتا تھا اور دوسرا حسن کوچک (بطور امتیاز)۔ اول الذکر امیر جلیر کا لڑکا تھا اور دوسرا امیر چوپان کا۔ ابوسعید کی وفات کے بعد ارپا خان جو ہلاکو کی اولاد سے نہیں بلکہ اس کے بھائی ارکبوکا کی نسل سے تھا تخت پر بٹھایا گیا لیکن موسیٰ نے (جو اپنے کو چھٹے ایلخان بَیدو (Baydu) کی نسل سے بتاتا تھا) اس کو ۱۳۳۶ء میں معزول کر دیا۔ پھر حسن بزرگ کے نمائندوں نے جلدی سے موسیٰ کو علیحدہ کر دیا۔ اب امیر چوپان والے حسن کوچک نے سالی بیگ (ابوسعید کی ایک بہن کو جو پہلے چوپان کی بیوی تھی اور بعد کو ارپا کی ہوئی اور آخر میں سلیمان سے منسوب ہوئی) کو بطور رقیب و مخالف حکمراں مقابلہ کے لئے کھڑا کیا۔ بالآخر سلیمان نے سالی بیگ سے اقتدار چھین کر اپنے ہاتھ میں رکھا۔ نوشیرواں کی ہنگامہ خیز و پُر مصیبت سلطنت کے بعد ایران میں جلیر کا ہی سب سے زیادہ طاقتور گھرانا تھا اور ہلاکو کا خاندان مٹ گیا۔ جلیری مظفری سرداری وغیرہ ملک کو غارت کئے جا رہے تھے کہ تیمور بر سر موقع پہنچ کر ان سب کو نکال باہر کیا۔

(۱) ۱۲۵۶ء۔ ۱۲۶۵ء ہلاکو بن تلوئی بن چنگیز ۶۵۴ھ ۔ ۶۶۳ھ

کی قدیم سلطنت یا شہنشاہیت کے قبائل تفویض کئے گئے تھے (جو سیحون کے شمال میں واقع تھی) ۔وہ یہاں اپنے باپ سے پہلے مرجانے پر اس کی جگہ اس کا فرزند اکبر اوردا جانشیں ہوا ۔ اس کا ایک چھوٹا بیٹا باتو نے اپنی یورپ کی مشہور فوج کشی کے باعث اپنے خاندان کی حکومت و علاقہ جات کو مغرب میں مزید وسعت دی ۔ اور بالآخر خفچاق کی ترکی مملکت کا بادشاہ بن گیا ۔ باتو کے ممالک کے شمال میں ایک اور بھائی توکا تیمور کو ایسا معلوم ہوتا ہے کہ بلغار یہ کبیر کا صوبہ (دریائے والگا کا بالائی حصہ) ترکہ میں ملا تھا ۔ جوجی کا ایک چوتھا بیٹا شیبان ان مراعی [illegible] Steppes کا حاکم تھا جو اب خرگیز قزاقوں کا علاقہ (اوردا کے علاقہ کے شمال میں) کہلاتا ہے ۔ اور ایک پانچواں بیٹا تبوال قبائل مییش نیغ کا سردار تھا جو بعد کو نوگائی کہلائے اور اور یورل [illegible] اور ([illegible]) کے درمیان واقع تھے ۔ یہ تمام قبائل اور انکے سردار کم و بیش باتو کے خاندان کے تابع تھے جو اگرچہ رشتہ میں چھوٹی شاخ سے تعلق رکھتے تھے سب سے زیادہ قوت و اقتدار حاصل کر لئے تھے اور اپنا پایہ تخت سرائے واقع دریائے والگا بنا رکھے تھے جو جوجی خانی سلطنت کا دارالحکومت تھا ۔ یہ تمام قبائل سنہری اردو کے عرف عام میں شامل ہیں ۔ اس لیے کہ ان کے سردار یا خان کا خیمہ شاہی سنہری (زر بفت کا تھا) ۔ یہ یاد رکھنا چاہیے کہ صرف حاکم خاندان اور فوج کے منتخب عہدہ دار منگول نسل کے تھے ۔ بقیہ سارے وسیع

(۱۵) ۱۳۳۹ء سائی بیگ (شہزادی) ۷۳۹ھ ۷۴۰ھ
خواہر ابو سعید
(۱۶) ۱۳۳۹ء - ۱۳۴۳ء سلیمان (شوہر ساتی بیگ) ۷۴۰ھ - ۷۴۴ھ
بن (×) بن (×) بن
یشمت بن ہلاگو
۱۳۴۴ء نوشیروان ۷۴۵ھ

{نوٹ - چنگیز کے چار بیٹے تھے: - جوجی - چغتائی - اوگوتائی - تلوئی}

[محمد تغاتیمور اور جہاں تیمور بطور کٹھ پتلی خانوں کے جلیر امیر شیخ حسن بزرگ کی طرف سے کھڑا کئے گئے تھے - ساتی بیگ اور اس کا شوہر سلیمان امیر حسن کوچک چوپانی (رقیب حسن بزرگ) کے اسامی تھے اور نوشیروان الاشرف چوپانی کا اسامی تھا - سب ہلاگوئی نسل سے تھے سوائے تغاتیمور کے جو چنگیز خاں کے ایک بھائی کی اولاد سے تھا - اور نوشیرواں کے جس کے خاندان کے متعلق معلومات مشکوک ہیں -]

(۸۳) سنہری اردو کے خانان

۱۲۲۴ء - ۱۵۰۲ء م ۶۲۱ھ - ۹۰۷ھ

چنگیز کے سب سے بڑے بیٹے جوجی کو قرا خطائی Qarā Khitāy

(ا) باتو کا سلسلہ

سنہری اردو قبائل کے صدر خاندان ایک علاقہ میں مغربی خفچاق[1] کے نیلے اردو قبیلے (۱۲۲۴ء - ۱۳۵۹ء)۔

باتو کے سلسلہ کو یہ امتیاز حاصل تھا کہ وہ مغرب کی خانی اعظم کے مالک تھے۔ ان کی تاریخ روس کی ترقی کے ساتھ وابستہ ہونے کی وجہ سے اہل یورپ کے پاس اہمیت رکھتی ہے۔ خفچاق کے ان عالی مرتبت خاقان پہلے روسی شہزادوں کے حاکم اعلیٰ تھے ان سے خراج اور بیٹیاں لیتے تھے، لیکن بعد کو خود اپنے ان محکوموں کے محکوم ہو گئے۔ سنہری اردو والے قبیلہ کے اس تنزل سے پہلے باتو کا سلسلہ ختم ہو گیا اور اس کے بھائیوں کے سلسلوں سے خان مہیا ہونے لگے۔ جب تک باتو کی نسل کے فرماں روا خفچاق کی عنانِ حکومت تھامے ہوئے تھے خفچاق کی عالی مرتبت خانی اپنی پوری قوت کے ساتھ قائم تھی۔ اس سلسلہ کی تاریخ جانی بیگ تک کے دس خانوں تک (جو جوجی کے خاندان کی

---

[1] خفچاق سے مراد وہ ملک ہے جس کی آبیاری Don اور Volga ندیوں سے ہوتی ہے اور مشرق مغرب میں یورل Ural یا Yaik سے نیپر (Dniepr) تک پھیلا ہوا ہے اور شمال جنوب میں بحر اسود اور بحر کیسپین سے یوکک Ukek تک۔

قبائل جو جوجی خاں کے بیٹوں کے تابع یا ان سے وابستہ تھے مفتوح ترک یا ترکمان تھے۔ پس جوجی خاں کے خاندان کی مندرجہ ذیل علیحدہ علیحدہ سلسلوں میں تقسیم ہو سکتی ہے :—

(ا) باتو کا سلسلہ۔ سنہری اردو کے خانان اعلیٰ جو مغربی خفچاق میں نیلے اردو والوں پر حکمراں تھے (سنہ ۱۲۲۴ء سے ۱۳۵۹ء)۔

(ب) اوردا کا سلسلہ۔ خطابی سرداران خاندان جو مشرقی خفچاق میں سفید اردو والوں پر حکمراں تھے (سنہ ۱۲۲۶ء سے ۱۴۲۸ء)۔ باتو کے سلسلہ کے بعد (سنہ ۱۳۷۸ء سے ۱۵۰۲ء) سنہری اردو والوں کے خان اور بالآخر گھٹیا حالت میں استرخانی خانان رہ گئے سنہ ۱۴۶۶ء (سنہ ۱۵۵۴ء)۔

(ج) توکا تیمور کا سلسلہ۔ بلغاریہ کبیر کے خانان شمال خفچاق میں۔ کبھی کبھی مغربی خفچاق میں سنہری اردو والوں کے بھی خان رہے ہیں۔ آخر میں کازان Kazan کے خان (سنہ ۱۴۳۸ء - ۱۵۵۲ء) کازیموف کے خان (سنہ ۱۴۵۰ء - ۱۶۷۸ء) اور (قرم) کے خان (سنہ ۱۴۲۰ء - ۱۷۸۳ء)۔

(د) شیبان کا سلسلہ۔ اوزبک یا خرگیز قزاق کازاک کے مراعی میں (سنہ ۱۲۲۴ء - ۱۶۵۹ء)۔ بعد ازاں ترک وطن کر کے خیوا اور بخارا کے خان بنے (سنہ ۱۵۰۰ء - ۱۸۷۲ء)۔

توثیق ہوتی ہے۔ ۱۳۸۰ء میں سنہری اردو کا اقتدارِ اعلیٰ Orda (اوردا) کے خاندان میں توقتامش (Toqtamish) کی ذات کے ساتھ منتقل ہوگیا۔

(ج) ۔ اوردا کا سلسلہ۔ علاقہ: سفید اردو مشرقی خفچاق[1] میں ۱۲۲۶ء۔ ۱۴۲۸ء۔ سنہری اردو کے خانان مغربی خفچاق میں ۱۳۸۰ء۔ ۱۵۰۲ء۔ خانان استرخان ۱۴۶۶ء۔ ۱۵۵۴ء۔

جوجی کے لڑکوں میں اگرچہ باتو سب سے زیادہ طاقتور (با اقتدار) تھا، اوردا سب سے بڑا۔ اپنے باپ کا علاقہ سیحون کے بازو کا ترکہ میں پایا اور خاندان کا وراثۃً صدر ہونے کی حیثیت سے سب اپنے آپ کو اس کے بطور خاص مطیع مانتے تھے۔ وہ سنہری اردو کے بائیں حصہ کا حکمران تھا جو آک اوردا (سفید اردو) کہلاتا تھا۔ یہ رنگ نیلے رنگ سے بالا رتبہ کا تصور کیا جاتا تھا۔ سیدھے جانب کے یا باتو کی اقوام سے امتیاز کے طور پر (جوکوک اوردا KöK) یا نیلے اردو والے

---

[1] سیحون کے زیریں خطے اور امولغ اور کوچک تاغ (Tag) پہاڑ مغرب میں باتو کے نیلے اردو والے قبائل سے محدود، شمال میں شیبان کے اوزبکوں سے۔ مشرق میں جغتائی کی خانی سے جنوب میں صحرائے قزل قم اور (Nemandrovski) (الکزینڈروسکی) پہاڑ کے سلسلہ سے۔ (ماخوذ از ہودیکا)

اس شاخ کا سب سے آخر کا بڑا خان تھا) نسبتاً صاف اور غیر پیچیدہ ہے
لیکن جانی بیگ کے ۱۳۵۷ء میں مرجانے پر نراج شروع ہوا۔ اس کا
بیٹا بردی بیگ دو برس تک سلطنت کیا۔ اس کے بعد دو خان جو اپنے آپکو
جانی بیگ کے بیٹے کہتے ہیں ایک ہی سال میں تخت نشین ہوئے۔ اور
پھر رقیبوں اور مدعیان تخت و تاج کے باہمی جھگڑوں کا بیس برس کا
پیچیدہ دور رونما ہوتا ہے۔

جوجی کے گھرانے کی پانچ شاخیں تھیں جہاں سے سنہری اردو کی
خانی کے لیئے دعویدار اٹھ سکتے تھے باتو کا سلسلہ ختم ہونے پر۔ شمال و جنوب
میں بلغاریہ کبیر اور Qrim (قرم) میں توکا تیمور کی بڑی تعداد
والی نسل حکمراں تھی۔ جنوب میں کوہ قاف کے پہلوی Terek
Kuma کے بازو Baaka کی نسل کے لوگ تھے جو باتو کا
چھوٹا بھائی اور اس کا جانشین ثانی تھا اور جس کی وجہ سے سنہری اردو کے
قبیلہ کا نام خوف کا پیغام رکھتا تھا۔ خانی کبیر کے مشرق میں سفید اردو
تھا جس کے سردار اوردا کے خاندان سے تھے اور مشرق ہی میں
گھر ذرا اور شمال کی طرف اور بک قبائل شیبان کی قیادت میں تھے۔
بحر کیسپین کے شمالی ساحل پر نوگائی Nogay کے قبیلہ
کے لوگ اپنے گلوں کو چرایا کرتے تھے۔ اس عہد کے رقیب خاندانوں
کے پندرہ خانوں کے جو رشتے ان کے آباو اجداد کے ساتھ آگے چلکر
بتائے گئے ہیں کیقدر قیاسی ہیں لیکن ان کی تاریخوں کی سکوں سے

اور روس کے ہاتھوں اس کو ہر بار شکست اٹھانی پڑی جب تک کہ
اور روس زندہ تھا۔ اس کے مرنے اور اس کے بیٹے ممائی (Mamay)
کی مختصر (چند روزہ) بادشاہت کے بعد ہی تقتامس سفید اردو والوں
کی قیادت اور روس کے ایک دوسرے بیٹے ٹیمور ملک سے چھین سکا۔
سنہری اردو والوں کی تاریخ میں سب سے آخری حقیقی معنوں
میں بڑی ہستی تقتامش ہی ہے۔ سفید اردو والوں کا تخت چھینے
کے بعد اس نے مغربی خفچاق پر فوج کشی کی ممائی (Mamay)
کو شکست دی جو ملک سرائی (Saray) کا بادشاہ گر تھا۔
(King maker) اور اس فتح سے ۱۳۷۸ء (۷۸۰ھ) میں سفید
اور نیلی اردو والوں کے فرق و امتیاز (کی تقسیم) کو ختم کر ڈالا اور مشرقی
و مغربی خفچاق کو اپنی واحد حکومت میں ملا لیا۔ اس کے بعد سے اوردا
کا خاندان نیلے اردو والوں پر حکمراں ہو گیا جن کے اندر سفید
اردو والوں کے بہتر بن لوگ شامل تھے۔ ان کی ابتدائی خیمہ گاہیں
رفتہ رفتہ شیبان کی اولاد (یا نسل) کے قبضہ میں چلی گئی۔ تقتامش
کی قیادت میں سنہری اردو والے منگول اپنا کھویا ہوا سابقہ مرتبہ
(یا قدر و قیمت) واپس حاصل کر لئے۔ روس پر ایک بڑی فوج کے
ساتھ چڑھائی کی گئی۔ ۱۳۸۲ء میں ماسکو لوٹا اور جلا دیا گیا۔ اور
روس کی Grand Principality منگول قوم کی قدیم دہشت
آفرینی کے ساتھ تباہ و برباد کی گئی۔ بہرحال خفچاق کی عظمت و

کہلاتے تھے (بطور خیالی یا فرضی اطاعت کی علامت کے) ۔ بحر کیسپین کے بڑے دور افتادہ سبزہ زاروں میں سکونت اختیار کرنے کی وجہ سے سفید اردو والے جلد اپنے نیلے اردو والی برادری سے پیچھے رہ گئے جو Don اور Volga کے بازو رہتے تھے ۔ لیکن اپنی سخت سرمائی زندگی کی بدولت اپنی قوت اور مضبوطی برقرار رکھ سکے جس کی وجہ سے اس قبیلہ کے سردار بالآخر باتو کے زیادہ مہذب مگر کمزور نسل والوں کے تخت پر بیٹھ گئے ۔

سفید اردو کے ابتدائی حکمرانوں کی نسبت بہت کم معلومات فراہم ہو سکیں ۔ خانی باقاعدہ طور پر باپ سے بیٹے کو منتقل ہوتی رہی ۔ صرف ایک امر قابل ذکر ہے وہ یہ کہ کوچی نے کچھ سرزمین غزنی اور بامیان کی چغتائی خانوں یا ایران کے ایلخانوں کی اعلیٰ حکومت کے تحت حاصل کر لی ۔ اوروس خاں (Urus Khan) پہلا سردار ہے جو سفید اردو والے قبیلہ کی تاریخ میں کوئی خاص یگانگت یا امتیاز رکھتا ہے ۔ اس نے ایک سے زیادہ مرتبہ تیمور کی فوج کو شکست دی تیمور نے اپنے متکبرانہ طریقہ پر جوجی کے علاقہ کے قبائل کا (توقتامش) (Toqtamish) کو فرماں روا مقرر کیا تھا جو اور دا کے خاندان سے تھا اور جس کے باپ کو اوروس خاں نے قتل کیا اور خود اس کو ملک بدر کیا تھا ۔ تیمور کی فوجوں کی مدد سے توقتامش نے اپنی فرماں روائی کو عملی شکل دینے کے لئے متعدد کوششیں کیں لیکن

جس کی تائید نوگائی (Nogay) کا سردار Kaknullu نامی خفچاق کا دوسرا بادشاہ گر کرتا تھا۔ تقتامش کے بیٹے اور شیبان کے خاندان کے بعض ارکان صغیر۔ جو شجرہ آگے چلکر دیا جائیگا اس کے مطالعہ سے پتہ چلیگا کہ یہ کس قدر پریشان (پیچیدہ و مخلوط) دور ہے۔ رقیب خانان نہ ہی وقت واحد میں خفچاق پر حکمران تھے بلکہ ایک ہی برسوں میں ایک ہی شہروں پر قابض تھے۔ اور سرائی اور دوسرے بڑے شہروں کی تاریخ مسلسل محاصروں اور قبضہ کے اعادوں کی روئداد میں ہی ہوگی۔

سنہری اردو کا اس طرح خاتمہ ہوا۔ روس اس کو ۱۵۰۲ء (۹۰۷ھ) میں ہضم کر گیا اور ان کی تاریخ منتشر ٹکڑوں کے روزمرہ واقعات نگاری سے بڑھکر وقعت نہیں رکھتی۔ ان میں سے صرف ایک ٹکڑا اردو کے خاندان سے تعلق رکھتا تھا۔ استرخان کی ناقابل لحاظ خانی جس کو کوچک محمود کے پوتے قاسم نے ۱۴۶۶ء کے قریب میں قائم کی تھی اور جس پر اس کی اولاد ۱۵۵۴ء تک فائز (وقابض) رہی۔ ماسکو کے Grand Prince نے اسکو سنہ مذکور میں موقوف کر دیا۔

سنہری اردو کے خانان

(۱) مغربی خفچاق کا نیلا اردو

شان کا یہ احیا ایک بجھتی ہوئی مشعل کا عارضی و موقتی بھڑکنا تھا۔ تقتامش نے اپنی شوخی سمت یا ناشکر گزاری (یا ناسپاسی) سے تیمور سے جھگڑا مول لیا جو اس کی فتوحات کا صحیح معاون تھا۔ لیکن کوئی شخص تیمور کو ناخوش کرکے پنپ نہیں سکتا تھا: اس بڑے فاتح نے دوبار فوج کشی کرکے جس میں ایک جنگ ارٹویا (Kunduzcha) کو شہرت و اہمیت حاصل ہے جو ۱۸ جون ۱۳۹۱ء کو واقع ہوئی اور دوسری ٹیرک Terek کے قریب ۱۳۹۵ء کی جنگ جبکہ تقتامش جلاوطنی سے نکل کر فوجیں جمع کرکے دوبارہ نبرد آزما ہوا اور شکست فاش کھایا ہمیشہ کے لئے خانان خفچاق کی طاقت کو مسمار کر ڈالا۔ اگرچہ تقتامش تیمور کی واپسی کے بعد سرائے (Saray) میں دوبارہ ۱۳۹۸ء میں داخل ہوا مگر اس کے پرانے دشمن اوروس کے بیٹے تیمور قتلغ نے فوراً نکال باہر کیا۔ اور اسکو لتھوینیا کے شہزادے ویٹوٹ (Vitut) کے پاس پناہ لینا پڑا جسکی وجہ سے وہ خود (بیچارہ) تاتاریوں کی جنگ میں گرفتار ہو گیا۔ تقتامش بالآخر ۱۴۰۶ء میں مر گیا۔

تقتامش کے قلع قمع کے بعد کا زمانہ سنہری اردو والوں کی تاریخ کا تاریک ترین زمانہ ہے۔ حصول تخت کے لیے رقیب خاندانوں کی لڑائیوں سے بھرپور ہے۔ اس فرسودہ خانی کے لیے کم از کم تین جماعتوں کے امیدوار (یا دعویدار) تھے۔ اوروس خاں کا خاندان

(B) (ب) رقیب خاندان

شیبان کا خاندان — اوردا کا خاندان — توکا تیمور کا خاندان

سنہ ۷۶۰ھ خضر . . . .

سنہ ۷۶۲ مردود . . . . . سنہ ۷۶۲ تیمور خواجہ — سنہ ۷۶۲ کلدی بیگ

. . . . سنہ ۷۶۲ مرید خوجہ . . . .

سنہ ۷۶۴ - سنہ ۷۶۵ پولاخوجہ — سنہ ۷۶۴ قتلغ خوجہ — سنہ ۷۶۴ عزیز شیخ

؟ — سنہ ۷۶۴ عبداللہ — سنہ ۷۶۸ حسن

سنہ ۷۷۲ تولون بیگ — سنہ ۷۷۱ محمد بولاک . . . . . سنہ ۷۷۲

سنہ ۷۷۵ الیان — سنہ ۷۸۰

سنہ ۷۷۷ خاقان Chagan

سنہ ۷۷۹ عرب شاہ

سنہ ۷۸۰

[سنہ ۷۸۰ھ سفید اردو کے ساتھ متحد سنہ ۱۳۷۸ء]

(A) (ا) باتو کا خاندان

(۱)	۱۲۲۴ء تا ۱۲۵۶ء	باتو	۶۲۱ھ تا ۶۵۴ھ
(۲)	۱۲۵۶ء	سرتک بن (۱)	۶۵۴ھ
(۳)	۱۲۶۶ء	برکہ	۶۶۴ھ
(۴)	۱۲۸۰ء	منگو تیمور بن توتوکان بن (۱) Tutukan	۶۷۹ھ
(۵)	۱۲۸۷ء	تودامنگو بن ایضاً بن (۱)	۶۸۶ھ
(۶)	۱۲۹۰ء	[تولابوغہ (یا بوغا)] بن (Banta) بن توتوکان بن (۱)	۶۸۹ھ
(۷)	۱۳۱۲ء	توقتو بن (۴)	۷۱۲ھ
(۸)	۱۳۴۰ء	اوزبیگ بن طغرل بن (۴)	۷۴۱ھ
(۹)	۱۳۴۰ء	تینی بیگ بن (۸)	۷۴۱ھ
(۱۰)	۱۳۵۷ء	جانی بیگ محمود بن (۸)	۷۵۸ھ
(۱۱)	۱۳۵۹ء	بردی بیگ محمد بن (۱۰)	۷۶۰ھ
(۱۲)	۱۳۵۹ء	ق[illegible]نا بن (۱۰)	۷۶۰ھ
(۱۳)	۱۳۵۹ء	نوروز بیگ بن (۱۰)	۷۶۰ھ

(۳) رقیب خاندان

اوردا کے خاندان

مشرقی خفچاق کی شاخ

- ۷۹۷ سنہ
- Koeryek (کوئریچک)
- ۸۲۳ سنہ بُراق
- (مغربی خفچاق کا ایک حصہ غصب کر لیتا ہے ۸۲۷ سنہ–۸۳۱ سنہ)

توکا تیمور کا خاندان

- ۸۳۰ سنہ دولت بردی ق ۸۶۴ سنہ محمود
- (بُراق کے غیاب میں) ۸۶۴ سنہ احمد
- ۸۸۶ سنہ {سید احمد مرتضیٰ / شیخ احمد}
- [۹۰۸ سنہ بالآخر روس کی ماتحتی ۱۵۰۲ء]

اوروس کا گھرانہ

- ۷۹۷ سنہ تیمور قتلغ
- ۸۰۲ سنہ شادی بیگ
- {۸۱۰ سنہ–۸۱۵ سنہ پولاد / ۸۰۹ سنہ–۸۱۹ سنہ تیمور}
- ۸۱۸ سنہ Chakre
- ۸۲۷ سنہ کوچک محمد
- ق ۸۶۴ سنہ

تقتامش کا گھرانہ

- ۷۹۳ سنہ پولاد بیگ
- ۸۱۴ سنہ جلال الدین
- ۸۱۵ سنہ کریم بردی
- ۸۱۷ سنہ Kabak
- ق ۸۱۸ سنہ جبار بردی

شیبان کے خاندان

- ۸۰۵ سنہ–۸۲۲ سنہ درویش
- ۸۲۲ سنہ سید احمد

(۲) مشرقی قپچاق کا سفید اردو

اوردا کا خاندان

(۱)	۱۲۲۶ء - ۱۲۸۰ء	اوردا	۶۲۳ھ - ۶۷۹ھ
(۲)	۱۳۰۱ء	کوچی بن (۱)	۷۰۱ھ
(۳)	۱۳۰۹ء	بایان بن (۲)	۷۰۹ھ
(۴)	۱۳۱۵ء	سانسی بوکا بن (۳)	ق ۷۱۵ھ
(۵)	۱۳۲۰ء	ابیسان بن (۴)	۷۲۰ھ
(۶)	۱۳۴۴ء	مبارک خوجہ بن (۴)	۷۴۵ھ
(۷)	۱۳۶۱ء	چمسالاسے بن (۵)	۷۶۲ھ
(۸)	۱۳۷۵ء	اوروس بن (۷)	۷۷۷ھ
(۹)	۱۳۷۵ء	توقتکیہ بن (۸)	۷۷۷ھ
(۱۰)	۱۳۷۶ء	تیمور ملک بن (۸)	۷۷۸ھ
(۱۱)	۱۳۹۱ء	توقتامش غیاث الدین بن تولی خوجہ بن (۷)	۷۹۳ھ

(جو نیلے اور سفید اردوؤں کو متحد کرتا ہے ۱۳۷۸ء)

رقیب خاندان

متعلق تھے اور دوسرے دور کا ایک خان۔ لیکن اس شاخ کی اصلی اہمیت سنہری اردو کے زوال کے بعد شروع ہوتی ہے جو تیمور کی فوج کشیوں کے بعد وقوع میں آئی۔ اس سلسلہ کا ایک شخص الغ (یا محمد) ابواق (یا براق) کی وفات پر خانی کبیر پر قبضہ کرنے کی کوشش کے بعد اپنے قدیم ملک بلغار یہ کبیر کو واپس ہو گیا ۱۴۳۸ء میں۔ اور وہاں اپنے آبا و اجداد کی خانی کو پھر سے تازہ کیا یہ لقب خانی کازان Kazan جو جنوب کی خانی کبیر کے سایہ سے نکل کر (Moscow) ماسکو کی روز افزوں دیو ہیکل مملکت کے پہلو میں ایک خود مختار یا آزاد کانٹے کی طرح چبھنے لگی۔ جب ۱۵۱۹ء میں محمد امین مر گیا تو کازان کے بانی کا مسلمان خاندان ختم ہو گیا اور اسکی جگہ کازینوف قیرم اور استرخاں اور دوسرے خاندانوں یا علاقوں سے مسلمان خانوں کو روس کی قیادت میں منتقل کرنا پڑا۔ بالآخر روس نے اس خانی کو بالکلیہ ختم کر کے ۱۵۵۲ء میں کازان کا ایک روسی گورنر مقرر کیا۔

۱۴۴۶ء میں الغ بیگ جب اپنے بیٹے محمود ک کے ہاتھ مارا گیا تو الغ کے دوسرے دو بیٹے روس کو بھاگ گئے اور ماسکو کی فوج میں کچھ مدت نوکری کر کے ان میں کا ایک قاسم نامی ریازان (Riazan) کے ڈیویژن یا حصہ میں اوکا (Oka) ندی پر Gorodets کا شہر اور ضلع انعام پایا۔ اس نے شہر کو اپنے نام قاسم سے قاسیموف موسوم کیا۔ اس لئے اس علاقہ کے حکمراں خانوں کا سلسلہ خاندان قاسیموف

(۸۴) خانانِ قِرم

قت ۱۴۲۰ء - ۱۷۸۳ء م قت ۸۲۳ھ - ۱۱۹۷ھ

ج ۔ توکا تیمور کا سلسلہ :-

علاقہ بلغاریہ کبیر اور بعد کو قرم اور (Kaffa)

ہنگامی خانان سنہری اردو کے ۔ آخر کو خانانِ کازان،

کازیموف (Kasimov) اور قرم ۔

جوجی کے بیٹوں میں سب سے چھوٹا توکا تیمور تھا اور سنہری اُردو کے بائیں (یا اور داوالے) جانب (wing) سے وابستہ تھا، لیکن غالباً اپنے ذاتی خیمہ گاہ یا لائی والگا پر رکھتا تھا جس میں کم از کم بلغاریہ کبیر کا کچھ حصہ شامل تھا ۔ اس شاخ کی ابتدائی قیام گاہوں کی نسبت ہمیں تقریباً صفر علم ہے ۔ منگو تیمور نے (باتو کے سلسلہ کے) اورنگ تیمور کو جو توکا تیمور کا بیٹا تھا قرم اور (Kaffa) عطا کیا ۔ اور یہ خاندان اس طرح باتو کی خانی کے شمال اور جنوب میں متعین ہو کر جلد اس کی اولاد یا نسل کی جانشینی کے معاملات میں دخیل ہونے لگا ۔ ہم نے دیکھا ہے کہ کس طرح رقیب خاندانوں کے پہلے دور کے تین خان غالباً توکا تیمور کے سلسلہ سے

خانانِ قرم

(۱)	ق سنہ ۱۴۲۰ء ـ سنہ ۱۴۶۶ء	حاجی گِرائی بن تاش تیمور	ق سنہ ۸۲۳ھ ـ سنہ ۸۷۱ھ
(۲)	سنہ ۱۴۶۹ء	نور دولت بن (۱)	سنہ ۸۷۳ھ
(۳)	سنہ ۱۴۷۴ء	منگلی گرائی اول بن (۱)	سنہ ۸۷۸ھ
	سنہ ۱۴۷۷ء	نور دولت (دوبارہ)	سنہ ۸۸۲ھ
(۴)	سنہ ۱۴۷۸ء	جانی بیگ گرائی اول	سنہ ۸۸۳ھ
	سنہ ۱۵۱۵ء	منگلی گرائی دوبارہ	سنہ ۹۲۱ھ
(۵)	سنہ ۱۵۲۳ء	محمد گرائی اول بن (۳)	سنہ ۹۲۹ھ
(۶)	سنہ ۱۵۲۳ء	غازی گرائی اول بن (۵)	سنہ ۹۲۹ھ
(۷)	سنہ ۱۵۳۲ء	سعادت گرائی اول بن (۳)	سنہ ۹۳۸ھ
(۸)	سنہ ۱۵۳۲ء	اسلام گرائی اول بن (۵)	سنہ ۹۳۸ھ
(۹)	سنہ ۱۵۵۱ء	صاحب گرائی اول بن (۳)	سنہ ۹۵۸ھ
(۱۰)	سنہ ۱۵۷۷ء	دولت گرائی اول بن (۹)	سنہ ۹۸۵ھ
(۱۱)	سنہ ۱۵۸۴ء	محمد گرائی دوم بن (۱۰)	سنہ ۹۹۲ھ
(۱۲)	سنہ ۱۵۸۸ء	اسلام گرائی دوم بن (۱۰)	سنہ ۹۹۶ھ
(۱۳)	سنہ ۱۵۹۴ء	غازی گرائی دوم بن (۱۰)	سنہ ۱۰۰۲ھ
(۱۴)	سنہ ۱۵۹۴ء	فتح گرائی اول بن (۱۰)	سنہ ۱۰۰۲ھ

Countess Potochi. سے شادی کی

کہلاتا ہے۔ روس کا مقصد ان کو ان کے زیادہ طاقتور پڑوسی خانان کازان سے برسرِ پیکار رکھنا تھا۔ اور الغ بیگ کے راست مسلم سلسلہ کے منقطع ہو جانے پر اس نے اس ملند تر خانی پر قاسیموف کے خاندان سے دو خانوں کو برسرِ اقتدار ہونے کا موقع دیا۔ اس خانی کو جو کبھی حقیقی معنوں میں خود مختار نہیں تھی روس نے ۱۶۷۸ء میں ہضم کر لیا۔

توکا تیمور کے گھرانے سے نکلی ہوئی تین خانیوں میں قرم کی خانی سب سے زیادہ اہمیت رکھتی ہے۔ الغ محمد کا ایک بھائی تاش تیمور تھا جو ایک زمانہ میں توقتامش کے تحت سپہ سالار تھا۔ خانان قرم یا (Crimea) کے زبردست خاندان کا یہی دراصل بانی تھا۔ اگرچہ اس کے بیٹے حاجی Giray کو عام طور پر پہلا خان تصور کرتے ہیں۔ بعد کو پیدا ہونے والے سیاسی مشرقی مسئلہ میں قرم کا خاندان ہمیشہ ایک جزو تھا۔ اور خواہ ترکی کے ایک دور افتادہ سرحدی علاقہ یا روس کے حلیف کی حیثیت سے ان دونوں حکومتوں کے پاس اس کی اہمیت تھی اور وہ اس کا لحاظ کرتے تھے۔ بالآخر روس اور ترکی دونوں نے ان پڑوسیوں کی تکلیف دہی سے بیزار ہو کر ۱۷۸۳ء میں صلح کی اور قرم کی خانی موقوف کر دی گئی۔ اس خاندان کا ایک نسلی فرد سلطان قرم کٹی گرائے (Katti Giray) ایڈنبرا میں سکونت پذیر ہوا اور اسکاٹلینڈ کی ایک معزز عورت سے شادی کر لی (Athenaeum, No: 2762)۔

(۲۷)	۱۶۹۲ء	صفا گرائی بن احمد چوپان بن (۱۴)	۱۱۰۳ھ
	۱۶۹۸ء	سلیم اول (تیسرے مرتبہ)	۱۱۰۹ھ
(۲۸)	۱۷۰۲ء	دولت گرائی دوم بن (۲۳)	۱۱۱۴ھ
	۱۷۰۵ء	سلیم اول (چوتھے مرتبہ)	۱۱۱۷ھ
(۲۹)	۱۷۰۷ء	غازی گرائی سوم بن (۲۳)	۱۱۱۹ھ
(۳۰)	۱۷۰۷ء	Kaplan گرائی اول بن (۲۳)	۱۱۱۹ھ
	۱۷۱۳ء	دولت گرائی (دوبارہ)	۱۱۲۵ھ
	۱۷۱۵ء	کپلان اول (دوبارہ)	۱۱۲۷ھ
(۳۱)	۱۷۱۵ء	قرادولت گرائی بن (۲۲)	۱۱۲۷ھ
(۳۲)	۱۷۲۴ء	سعادت گرائی سوم بن (۲۳)	۱۱۳۶ھ
(۳۳)	۱۷۳۰ء	منگلی گرائی دوم بن (۲۳)	۱۱۴۲ھ
	۱۷۳۶ء	کپلان اول (تیسرے مرتبہ)	۱۱۴۹ھ
(۳۴)	۱۷۳۷ء	فتح گرائی دوم بن (۲۸)	۱۱۵۰ھ
	۱۷۳۹ء	منگلی دوم (دوبارہ)	۱۱۵۲ھ
(۳۵)	۱۷۴۳ء	سلامت گرائی دوم بن (۲۳)	۱۱۵۶ھ
(۳۶)	۱۷۴۸ء	سلیم گرائی دوم بن (۳۰)	۱۱۶۱ھ
(۳۷)	۱۷۵۵ء	ارسلان گرائی بن (۲۸)	۱۱۶۸ھ

	۱۶۰۸ء	غازی گرائی دوم (دوبارہ)	۱۰۱۶ھ
(۱۵)	۱۶۱۰ء	سلامت گرائی اول بن (۱۱)	۱۰۱۹ھ
(۱۶)	۱۶۲۲ء	جانی بیگ گرائی دوم بن (۱۱)	۱۰۳۱ھ
(۱۷)	۱۶۲۵ء	محمد گرائی سوم بن (۱۱)	۱۰۳۶ھ
	۱۶۳۵ء	جانی بیگ دوم (دوبارہ)	۱۰۴۵ھ
(۱۸)	۱۶۳۸ء	عنایت گرائی بن (۱۳)	۱۰۴۸ھ
(۱۹)	۱۶۴۴ء	بہادر گرائی بن (۱۵)	۱۰۵۴ھ
(۲۰)	.....	محمد گرائی چہارم بن (۱۸)	۱۰۵۴ھ
(۲۱)	۱۶۵۴ء	اسلام گرائی سوم بن (۱۵) ۱۰۵۴ھ	۱۰۶۴ھ
	۱۶۶۵ء	محمد چہارم (دوبارہ)	۱۰۷۵ھ
(۲۲)	۱۶۷۰ء	عادل گرائی از احمد چوپان بن (۱۴)	۱۰۸۱ھ
(۲۳)	۱۶۷۷ء	سلیم گرائی اول بن (۱۹)	۱۰۸۸ھ
(۲۴)	۱۶۸۳ء	مراد گرائی بن مبارک بن (۱۵)	۱۰۹۴ھ
(۲۵)	۱۶۸۴ء	حاجی گرائی دوم بن قرم بن (۱۵)	۱۰۹۵ھ
	۱۶۹۱ء	سلیم اول (دوبارہ)	۱۱۰۲ھ
(۲۶)	۱۶۹۲ء	سعادت گرائی دوم بن قرم بن (۱۵)	۱۱۰۳ھ

د ۔ شیبان کا سلسلہ

علاقہ' اوزبک کی سرزمین (یورل اور چوندیوں کے
بیچ میں) سنہری اردو کے ہنگامی خان ۔ (Teumen)
(ٹیومن کے خان) یا زارق ۱۲۲۶ء ۔ ۱۲۵۹ء ۔ بخارا کے
خان ۱۵۰۰ء ۔ ۱۸۶۸ء اور خیوا کے خان ۱۵۱۵ء ۔ ۱۸۷۲ء ۔

جب باتو خاں نے ۱۲۴۱ء میں ہنگری پر چڑھائی کی اس کا بھائی
شیبان اس کے ساتھ تھا اور جنگ میں ایسا اچھا کام کیا کہ باتو نے
اس کو نہ صرف ہنگری کا بادشاہ بنایا (یہ خطاب کسیقدر برائے نام تھا)
بلکہ اس کو اوردا کی خانی کے بعض قبائل کا علاقہ بھی عطا کیا ۔ شیبان
موسم گرما میں یورل پہاڑوں سے ایلک (Ilek) اور ارغیز
(Irghiz) ندیوں تک خیمے ڈال کر رہتا تھا ۔ اور موسم
سرما میں (Chu' Sir) اور (Sarisu) ندیوں سے
شاداب ہونے والی سرزمینوں میں ۔ اسکی نسل کے چھٹے سلسلہ میں
منگو تیمور سنہری اردو کے بلند مرتبت خان اوزبک کا ہمعصر تھا ۔
اور شیبان کے علاقہ کے قبائل نے اس سے اپنا نام یا لقب اوزبک رکھا
جو بعد کو بہت مشہور ہو گیا ۔ باتو کا سلسلہ ختم ہونے پر شیبان کے
خاندان نے سنہری اردو کو کئی ایک خان مہیا کئے اور رقیب خاندانوں کے

(۳۸)	۱۷۵۸ء	حاکم گرائی بن (۳۲)	۱۱۷۱ھ
(۳۹)	۱۷۶۴ء	قرم گرائی بن (۲۰)	۱۰۷۷ھ
(۴۰)	۱۷۶۴ء - ۱۷۶۷ء	سلیم گرائی سوم بن (۳۴)	۱۱۷۷ھ - ۱۱۸۰ھ
	۱۷۶۷ء	ارسلان گرائی (دوبارہ)	۱۱۸۱ھ
(۴۱)	۱۷۶۸ء	مقصود گرائی اول بن (۳۵)	۱۱۸۲ھ
	۱۷۷۰ء	قرم گرائی (دوبارہ)	۱۱۸۴ھ
(۴۲)	۱۷۷۰ء	دولت گرائی سوم بن (۳۷)	۱۱۸۴ھ
(۴۳)	۱۷۷۱ء	کیلان گرائی دوم بن (۳۶)	۱۱۸۴ھ
	۱۷۷۱ء	سلیم سوم (دوبارہ)	۱۱۸۵ھ
(۴۴)	۱۷۷۲ء	مقصود گرائی دوم	۱۱۸۵ھ
(۴۵)	۱۷۷۵ء	صاحب گرائی دوم بن احمد بن (۲۸)	۱۱۸۹ھ
	۱۷۷۷ء	دولت سوم (دوبارہ)	۱۱۹۱ھ
(۴۶)	۱۷۸۳ء	شاہین گرائی بن احمد بن (۲۸)	۱۱۹۷ھ

قرم روس کو دیدیا گیا

شیبان کی وفات پر قبضہ کر لیا اور اس کی نسل اب بھی خانان خیوا کہلاتی ہے لیکن وہ سنہ ۱۸۷۳ء سے روس کے باجگزار چلے آرہے ہیں۔ ان خانیوں کی تاریخ (جو تیمور کی سلطنت یا شہنشاہی کے کھنڈروں پر قائم ہوئی) آگے چل کر بیان کی جائیگی۔ یہاں یہ مزید اطلاع ضروری معلوم ہوتی ہے کہ جوجی خاں کا ایک اور بیٹا تیوال (Pechenég) قوم کا سردار تھا جو دریائے بوگ (Bug) کے اردگرد جنوبی روس میں خیمہ زن تھی اور وہ (Nugay) نوگائی کا دادا تھا جو سنہری اردو کے کاروبار میں بڑا حصہ لیا کرتا تھا لیکن بعد کو توقتو (Toqtai) سے ناچاقی ہونے پر اپنے قبائل کے ساتھ والگا ندی کے پار نکال باہر کیا گیا۔ انھوں نے اپنا لقب توگائی Nu-gaye رکھا اور یورل اور (Yemba) یمبا کے درمیان اپنے ٹھیرنے کے مقام اختیار کیے۔ اس قوم کی تاریخ بالکل نامکمل حالت میں ملتی ہے اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ وہ خصوصیت کے ساتھ خانہ بدوش تھے۔

ذیل میں جوجی خاں کے گھرانہ کا شجرہ چار حصوں میں بتایا جاتا ہے۔ اس کے یوں تو چھ لڑکے تھے:-

اوردا (سفید اردو والا)

باتو (سنہری اردو والا)

Baraka جس کی اولاد کا کچھ حال درج نہیں ہے۔

دوسرے دور میں تُقتامش کے زوال کے بعد ظن اغلب ہے کہ درویش خان اور سید احمد نے شیباں ہی کے گھرانے سے نمایندگی کی۔

شیبان کا جو سلسلہ اپنے گھر ہی پر مقیم تھا اپنے ابتدائی خیمہ یا پڑاؤ کی زمینوں پر ٹھیرا رہا اور (شرا ان تیومن) لقب اختیار کیا اور اسی لقب سے وہ سائبیریا کے بڑے وسیع حصہ پر حکومت کرتے تھے۔ وہ ۱۶۵۹ء تک قائم رہے بالآخر اسی سال کالموک، قوم نے ان کے ملک پر قبضہ کیا۔ لیکن اس سے کچھ وقت پہلے ہی ان کی حکومت صرف برائے نام ہی رہ گئی تھی۔

منگو تیمور کے بیٹے پولاد سے جو ایک زمانہ میں سنہری اردو کا حکمراں تھا جو شاخیں نکلی تھیں وہ اور بھی زیادہ اہمیت رکھتی تھیں پولاد کے دو بیٹے ابراہیم اور عرب شاہ علی الترتیب خانان بخارا اور خوارزم یا خیوا کے جد اعلیٰ تھے۔ اول الذکر خانی کی بنیاد محمد شیبانی ابوالخیر کے پوتے نے ۱۵۰۰ء میں ڈالی۔ ابوالخیر خود ابراہیم کا پوتا تھا یہ سلسلہ اب تک باقی ہے اگرچہ جنرل کافمان (Kaufmann) نے اس کو ۱۸۷۳ء میں روس کے تابع کر لیا۔ عرب شاہ بانی خانی خیوا اگر سنہری اردو کے خان کے نام سے مشہور نہیں ہے تو کم از کم تقتامش کی فوج کشی ہونے سے قبل پہلے قپچاق میں اس کے نام کا سکہ جاری تھا۔ اس کی پانچویں پشت کا ایک شخص (Ilbars) ایلبارس خان نے ۱۵۱۲ء کے قریب بحیرۂ ورا النہر اور قرب و جوار کے صوبوں پر

(۸۵) چغتائی خانان

سنہ ۱۲۲۷ء - سنہ ۱۳۵۸ء م سنہ ۶۲۴ھ - سنہ ۷۶۰ھ

(ماوراء النہر)

ہم نے یکے بعد دیگرے چنگیز کے تین بیٹوں اوگوتائی۔ تولوئی۔ اور جوجی کی بنائی ہوئی سلطنتوں کا ذکر کیا ہے۔ چغتائی باقی رہگیا تھا جس کو ماوراء النہر کا علاقہ (یا بخاریہ) مع کچھ حصہ کاشغر بدخشاں بلخ اور غزنیں دیا گیا تھا اور جس نے ان ممالک کی خانی قائم کی۔ اسکی اولاد کی تاریخ بہت تھوڑی لکھی گئی ہے اور سوائے ایران کی سرحد پر کبھی کبھی حملہ کرنے اور اندرونی جھگڑوں کے کوئی اور اہم امور قلمبند نہیں ہوئے ہیں۔ اوگوتائی کے خاندان کے دو رکن (علی اور دانشمندجہ) اس خاندان کے سلسلہ میں گھس پڑتے ہیں جس سے پتہ چلتا ہے کہ چغتائی کے ممالک کے اندر اوگوتائی کے ذی مرتبت سردار بھی موجود تھے (جیسا کہ آگے چل کر بتایا جائے گا)۔ اس شاخ کا نسب نامہ اور سنہ واری واقعات دونوں مشتبہ ہیں اور جو مواد پیش کیا جا رہا ہے موقتی تصور ہونا چاہیئے۔

(۱) سنہ ۱۲۲۷ء - سنہ ۱۲۴۲ء چغتائی سنہ ۶۲۴ھ - سنہ ۶۳۹ھ

(۲) قراہلاگو بن مواتوخان سنہ ۶۴۵ھ

بن (۱)

توکاتیمور (بلغاریہ کبیر کا)
شیبان (اوزبک کے سبزہ زاروں کا) اور
تیوال (Teval) (پشنیک Peehanag کا سردار)

(۱۴)	۱۳۱۸ء	یسون بوغا (yisunbugha) بن (۱۰)	ق ۷۱۸ھ
	۱۳۲۱ء	Kebak خان (دوبارہ)	۷۲۱ھ
(۱۵)	۱۳۲۱ء	ایلچی کدائے بن (۱۰)	۷۲۱ھ
(۱۶)	۱۳۲۲ء	دووا Duwa تیمور بن (۱۰)	۷۲۲ھ
(۱۷)	۱۳۲۲ء - ۱۳۳۴ء	(ترماشیرین (?) بن (۱۰)	۷۳۰ھ ۷۳۴ھ
	۱۳۳۴ء	سنجر (؟) بن (۱۷)	۷۳۴ھ
(۱۸)	۱۳۳۴ء - ق ۱۳۳۵ء	جنگی شائے (Jengishay). بن ابوقان بن (۱۰)	ق ۷۳۵ھ
(۱۹)	ق ۱۳۳۸ء	بوزون بن (۱۶)	ق ۷۳۹ھ
(۲۰)	ق ۱۳۴۰ء	یسون (yisun) تیمور برادر (۱۸)	ق ۷۴۱ھ
(۲۱)	ق ۱۳۴۲ء	علی (اوگوتائی کی نسل کا)	ق ۷۴۳ھ
(۲۲)	۱۳۴۳ء	محمد بن پولادین (۱۱)	۷۴۴ھ
(۲۳)	۱۳۴۶ء	کازان	۷۴۷ھ
(۲۴)	۱۳۴۸ء	دانشمندچہ (اوگوتائی کی نسل کا)	۷۴۹ھ

(۳)		یسونگو بن (۱)	سنہ ۶۵۰
		قرا ہلاگو (دوبارہ)	سنہ ۶۵۰
(۴)		خاتون اورغانہ	سنہ ۶۵۹
(۵)		الغو بن پیدر	
		بن (۱)	سنہ ۶۶۴
(۶)		مبارک شاہ بن (۳)	سنہ ۶۶۴
(۷)		بُراق خاں بن پیسُون دوَیوا	
		بن مُواتو خاں	
		بن (۱)	سنہ ۶۶۸
(۸)	سنہ ۱۲۷۰ - سنہ ۱۲۷۲(?)	نیک پلے بن سارباں	
		بن (۱)	سنہ ۶۶۸ - سنہ ۶۷۰
(۹)	ق سنہ ۱۲۷۲(?)	توکا تیمور بن کدمی	ق سنہ ۶۷۲(?)
		بن بوری (Bori) برادر (۲)	
(۱۰)	سنہ ۱۳۰۶	دووا (Duwa) خان	سنہ ۷۰۶
		بن (۷)	
(۱۱)	سنہ ۱۳۰۸	کُنجوک (Kunjuk) خان	سنہ ۷۰۸
		بن (۱۰)	
(۱۲)	سنہ ۱۳۰۹	تالیکو (Taliku) برادر (۹)	سنہ ۷۰۹
(۱۳)	سنہ ۱۳۰۹	کبیک (Kebek) خان بن (۱۰)	سنہ ۷۰۹

XII ایران

ایران کے منگول فاتحوں کی قوت ٹوٹ جانے پر چند ایک سربرآوردہ یا ممتاز سرداروں اور صوبائی گورنروں نے اپنی پوری (خودمختاری) کا اعلان کیا۔ ان میں سے جلیر سب سے زیادہ طاقتور تھے۔ ان کی جگہ بعد کو کالے اور سفید بکروں کے نشان والے ترکمانوں نے حاصل کی۔ زیادہ مشرقی صوبوں پر مظفری حکمران تھے لیکن ان کو ابو اسحٰق اور دیگر ارکان خاندان محمود شاہ (Inju) سے سخت لڑائی لڑنی پڑی جس کا دارالحکومت اصفہان تھا۔ شمال مشرق میں کچھ مدت کے لیے خراسان سربداریوں اور ہرات کے قرت ملوک کے درمیان تقسیم ہو گیا تھا۔ تیمور ۱۳۸۴ء سے ۹۳ء تک ایران کے ایک سرے سے دوسرے سرے تک غارتگری کرتا ہوا گزر گیا اور اسکی اولاد نے ایک صدی تک اس ملک کا کچھ حصہ اپنے قبضہ میں رکھا۔ سولھویں صدی عیسوی کے شروع میں شاہ اسمٰعیل صفوی نے ان تمام صوبوں پر اپنا اقتدار قائم کیا جن پر تیموری، ترکمان اور دوسرے ان سے چھوٹے خاندان حکومت کیا کرتے تھے۔ اور بعد کو چل کر خراسان بھی لے لیا۔

اسوقت سے انیسویں صدی کے شاہان ایران کے ملک کی سرحد تقریباً غیر متبدل رہی انھیں صرف ترکی کو مغرب میں کچھ علاقے دیدینے پڑے۔

(۲۵) ۱۳۵۵ء بویان قلی (Buyan Kuli) ۶۰ء

بن سرغوا وغول

بن (۱۰)

نراج اور رقیب سرداران

۱۳۷۰ء بالآخر تیمور کی پادشاہت ۱۳۷۰ء

XII ایران

(۱۶ سے ۱۹ صدی تک)

(۸۶) جلیسیر (العراق) (۸۸) سربداری (خراساں)

(۸۷) مظفری (فارس) (۸۹) قرت (ہیرات)

تیموری (دیکھو XIII)

(۹۰) قراقیونلی (آذربائیجان) (۹۱) آق قیونلی (آذربائیجان)

شاہانِ ایران { (۹۲) صفوی (۹۴) افشاری
(۹۳) افغان (۹۵) زند (Zand)

(۹۶) قاجار

منقسم ہوئی۔ آذربائیجان اور العراق سلطان احمد کو ملے اور کردستان کا کچھ حصہ (ایک سال کے لیے) بایزید کو ملا۔ تیمور نے جب فوج کشی کی اور شمالی ایران اور ارمنستان ۱۳۸۷ء سے ۸...ھ تک روندتا پھرا بغداد، عراق عرب، دیار بکر اور وان ۱۳۹۳ء (۷۹۶ھ) میں فتح کیا تو سلطان احمد مصر کو بھاگ کر مملوک سلطان برقوق کے پاس پناہ لی۔ برقوق نے اس کی مدد کی اور جب تیمور سمرقند واپس ہو گیا تو اسکو بغداد واپس دلایا۔ اس وقت سے تیمور کی وفات تک (۱۴۰۵ء م ۸۰۷ھ) سلطان احمد جنگوں میں مصروف رہا کبھی اپنا ملک کچھ کھو دیتا تھا اور پھر واپس لیتا تھا۔ بالآخر ۸۰۸ھ میں وہ بغداد کا حقیقی معنوں میں حکمراں ہوا تو قرا یوسف ترکماں سے جھگڑا کر کے آذربائیجان پر فوج کشی کی جو شکست و موت پر ختم ہوئی (۱۴۱۰ء م ۸۱۳ھ)۔ اس کا بھتیجا شاہ ولد بغداد پر کالے بکرے والے ترکمانوں کے آنے تک (۱۴۱۱ء) حکومت کرتا رہا۔ شاہ ولد کی بیوہ Tondu (جنے قبل ازیں مملوک سلطان برقوق سے شادی کر لی تھی) ۸۱۹ھ تک واسط بصرہ اور شوستر پر حکومت کرتی تھی گو کہ تیموری شاہ رخ کی اطاعت قبول کر لی تھی۔ اُس سال اس کا سوتیلا بیٹا اس کی جگہ حکمراں ہوا اُس کے بعد اس کے بھائیاں اویس (۸۲۳ھ ۸۲۹ھ) اور محمد اور پھر عموزاد بھائی حسین تخت نشیں ہوئے۔ آخر الذکر کو قراقیونلی ترکمانوں نے قتل کیا۔

(۸۶) جلیر

۱۳۳۶ء - ۱۴۱۱ء م ۷۳۶ھ - ۸۱۴ھ

(العراق وغیرہ)

جلیر کے قبیلہ کے سردار (جو ایلخانی بھی کہلاتے ہیں) منگول سلطان ابوسعید کے انتقال پر ایران کے تمام خاندانوں سے بڑھکر قوت والے ہو گئے۔ ان کے سردار شیخ حسن بزرگ نے منگول تخت پر تین کٹ پتلی حکمراں بٹھائے۔ اس کے بعد خود اسی نے اقتدار غصب کر لیا اور العراق پر قبضہ کر کے بغداد کو اپنا پایہ تخت بنایا۔ اس کا بیٹا اویس ۷۵۷ھ (۱۳۵۶ء) میں اس کا جانشین ہوا۔ سنہری اردو سے ۷۵۹ھ میں آذربائیجان اور تبریز چھینا، اور اپنے مقبوضات میں موصل اور دیار بکر کا (۷۶۶ھ میں) اضافہ کیا۔ اس کا جانشین حسین اپنے پڑوسی مظفریوں سے مصروف جنگ تھا (جو مشرقی ایران میں تھے) نیز کالے بکرے والے ترکمانوں سے جنھوں نے ارمنستان اور جھیل وان (Van) کے جنوب میں اپنے آپ کو مقتدر بنا رکھا تھا۔ یہاں تک کہ موخرالذکر ۷۷۹ھ میں اس کے حلیف بننے کے لیے راضی ہو گئے۔ وہ ۱۳۸۲ء (۷۸۴ھ) میں مر گیا تو اسکی سلطنت بادشاہت اس کے دو بیٹوں میں

(٨٧) مظفری خاندان

۱۳۱۴ء – ۱۳۹۳ء م ۷۱۳ھ – ۷۹۵ھ

(فارس، کرمان اور کردستان)

اس خاندان کا بانی امیر المظفر خراسان کے حاجی غیاث الدین کا ایک پوتا تھا جو ایران کے منگول حکمرانوں کے دربار میں مختلف خدمات پر مامور ہونے کے بعد اصفہان کے قریب میبذ کا گورنر مقرر ہوا۔ اس کا بیٹا مبارز الدین محمد اس خدمت پر ۱۳۱۳ء (۷۱۳ھ) میں اس کا جانشین ہوا اور ۱۳۱۹ء (۷۱۹ھ) میں منگول ابو سعید سے اور بھی زیادہ اہم خدمت یعنے فارس میں یزد کی حکومت حاصل کی۔

۱۳۴۰ء (۷۴۱ھ) میں کرمان اضافہ کر لیا گیا۔ اور ابو اسحٰق انجو سے دیر تک مقابلہ کرکے مبارز الدین محمد نے ۱۳۵۳ء (۷۵۴ھ) میں شیراز اور پورا فارس فتح کر لیا اور ۱۳۵۶ء (۷۵۸ھ) میں اصفہان اضافہ کیا جب کہ ابو اسحٰق قتل کیا گیا۔ شمال میں وہ تبریز تک فتحمندی کے ساتھ بڑھتا گیا بالآخر معزول اور اندھا کر دیا گیا (۱۳۵۸ء م ۷۵۹ھ میں) اور اگرچہ ایک خفیف مدت کے لیے دوبارہ اپنی حکومت پر فائز ہوا لیکن ۱۳۶۴ء (۷۶۵ھ) میں مکرر ملک بدری کی حالت میں

(۱) ۱۳۳۶ء - ۱۳۵۶ء شیخ حسن بزرگ ۷۳۶ھ - ۷۵۷ھ

(۲) ۱۳۷۴ء شیخ اویس بن (۱) ۷۷۶ھ

(۳) ۱۳۷۴ء حسین بن (۲) ۷۷۶ھ

(۴) بائزید (کردستان میں) ۷۸۴ھ - ۵ھ
بن (۲)

(۵) ۱۳۸۲ء سلطان احمد بن (۲) ۷۸۴ھ
(۷۹۶ھ سے ۸۰۰ھ تک تیمور نے انکو متعدد
مرتبہ ملک سے نکال باہر کیا)

(۶) ۱۴۱۰ء - ۱۴۱۱ء (شاہ ولد = Tandu) ۸۱۳ھ - ۸۱۴ھ
بن علی بن (۲)

قراقیونلی ترکمانوں کی حکومت

(۸۸) سربداری خاندان

۷۳۷ھ - ۷۸۳ھ م ۱۳۳۷ - ۱۳۸۱ء

(خراسان)

خراسان کے بشتین نامی قصبہ کا ایک باشندہ مسمی عبدالرزاق جو ایک وقت ایلخان ابوسعید کی ملازمت میں تھا ۱۳۳۷ء (۷۳۷ھ) میں اپنے ملک والوں پر مقامی گورنر کے مظالم سے تنگ آکر بغاوت کا سرغنہ بنا۔ باغیوں نے اپنی انتہائی بے سروسامانی میں اپنا لقب سربداری رکھا۔ بریں ہم انھوں نے سبزہ وار اور اس کے قریب جوار کے صوبوں پر قبضہ کر لیا اور تقریباً نصف صدی تک ان مقامات پر قائز رہے۔ اس عرصہ مدت میں یکے بعد دیگرے بارہ سرداروں نے حکومت کی لیکن ان میں سے نو سخت عذاب کی موت سے مرے۔

(۱)	۷۳۷ھ - ۷۳۸ھ	عبدالرزاق بن فضل اللہ	۱۳۳۷ء - ۱۳۳۸ء
(۲)	۷۴۴ھ	وجیہ الدین مسعود بن فضل اللہ	۱۳۴۴ء
(۳)	۷۴۶ھ	محمد (Ay-Timur)	۱۳۴۶ء
(۴)	۷۴۷ھ	اسفندیار	۱۳۴۶ء

مرگیا۔ اس کے جانشین فارس، کرمان اور کردستان کی حکومت پر فائز رہے حتیٰ کہ ۱۳۸۷ء میں تیمور نے چڑھائی کی۔ خواجہ حافظ شاہ شجاع کے درباری شاعر تھے۔

(۱)	۱۳۱۳ء - ۱۳۵۷ء	مبارز الدین محمد بن المظفر	۷۱۳ھ - ۷۵۹ھ
(۲)	۱۳۵۷ء - ۱۳۸۴ء	جلال الدین شاہ شجاع بن (۱)	۷۸۶ھ
(۳)	۱۳۸۴ء - ۱۳۸۷ء	مجاہد الدین علی زین العابدین بن (۲) (تیمور نے اسکو ملک بدر کیا)	۷۸۹ھ
	۱۳۸۷ء - ۱۳۹۳ء ہمعصر حکمران	شاہ یحییٰ بن شرف الدین المظفر بن (۱) (یزد میں) سلطان احمد (کرمان میں) بن (۲) شاہ منصور برادر شاہ یحییٰ (اصفہان میں)	۷۸۹ھ - ۷۹۵ھ

(۸۹) ہیرات
(Karts)

۱۲۴۵ء۔۱۳۸۹ء م ۶۴۳ھ۔۷۹۱ھ

غور کے قرت (Kart) نژاد ملوک ہیرات منگولوں کے شروع زمانہ حکومت ایران سے اپنی مملکت پر فائز تھے۔ جوں جوں منگول کمزور ہوتے گئے Kart کی قوت خراسان میں بڑھتی گئی یہاں تک کہ ۱۳۸۱ء (۷۸۳ھ) میں تیمور نے ہیرات فتح کر لیا اور ایک عرصہ تک فرمانبردار رہ کر یہ خاندان ۱۳۸۹ء (۷۹۱ھ) میں ختم ہو گیا۔

(۱)	۱۲۴۵ء	شمس الدین اول بن رکن الدین ابوبکر بن عثمان	۶۴۳ھ
(۲)	۱۲۷۸ء۔۱۲۸۳ء	رکن الدین ہمعصر تھا بن (۱)	۶۷۷ھ۔۶۸۲ھ
(۳)	۱۲۸۵ء۔۱۳۰۸ء	فخر الدین بن (۲)	۶۸۴ھ۔۷۰۸ھ
(۴)	۳۰۸ء	غیاث الدین بن (۳)	۷۲۹ھ
(۵)	۱۳۲۹ء	شمس الدین دوم بن (۴)	۷۳۰ھ
(۶)	۱۳۳۱ء	حافظ بن (۴)	۷۳۲ھ
(۷)	۱۳۷۰ء	معز الدین بن (۴)	۷۷۲ھ
(۸)	۱۳۸۹ء	غیاث الدین پیر علی بن (۷)	۷۹۱ھ

(تیموری خاندان)

(۵)	۱۳۴۷ء	فضل اللہ	۷۴۸ھ
(۶)	۱۳۵۲ء	شمس الدین علی	۷۵۳ھ
(۷)	۱۳۵۵ء	یحییٰ	۷۵۶ھ
(۸)	۱۳۵۹ء	ظہیر الدین	۷۶۰ھ
(۹)	۱۳۵۹ء	حیدر القصاب	۷۶۰ھ
(۱۰)	۱۳۶۰ء	لطف اللہ	۷۶۱ھ
(۱۱)	۱۳۶۳ء	الحسن الدامغانی	۷۶۲ھ
(۱۲)	۱۳۸۱ء	علی المؤید	۷۸۳ھ

تیمور نے اس سلسلہ کو ختم کیا

(۲)	۱۴۰۰ء	قرا یوسف (تیمور کی فوج کشی)	ق ۷۹۰ھ - ۸۰۲ھ
	۱۴۰۵ء - ۱۴۲۰ء	قرا یوسف (دوبارہ)	۸۰۸ھ - ۸۲۳ھ
(۳)	۱۴۳۷ء	اسکندر	۸۴۱ھ
(۴)	۱۴۶۷ء	جہاں شاہ	۸۷۲ھ
(۵)	۱۴۶۹ء	حسن علی	۸۷۴ھ

آق قیون لی

(۹۰) قراقیونلی

۷۸۰ھ - ۸۷۴ھ م ۱۳۷۸ء - ۱۴۶۹ء

کالے بکرے کے پرچم یا نشان والے ترکمان

(آذربائجان وغیرہ)

چودھویں صدی کے آخری ربع حصہ میں ترکمانوں کا ایک جرگہ یا قبیلہ موسوم بہ قراقیونلی جھیل وان کے جنوب کی سرزمین پر مسلط ہو گیا اور جلیر سلطان حسین کے ساتھ اتحاد کر کے ارمنستان اور آذربائجان میں ایک حکمران خاندان قائم کیا۔ اس سلسلہ کا دوسرا شخص قرایوسف تیمور کے ہاتھوں کئی مرتبہ اپنے ملک کے باہر نکالا گیا مگر اتنے ہی مرتبہ واپس آیا۔ جب تیمور ۱۴۰۵ء (۸۰۷ھ) میں مر گیا تو اس نے اپنے سابقہ ممالک حاصل کر لئے اور ۱۴۱۱ء میں جلیر کے بھی ممالک شامل کر لئے۔ (قراقیونلی کو ۱۴۶۹ء (۸۷۴ھ) میں اُزُن (Uzun) حسن آق قیونلی (مخالف جرگہ) کے سردار نے فرو کیا۔

(۱) ۷۸۰ھ - ق ۷۹۱ھ   قرا محمد   ۱۳۷۸ء - ق ۱۳۸۹ء

(۶)	۱۴۹۱ء	بائسنقر (علی اور مسیح ۸۹۶ھ میں رقیب دعویدار تھے)	۸۹۶ھ – ۸۹۷ھ
(۷)	۱۴۹۱ء – ۱۴۹۶ء	رستم	۸۹۷ھ – ۹۰۲ھ
(۸)	۱۴۹۷ء	احمد	۹۰۳ھ
(۹)		مراد	۹۰۵ھ
(۱۰)		الوند	۹۰۶ھ
(۱۱)		محمد	۹۰۷ھ
		مراد (دوبارہ)	۹۰۸ھ

خاندان صفویہ نے ان کی جگہ لی

(۹۱) آق قیونلی

۱۳۷۸ء - ۱۵۰۲ء م ۷۸۰ھ - ۹۰۸ھ

سفید بکرے کے نشان والے ترکمان

(آذربائیجان وغیرہ)

آق قیونلی ترکمان اپنے رقیب قرا قیونلی ترکمانوں کی جگہ آذربائیجان اور دیار بکر میں مسلط ہوئے مگر صرف تیس ہی سال کی خود مختار حکومت کے بعد شاہ اسمٰعیل صفوی نے ان کو شرور (Shurur) کی بڑی جنگ (۱۵۰۲ء م ۹۰۸ھ) میں شکست دی۔ اس کے تھوڑی ہی مدت کے بعد یہ خاندان ختم ہوگیا۔

(۱)	۱۳۷۸ء - ۱۴۰۶ء	قرا یولق عثمان	۷۸۰ھ - ۸۰۹ھ
(۲)	۱۴۴۴ء	حمزہ	۸۴۸ھ
	۱۴۶۶ء	جہانگیر	۸۷۱ھ
(۳)	۱۴۷۸ء	اُزُن حَسَن	۸۸۳ھ
(۴)	۱۴۷۹ء	خلیل	۸۸۴ھ
(۵)	۱۴۹۰ء	یعقوب	۸۹۶ھ

مطیع بن گئے اور تھوڑے ہی سال میں شاہ اسمٰعیل کی افواج خراسان سے گزر کر ہرات میں داخل ہو گئیں اور جنوبی صوبوں پر قبضہ کر لیا یہاں تک کہ اس کی سلطنت دریائے جیحوں (Oxus) سے خلیج ایران تک اور افغانستان سے دریائے فرات تک پھیل گئی۔ اب اس کے ملک کی سرحد عثمانی سلطنت کی سرحد سے جا ملی۔ صفویوں کی جانب سے ایشیائے کوچک میں جو شیعی پروپاغنڈا کیا جا رہا تھا اس کی وجہ سے سنی عثمانی ترکوں اور شیعی صفویوں کی مذہبی مخالفت بڑھکر بالآخر جنگ کی صورت اختیار کی۔ بیان کیا جاتا ہے کہ سلطان سلیم نے چالیس ہزار شیعوں کو اپنے ممالک میں قید یا قتل کر کے شاہ اسمٰعیل پر فوج کشی کی۔ اسی ہزار سوار اور چالیس ہزار پیادہ سپاہ لیکر سلیم نے ایران پر چڑھائی کی اور شاہ اسماعیل کو خالدران (Chaldiran) پر ۱۵۱۴ء میں لڑنے کیلئے مجبور کیا۔ شان یا شا ترکی کی اعلیٰ افسری اور ینی چری فوج کا تہور ترکوں کو فتحیاب کیا۔ سلیم تبریز کے اندر فاتحانہ شان سے داخل ہوا اور دیار بکر اور بعض اطراف کے اضلاع کو عثمانی سلطنت میں شامل کر کے مشرق کی جانب آگے بڑھنے کا خیال ترک کر دیا اور مصر کا عزم کیا۔ اس وقت سے کئی جھگڑے ترکی ایرانی سرحد پر ہوتی رہیں جن میں جارجیا اور ارمنستان کے صوبے کبھی اِدھر منتقل ہوئے کبھی اُدھر لیکن عام سرحد میں کچھ زیادہ تبدیلی نہوئی سوائے اس امر کے کہ مراد چہارم نے ۱۶۳۸ء میں بغداد فتح کر لیا اور عراق عرب کو سلطنت ترکی کا ایک جزو بنا لیا۔

شاہان ایران یا فارس (۹۶-۹۲)

۱۰۵۲ھ ۱۸۹۳ء ۹۰۷ھ ۱۳۱۱ھ

شاہان ایران کا سلسلہ پانچ جداگانہ مختلف اقوام کے خاندانوں پر مشتمل ہے۔ صفوی، افغان، افشاری، زند اور قاچار۔ ان میں سے پہلے خاندان کو عربی النسل ہونے کا دعویٰ تھا۔ کیونکہ صفوی اپنے آپ کو ساتویں امام موسیٰ کاظمؒ (تاریخ وفات سنہ ۱۸۳ھ) کی اولاد سے بتاتے ہیں۔ اس خاندان کے اکثر شیخ زہد و تقویٰ کی وجہ سے مشہور ہوئے ان میں سب سے زیادہ مشہور شیخ صفی الدین اردبیلی تھے جن سے ان کی اولاد کا لقب صفوی قرار پایا۔ شیخ صوفی کے چار پشت بعد ان کی نسل کا ایک شخص حیدر نامی دینداری کے ساتھ سپہ گری کے پیشہ کو شامل کیا۔ اس نے اُزن حسن آق قیونلی ترکمان سے مخالفت کرنی شروع کی اور اس کا تیسرا بیٹا اسی کے نقش قدم پر چل کر شروان لے لیا سنہ ۱۵۰۲ء (سنہ ۹۰۸ھ) کے موسم بہار میں ترکمانوں کو جنگ شرور میں شکست فاش دی اور تبریز کو اپنا دارالسلطنت بنا کر تمام ایران فتح کرنے نکلا۔ تیموری گورنران اور دوسرے چھوٹے درجہ کے خاندانی حکمران اسکے

کے بعد نادر قلی افشاری ترک نے کمزور صفویوں کی مدد کا بہانہ کر کے حکومت پر خود ہی قبضہ کر بیٹھا اور ۱۷۳۶ء (۱۱۴۸ھ) میں اپنی بادشاہت کا اعلان کر دیا۔ نادر شاہ نے نہ صرف ایرانی سلطنت کو اس کے وسیع ترین درجہ تک پہنچایا بلکہ افغانستان بھی فتح کیا کابل و قندھار ۱۷۳۸ء میں چھینا اور لاہور تک ہندوستان میں گھس کر مغلیہ فوج کو کرنال کے قریب ایک کٹھن لڑائی میں شکست دی مارچ ۱۷۳۹ء (۱۱۵۱ھ) میں دہلی لوٹ لی اور قتل عام کا حکم جاری کیا۔ بالآخر صلح ہو گئی اور کچھ مدت کے لئے ایران کی شہنشاہی دریائے سندھ سے کوہ قاف تک پھیل گئی۔

افشاری خاندان چار شاہ گزرنے کے بعد تاراج پر ختم ہوا جس میں آزاد نامی افغان آذربائیجان پر قابض ہو گیا بختیاری علی مردان اصفہان پر محمد حسین قاچار قوم کا سردار استرآباد کا حاکم بن بیٹھا اور کریم خان زند نے شاہ رخ افشاری سے ایران کا تخت و تاج حاصل کرنے کے لیے جنگ کی۔ بالآخر زند جیت گئے اور ۱۷۵۰ء (۱۱۶۳ھ) سے ۱۷۷۹ء (۱۱۹۳ھ) تک تمام ایران پر باستثنا خراسان حکمران رہے خراسان پر ایک طرح سے شاہ رخ افشاری کی قیادت جاری تھی اگرچہ وہ بوڑھا اور اندھا ہو گیا تھا۔ کریم خاں کے مرنے پر بارہ برس تک اس کے زند جانشینوں اور آقا محمد قاچار میں لڑائی رہی بالآخر قاچار غالب آیا۔ اس کا بھتیجا چوتھی پشت میں (ناصر الدین قاچار) طہران کو پایہ تخت بنا کر ۱۸۹۳ء میں ایران پر بادشاہت کرتا تھا

اسی طرح شمالی سرحد پر بھی اوزبک قوم سے لڑائی ہوتی رہی۔ اور افغانستان کبھی ہندوستان کا جزو رہا کبھی ایران کا تا وقتیکہ احمد درانی نے ۱۷۴۷ء میں ایک آزاد و خود مختار حکمراں خاندان کی بنا ڈالی۔ بابر جو ہندوستان میں مغلیہ سلطنت کا بانی تھا شاہ اسمٰعیل کا حلیف تھا اور اس کا بیٹا ہمایوں ہندوستان پر دوبارہ تسلط شاہ طہماسپ کی مدد سے حاصل کر سکا۔ صفوی بادشاہوں میں سب سے بڑا شاہ عباس (۱۵۸۷ء۔ ۱۶۲۹ء) تھا۔ اس نے سرانتونی شرلی (Shirley) کی اعانت سے ایرانی فوج کو منظم کیا اور بعض غربی صوبوں کو عثمانی عملداری سے واپس لیا۔ اس کے دورِ حکومت میں علم و ہنر کو بہت فروغ ہوا، تعمیرات عامہ کو ترقی ہوی اور خارجی پالسی بیرونی دول کے ساتھ خوشگوار تعلقات کی حامل ثابت ہوی۔ وہ حقیقی معنوں میں اس زمانہ کے سر برآوردہ بادشاہوں جیسے سلیمانِ اعظم، اکبر اور ملکہ ایلزبتھ کا ہمعصر تھا۔

صفوی خاندان عملی طور پر اس وقت ختم ہوگیا جبکہ افغانوں نے محمود کے زیر فرمان بغاوت کی اور ہرات و مشہد پر قبضہ کر کے شاہ حسین کو شکست دی اور سات ماہ کے محاصرہ کے بعد ۱۷۲۲ء (۱۱۳۵ھ) میں ملک کا پایہ تخت اصفہان لے لیا۔ صفوی خاندان کے بعض ارکان تب بھی مازندران وغیرہ مقامات میں کچھ اقتدار رکھتے تھے اور دس برس کے تراج بغاوتوں اور روسی و ترکی فوج کشیوں

(۹۳) افغان خاندان

۱۷۲۲ء ۔ ۱۷۲۹ء م ۵۳۵ھ ۔ ۱۱۴۲ھ

(۱)	۱۷۲۲ء ۔ ۱۷۲۵ء	محمود	۱۱۳۵ھ ۔ ۱۱۳۷ھ
(۲)	۱۷۲۹ء	اشرف	۱۱۴۲ھ

(۹۴) افشاری خاندان

۱۷۳۶ء ۔ ۱۷۹۶ء م ۱۱۴۸ھ ۔ ۱۲۱۰ھ

(۱)	۱۷۳۶ء ۔ ۱۷۴۷ء	نادر بن امام قلی	۱۱۴۸ھ ۔ ۱۱۶۰ھ
(۲)	۱۷۴۸ء	عادل بن ابراہیم بن امام قلی	۱۱۶۱ھ
(۳)	۱۷۹۶ء	شاہ رخ بن رضا قلی بن (۱)	۱۲۱۰ھ

(۹۲) صفوی خاندان

سنہ ۱۵۰۲ - سنہ ۱۷۳۶ م سنہ ۹۰۷ - سنہ ۱۱۴۸

(۱)	سنہ ۱۵۰۲ - سنہ ۱۵۲۴	اسمٰعیل اول	سنہ ۹۰۷ - سنہ ۹۳۰
(۲)	سنہ ۱۵۷۶	طہماسپ اول بن (۱)	سنہ ۹۸۴
(۳)	سنہ ۱۵۷۸	اسمٰعیل دوم بن (۲)	سنہ ۹۸۵
(۴)	سنہ ۱۵۸۷	محمد خدابندہ بن (۲)	سنہ ۹۸۵
(۵)	سنہ ۱۶۲۹	عباس اول بن (۴)	سنہ ۱۰۳۸
(۶)	سنہ ۱۶۴۲	صفی اول بن صفی مرزا بن (۵)	سنہ ۱۰۵۲
(۷)	سنہ ۱۶۶۷	عباس دوم بن (۶)	سنہ ۱۰۷۷
(۸)	سنہ ۱۶۹۴	سلیمان اول بن (۷)	سنہ ۱۱۰۵
(۹)	سنہ ۱۷۲۲	حسین اول بن (۸)	سنہ ۱۱۳۵
(۱۰)	سنہ ۱۷۳۱	طہماسپ دوم بن (۹)	سنہ ۱۱۴۴
(۱۱)	سنہ ۱۷۳۶	عباس سوم بن (۱۰)	سنہ ۱۱۴۸

ماوراء النہر

(۱۴ تا ۱۹ صدی عیسوی)

(۹۷) تیموری

(۹۸) شیبانی

(۹۹) جانی خاندان استرخان

(۱۰۰) منگت

(۱۰۱) خانان خوقند

(۱۰۲) خانان خیوا

(۹۵) زند خاندان

سنہ ۱۷۵۰ء - سنہ ۱۷۹۴ء م سنہ ۱۱۶۳ھ - سنہ ۱۲۰۹ھ

(۱) سنہ ۱۷۵۰ء - سنہ ۱۷۷۹ء کریم خاں سنہ ۱۱۶۳ھ - سنہ ۱۱۹۳ھ

(۲) سنہ ۱۷۷۹ء ابوالفتح بن (۱) سنہ ۱۱۹۳ھ

(۳) سنہ ۱۷۷۹ء علی مراد بن صادق خواہر (۹) (۱) سنہ ۱۱۹۳ھ

(۴) سنہ ۱۷۷۹ء محمد علی بن (۱) سنہ ۱۱۹۳ھ

(۵) سنہ ۱۷۸۲ء صادق خواہر (۹) (۱) سنہ ۱۱۹۶ھ

سنہ ۱۷۸۵ء علی مراد (دوبارہ) سنہ ۱۱۹۹ھ

(۶) سنہ ۱۷۸۹ء جعفر بن (۵) سنہ ۱۲۰۳ھ

(۷) سنہ ۱۷۹۴ء لطف علی بن (۶) سنہ ۱۲۰۹ھ

---

(۹۶) قاچار

سنہ ۱۷۷۹ء - سنہ ۱۸۴۸ء م سنہ ۱۱۹۳ھ - سنہ ۱۲۶۴ھ

(۱) سنہ ۱۷۷۹ء - سنہ ۱۷۹۷ء آقا محمد بن محمد حسن ۔ سنہ ۱۱۹۳ھ - سنہ ۱۲۱۱ھ

(۲) سنہ ۱۸۳۴ء فتح علی بن (۱) سنہ ۱۲۵۰ھ

(۳) سنہ ۱۸۴۸ء محمد بن عباس بن (۲) سنہ ۱۲۶۴ھ

(۴) سنہ ۱۸۴۸ء - ناصر الدین بن (۳) سنہ ۱۲۶۴ھ -

ایک مرتبہ اس کو شکست دی۔ اس اثنار میں اس نے ۱۳۹۳ء میں جلیہ خاندان سے بغداد لے لیا اور عراق عرب پر اپنا تسلط جمایا تھا۔ ۱۳۹۸ء میں وہ شمالی ہندوستان کے اندر داخل ہوا اور اس کے بعد کے سال ۸۰۱ھ ہجری میں کشمیر اور دہلی کو تاخت و تاراج کیا۔ پھر مغرب کا رخ کیا ۱۴۰۰ء میں اناطولیہ پر فوج کشی کی اور سیواس اور ملاطیہ (Malatia) لے لیا۔ ۱۴۰۲ء (۸۰۴ھ) میں اس نے عثمانی ترکوں کو عنقرہ پر قطعی شکست دی اور بایزید ایلدرم کو گرفتار کر لیا۔ ایشیائے کوچک کے سابقہ چھوٹے حکمران شہزادوں کو ان کی جگہ پر بحال کیا اور شام کو فتح کر کے حلب اور دمشق پر ۸۰۳ھ میں قبضہ کرنے کے بعد ان کے سابقہ فرمانروا مملوک سلطان مصر سے اپنی اطاعت منوالی۔ چین کی طرف اس سے بھی بڑی مہم کے ارادہ سے جا رہا تھا کہ موت نے اس کو اترار (Otrar) کے پاس ۱۴۰۵ء (۸۰۷ھ) میں پکڑ لیا۔ اس وقت اس کا سن ستر برس کا تھا۔

تیمور کی فتوحات کی وجہ سے ماوریٰ النہر کی پادشاہت کو ایسی شہرت و عظمت نصیب ہوئی کہ کبھی نہیں ہوئی تھی۔ سمرقند ایک ایسی سلطنت کا پایہ تخت بنا جو کم از کم نام کی حد تک دہلی سے دمشق تک پھیلی ہوئی تھی اور بحیرۂ ایرل (Aral) سے خلیج فارس تک۔ اور اگرچہ تیمور کی بیشتر فتوحات لوٹ اور غارتگری تھی نہ کہ باضابطہ

XIII ماوری النہر

(۹۷) تیموری خاندان

۱۳۶۹ء - ۱۵۰۰ء م ۷۷۱ھ - ۹۰۶ھ

تیمور لنگ چنگیز خاں کے خاندان سے رشتہ رکھتا تھا۔ اس کے آباؤ اجداد میں سے ایک شخص چغتائی، چنگیز کے بیٹے والی ماوری النہر کا وزیر تھا۔ تیمور ۱۳۳۵ء (۷۳۶ھ) میں پیدا ہوا۔ توغا تیمور نے اس کو کاشں کا گورنر مقرر کیا۔ بعد کو وہ چغتائی خاں سیورغاتمش کا وزیر ہوا اور ۱۳۶۹ء (۷۷۱ھ) سے پہلے حکومت اس کے ہاتھ سے بالکلیہ چھین لی ۱۳۹۷ء (۸۰۰ھ) اگرچہ اس کو اور اس کے جانشین محمود کو برائے نام حاکم رہنے دیا۔ ۱۳۸۰ء (۷۸۲ھ) میں تیمور نے ایران پر ایک طویل فوج کشی کی اور سات برس میں خراسان، جرجان، مازندران، سیستان، افغانستان، فارس، آذربائجان اور کردستان کا صفایا کر دیا۔ تقتامش، سنہری اردو کے خان نے جب حملہ آوری کی (۱۳۸۸ء میں) تو وہ اپنے گھر کی طرف متوجہ ہو کر خان مذکور کو قطعی شکست دی لیکن یہ کافی نہ ہوئی تو پھر ۱۳۹۵ء (۷۹۷ھ) میں اور

اس کے مرجانے پر اس کے ممالک متعدد چھوٹے حکمرانوں میں تقسیم ہو گئے جس کی وجہ سے صفوی ایران اور شیبانی ماوراء النہر پر مسلط ہو گئے۔ بریں ہمہ تیمور کے خاندان کا سلسلہ تیمور کے ممالک کے ہاتھ سے نکل جانے پر بھی منقطع نہیں ہوا۔ اس کی نسل سے بابر پیدا ہوا جس نے ہندوستان میں ایک بڑی مغلیہ سلطنت قائم کی۔ جو انیسویں صدی تک بھی جاری رہی۔

(۱)	۱۳۶۹ء – ۱۴۰۵ء	تیمور [۷۷۱ھ میں سیورغاتمش صرف برائے نام خان تھا ۷۹۰ھ سے ۸۰۵ھ تک محمود]	۷۷۱ھ – ۸۰۷ھ
(۲)	۱۴۰۵ء – ۹ء	خلیل سلطان بن جلال الدین میران شاہ بن (۱)	۸۰۷ھ – ۱۲ھ
(۳)	۱۴۰۵ء – ۱۴۴۷ء	شاہ رخ بن (۱)	۸۰۷ھ – ۸۵۰ھ
(۴)	۱۴۴۹ء	الغ بیگ بن (۳)	۸۵۳ھ
(۵)	۱۴۵۰ء	عبداللطیف بن (۴)	۸۵۴ھ
(۶)	۱۴۵۲ء	عبداللہ بن ابراہیم سلطان بن (۳)	۸۵۵ھ
(۷)	۱۴۶۹ء	ابو سعید بن محمد بن جلال الدین میران شاہ بن (۱)	۸۷۳ھ

ملک گیری تاہم سمرقند کچھ مدت کے لئے ایک بادشاہت کا مرکز بن رہا جس میں ایران اور افغانستان کا بیشتر حصہ شریک تھا علاوہ دریائے جیحوں پار صوبہ جات کے۔ لیکن تیمور کی سلطنت اتنی وسیع تھی کہ اسکا برقرار رکھنا نہایت مشکل تھا۔ جب ایران کے چھوٹے حکمراں خاندانان کرت، سربداری مظفری اور جلیر میٹ دئے گئے اور ترک اناطولیہ سے نکال دئے گئے اور مغربی ایشیا ہندوکس سے بحیرہ میڈیٹرین تک اس کے نام سے لرزہ براندام تھا تو ظاہر ہے کہ جور و ستم کی بادشاہت منوائی جاری تھی نہ کہ منظم حکومت۔ جوں ہی تیمور مر گیا عثمانی جلیر اور ترکمان مغرب میں اپنے کھوئے ملک واپس چھیننے لگے اگرچہ تیمور کی اولاد شمالی ایران پر ایک صدی تک قائم رہی، صفوی خاندان کی بڑھتی قوت کے مقابلہ میں وہ مضبوطی کے ساتھ ٹھیر نہ سکے اور جب سولھویں صدی میں (چنگیز کے گھرانے کا) شیبان کا سلسلہ تیمور کے پایہ تخت پر مسلط ہوا تو اس فاتح کی اولاد کے مقبوضات گھٹتے گھٹتے صرف اتنے ہی رہ گئے جتنے کہ بخارا کی خانی آخری زمانہ میں اپنے لئے بچا سکی۔ تیمور کی اولاد سلطنت کے منتشر حصوں کے لئے ایک دوسرے سے لڑتی رہی یہی سبب اس کی کمزوری کا ثابت ہوا۔ رقیب حد سے زیادہ پیدا ہوئے۔ اگرچہ شاہ رخ کچھ مدت کے لئے اپنے رشتہ داروں کے حسد اور بغض کو فرو کر سکا اور ایک سلطنت یا شہنشاہی کی قوت و عظمت قائم رکھ سکا۔ ۱۴۴۷ء (۸۵۰ھ) میں

(۹۸) شیبانی خاندان

سنہ ۱۵۰۰ء - سنہ ۱۵۹۹ء م سنہ ۹۰۶ھ - سنہ ۱۰۰۷ھ

جس وقت ماوراء النہر کے آخری تیموری سلطان محمود کے تین بیٹے اپنے بزرگوں کی سلطنت کے کھنڈروں کے لیے لڑ رہے تھے ایک نئی طاقت رونما ہو رہی تھی جس نے ماوراء النہر کے تمام شہزادوں کا خاتمہ کر ڈالی اور مراج کی جگہ ایک مضبوط حکومت قائم کی۔ یہ اوزبک کی قوم تھی جن کا سردار محمد شیبانی چنگیز کی نسل کے بڑے سورماؤں کا تقریباً آخری فرد تھا۔ قبل ازیں شیباں کے خاندان کی ابتدائی تاریخ کا ذکر ہو چکا ہے۔ ان کا وطنی سلسلہ (یعنے وہ جو وطن ہی میں رہے باہر نہیں نکلے) سائبریا میں Tuiman کے زاروں کے لقب کے ساتھ سکونت پذیر رہا۔ لیکن اس قبیلہ یا جرگہ کی کثیر جماعت شیبانی کے تحت ماوراء النہر میں منتقل ہوئی، تیمور کے خاندان کے باہمی رقابت پیشہ شہزادوں کو زیر کیا اور اوزبک بادشاہت کی بنا ڈالی جو بحیثیت خانان بخارا و خیوا انیسویں صدی کے آخری ربع حصہ تک تاوقتیکہ روس کی اطاعت قبول کرنے پر مجبور نہ ہوئے برقرار رہی۔ اوزبکوں کی یہ سلطنت یکے بعد دیگرے متعدد

(۸)	۱۴۹۳ء	سلطان احمد بن (۷)	۸۹۹ھ
(۹)	۱۴۹۴ء	سلطان محمود بن (۷)	۹۰۰ھ
	۱۵۰۰ء	نراج	۹۰۶ھ

شیبانی خاندان

(۲)	۱۵۳۰ء	کوچ کونجی بن ابوالخیر	۹۳۶ھ
(۳)	۱۵۳۳ء	ابوسعید بن (۲)	۹۴۰ھ
(۴)	۱۵۳۹ء	عبیداللہ بن محمود برادر (۱)	۹۴۶ھ
(۵)	۱۵۴۰ء	عبداللہ اول بن (۲)	۹۴۷ھ
(۶)	۱۵۴۰ء - ۱۵۵۱ء	عبداللطیف بن (۲)	۹۴۷ھ - ۹۵۹ھ
(۷)	۱۵۵۵ء	نوروز احمد بن سیونچ بن ابوالخیر	۹۶۳ھ
(۸)	۱۵۶۰ء	پیر محمد اول جانی بیگ بن خواجہ محمد بن ابوالخیر	۹۶۸ھ
(۹)	۱۵۸۳ء	اسکندر برادر (۸)	۹۹۱ھ
(۱۰)	۱۵۹۸ء	عبداللہ دوم بن (۹)	۹۹۱ھ - ۱۰۰۶ھ
(۱۱)	۱۵۹۹ء	عبدالمومن بن (۱۰)	۱۰۰۷ھ
(۱۲)	۱۵۹۹ء	پیر محمد دوم بن سلیمان برادر (۸)	[illegible]

(استرخانی سلسلہ)

شیبانیوں کا پایہ تخت سمرقند تھا لیکن عام طور پر ایک زبردست اور کبھی خود مختار حکومت بخارا میں بھی قائم تھی۔ ایک سے زائد مرتبہ بخارا کا گورنر سارا ماوراءالنہر کا حکمراں تھا۔ اور شیبانی دور میں جو شخص بخارا کا حاکم ہوتا تھا وہ بعد کو سمرقند کا بھی مالک ہو جاتا تھا ایسا ہی جیسا کہ آگے چلکر استرخانی دور میں بلخ کے حاکم نے یہ مرتبہ اختیار کرلیا۔

خاندانوں کے زیر فرماں رہی۔ پہلے شیبانی ماوراء النہر (خیوا یا خوارزم کو خود اس کے خانوں کے سلسلہ کے زیر حکومت چھوڑ کر اور خراسان کو صفویوں کے حوالہ کر کے) پوری سولھویں صدی پادشاہت کرتے تھے۔ خیوا کے یہ خان بھی شیبان ہی کی نسل سے تھے۔ پھر جانی یا استرخانی خاندان (جو نسوانی سلسلہ میں شیبانیوں سے ملتا تھا) اسی ماوراء النہر کی سرزمین کا جو بتدریج گھٹتی جا رہی تھی سترھویں اور اٹھارویں صدی میں حکمراں رہا۔ اس کے بعد ان کے مسند بخاوے کے لوگ (جو شادی کے ذریعہ آپس میں ملے تھے) منگت (Mangit) نامی بخارا کی خانی پر باقاعدہ حیثیت سے فائز ہوئے۔ اب بخارا کے حدود پڑوس کی خانی خوقند کے عروج کی وجہ سے اور نیز تاشقند ... اوراتپہ (Uratipa) اور دیگر مقامات پر خود مختار سرداریاں قائم ہونے اور درانیوں کے افغانستان میں ترقی کر جانے سے بہت گھٹ گئے تھے۔ آخر میں روس نے بڑھتے بڑھتے سنہ ۱۸۶۸ء سے سنہ ۱۸۷۳ء تک بخارا خیوا اور خوقند سبھوں کو میٹ دیا۔

(۱) سنہ ۱۵۰۰ء سنہ ۱۵۱۰ء محمد شیبانی بن شاہ بداغ (Budagh) بن ابوالخیر بن دولت بن ابراہیم یا آخر بن شیبان بن جوجی۔ سنہ ۹۰۶ھ سنہ ۹۱۶ھ

(٩٩) جانی یا استرخانی خاندان

۱۵۹۹ء - ۱۷۸۵ء م ۱۰۰۷ھ - ۱۲۰۰ھ

روسیوں نے جب سولہویں صدی کے وسط میں استرخاں یا حاجی ترخاں کو اپنی حکومت میں ضم کر لیا تو معزول سرداروں میں سے دو، یار محمد اور اس کا بیٹا جانی بخارا میں اسکندر شیبانی کے پاس بھاگ کر پناہ لی۔ اسکندر نے جان کو اپنی بیٹی دی۔ ان سے باقی محمد پیدا ہوا جو اپنے ماموں عبداللہ دوم کا (ایک سال کے وقفہ کے بعد) جانشین ہوا اور وہ اور اس کی نسل کے لوگ سترھویں صدی کے بیشتر حصہ میں سمرقند بخارا فرغانہ بدخشاں اور بلخ پر حکمرانی کرتے رہے۔ آخر الذکر صوبہ کبھی کبھی خودمختار بھی رہتا تھا۔ ان کی طاقت رفتہ رفتہ گھٹتی گئی۔ ان کے دریائے جیحوں کے اس طرف کے تمام ممالک پر (   ) درانی قابض ہوگئے۔ خوقند (فرغانہ) میں ایک رقیب خانی ۱۷۰۰ء کے قریب اٹھ کھڑی ہوئی۔ اور بالآخر منگت قبیلہ کے سرداروں نے جانیوں کو ۱۷۸۵ء میں بے دخل کر دیا۔ آخری جانی حاکم ابوالغازی کی معزولی سے پہلے چند سال تک ملک میں حقیقی اقتدار منگت سرداروں ہی کے ہاتھ میں آ گیا تھا۔

(۱) ۱۵۹۹ء - ۱۶۰۵ء باقی محمد بن جان وزیر اخانم شیبانی ۱۰۰۷ھ - ۱۰۱۴ھ

بخارا کا شکمی خاندان

Sub-dynasty

(۱) سنہ ۱۵۴۰ - سنہ ۱۵۴۹ عبدالعزیز سنہ ۹۴۷ - سنہ ۹۵۷

(۲) سنہ ۱۵۵۳ یار محمد سنہ ۹۵۷ - سنہ ۹۶۱

(۳) سنہ ۱۵۵۳ - سنہ ۱۵۵۶ برہان سلطان سنہ ۹۶۱ - سنہ ۹۶۴

(۴) سنہ ۱۵۵۶ - عبداللہ (جس نے سنہ ۹۸۶ میں سنہ ۹۶۴ -
سمرقند کو شامل کر لیا اور سنہ ۹۹۱ سے
صد سلسلہ میں عبداللہ دوم کا لقب اختیار کیا)

سمرقند کا شکمی خاندان

(۱) سنہ ۱۵۶۰ - سنہ ۱۵۶۷ خسرو سلطان سنہ ۹۶۸ - سنہ ۹۷۵

(۲) سنہ ۱۵۶۲ سلطان سعید سنہ ۹۸۰

(۳) سنہ ۱۵۷۸ جوانمرد علی سنہ ۹۸۶

(۴) سنہ ۷۸ - عبداللہ (بخارا والا) سنہ ۹۸۶ -

منگت خاندان کا شجرہ
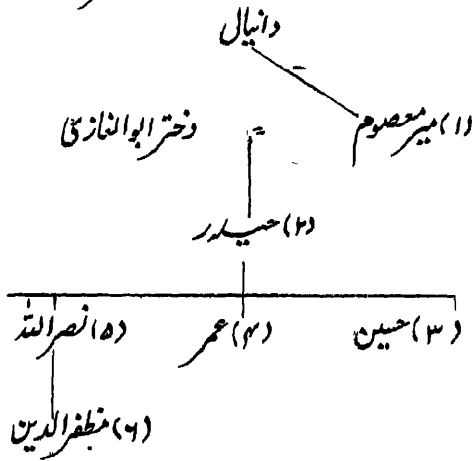
(۲)	۱۶۰۸ء	ولی محمد[1] برادر (۱)	۱۰۱۷ھ
(۳)	۱۶۴۰ء	امام قلی (تاریخ وفات ۱۰۶۴ھ) بن دین محمد برادر (۱)	۱۰۵۰ھ
(۴)	۱۶۴۷ء	ناظر محمد (Nādir) تاریخ وفات ۱۰۶۱ھ برادر (۳)	۱۰۵۷ھ
(۵)	۱۶۸۰ء	عبدالعزیز بن (۴)	۱۰۹۱ھ
(۶)	۱۷۰۲ء	سلطان قلی[2] بن (۴)	۱۱۱۴ھ
(۷)	۱۷۰۵ء	عبیداللہ[3] بن (۶)	۱۱۱۷ھ
(۸)	۱۷۴۷ء	ابوالفیض[4] بن (۶)	۱۱۶۰ھ
(۹)	۱۷۵۱ء	عبدالمومن بن (۸)	۱۱۶۴ھ
(۱۰)	۱۷۵۳ء	عبیداللہ دوم بن (۸)	۱۱۶۷ھ
	۱۷۵۳ء ـ ۱۷۵۸ء	محمد رحیم (منگت)	۱۱۶۷ھ ـ ۱۱۷۱ھ
(۱۱)	۱۷۸۵ء	ابوالغازی از نسل (۳) (منگت خاندان)	۱۲۰۰ھ

---

[1] ۱۶۰۱ء سے بلخ کا حکمراں تھا

[2] اس سے پہلے بلخ پر ۲۴ سال حکومت کی

[3] (حکیم Mālkim) خان ۱۱۱۴ھ سے ۱۱۱۹ھ تک بلخ پر مسلط تھا۔

[4] صرف جیحوں سے پرے (ماور ـــــ ے) حکومت کرتا تھا۔

(۴) سنہ ۔ سنہ ۱۸۲۷ء ۔ عمر سنہ ۔ سنہ ۱۲۴۲ھ

(۵) سنہ ۔ سنہ ۱۸۲۷ء ۔ نصراللہ ۔ سنہ ۱۲۷۷ھ

(۶) سنہ ۔ سنہ ۱۸۶۸ء ۔ مظفرالدین ۔ سنہ ۱۲۸۴ھ

(روس کے باجگزار بن گئے)

(※)

(۱۰) منگت خاندان

۱۷۸۵ء - ۱۸۶۸ء ــــــــــــ ۱۲۰۰ھ - ۱۲۸۴ھ

منگت یعنی چپٹی ناک والے توگائے (NOGAY) قبیلہ سے ہم رشتہ وسمجھوا اپنے خفچاق کے خیمہ گاہوں کو چھوڑ کر سولھویں صدی کے شروع میں محمد شیبانی کے ساتھ قسمت آزمائی کو نکلے ، اشترخانی خاندان کے تحت انہوں نے بتدریج اپنا اثر بڑھایا اور اٹھارہویں صدی کے آخری نصف حصہ میں ان کے سردار بخارا کے حاکموں کے وزیر بن گئے۔ بالآخر انہوں نے اپنے آقاؤں ہی کی جگہ چھین لی۔ ان کے ممالک شیبانی بادشاہت کی وسعت کے مقابلہ میں بہت گھٹ گئے تھے۔ اور معصوم شاہ کی درانیوں سے لڑائیاں جو جیحوں کے اس طرف کی سرزمین (Cisoxiane) کے استرداد کے لئے لڑی گئیں صرف موقت کامیابی کا باعث ہوئیں۔ سوویٹ جمہوریت سے پہلے کا جو خاں تھا وہ ۱۸۶۸ء کی مہم کے بعد سے زار روس کا باج گزار تھا۔

(۱) ۱۷۸۵ء - ۱۸۰۰ء۔ میر معصوم شاہ مراد۔ ۱۲۰۰ھ - ۱۲۱۵ھ

(۲) ۱۸۲۶ء - حیدر تورا ( ) - ۱۲۴۲ھ

(۳) ۱۸۲۶ء حسین - ۱۲۴۲ھ

ق سنہ ۲۵	سلطان حاجی	ق سنہ ۹۳۱
	حسن قلی	
	صفیان	
	بوجوغا	
	اوانک	
	کال	
ق سنہ ۱۵۴۰ یا سنہ ۱۵۴۶	اکاتائے	ق سنہ ۹۴۶ یا سنہ ۹۵۳
سنہ ۱۵۴۶ یا سنہ ۱۵۵۸	دوست	سنہ ۹۵۳ یا سنہ ۹۶۵
سنہ ۱۶۰۲	حاجی محمد اول	سنہ ۹۶۵ یا سنہ ۱۰۱۱
سنہ ۱۶۲۳	عرب محمد اول	سنہ ۱۰۳۲
سنہ ۱۶۴۳	اسفندیار	سنہ ۱۰۵۳
سنہ ۱۶۶۳	ابوالغازی اول	سنہ ۱۰۷۴
ق سنہ ۱۶۷۴	انوشا	ق سنہ ۱۰۸۵
سنہ ۱۶۸۷	محمد ارنک	سنہ ۱۰۹۹
سنہ ۱۷۰۲	اسحٰق آقا شاہ نیاز	سنہ ۱۱۱۴
سنہ	عرب محمد دوم	سنہ ۱۱۱۴
سنہ ۱۷۱۴	حاجی محمد دوم	سنہ
سنہ ۱۷۱۴	یادگار	سنہ ۱۱۲۶ یا ۱۱۲۶
سنہ ۱۷۱۵	ارنک	سنہ ۱۱۲۶ یا سنہ ۱۱۲۷

(۱۰۱) خاندان خیوا

ق ۱۵۱۵ء — ۱۸۷۳ء   ق ۹۲۱ھ — ۱۲۸۹ھ

خوارزم یا خیوا جو ایک زمانہ میں خود اپنے آپ کو اولوالعزم شاہ پیدا کر رکھا تھا بعد کو جوجی کے گھرانے کا علاقہ بن گیا اور کبھی بھی خانان ماوراء نہر سے حقیقی تعلق نہیں رکھتا تھا۔ تیمور کے آنے تک وہ سنہری اردو کے تحت تھا۔ تیموری دور کی تباہیوں اور شکست و ریخت کے بعد محمد شیبانی کے اوزبکوں نے خیوا اور ماوراء النہر دونوں کو فتح کرلیا اور قریب ۱۵۱۵ء کے وہاں ایک خودمختار اوزبک خانی قائم کی گئی۔ جس کی ابتدائی تاریخ کا بہت کم پتہ چلتا ہے۔ بخارا کے خلاف مسلسل لڑائیاں ہوتی رہیں۔ جن میں طرفین کو فتح ہوا کی۔ ایران کے نادر شاہ نے ۱۷۴۰ء میں خیوا فتح کیا اور وہاں ایک سال تک ایک ایرانی گورنر بھی حکمران رہا۔ بالآخر جنرل کاؤفمین نے ۱۸۷۳ء میں اس کو روس کی حکومت میں شامل کرلیا۔

خانان خیوا

ق ۱۵۱۵ء - ق ۱۵۲۵ء   ایلبرز اول   ق ۹۲۱ھ - ق ۹۳۱ھ

(۱۰۲) خاقانِ خوقند

ق سنہ ۱۷۰۰ء – سنہ ۱۸۷۶ء ——— ق سنہ ۱۱۱۲ھ – سنہ ۱۲۹۳ھ

شاہ رُخ جس کو چنگیز خاں کی نسل سے ہونے کا دعویٰ تھا اپنے آپ کو فرغانہ میں خود مختار بنا لیا۔ اور قریب سنہ ۱۷۰۰ء کے خوقند کی خانی بنائی۔ اس سے پہلے کے خانوں کا وقت نامشتبہ ہے۔ سنہ ۱۸۰۰ء میں خوقند نے تاشقند کو ضم کرلیا اور روس نے اس پر سنہ ۱۸۷۶ء میں قبضہ کرلیا۔

(۱) ق سنہ ۱۷۰۰ء – شاہ رخ بیگ ق سنہ ۱۱۱۲ھ –

(۲) — رحیم

(۳) — عبدالکریم

(۴) — اردینی

(۵) سنہ ۱۷۷۰ء – سلیمان سنہ ۱۱۸۴ھ – سنہ ۱۱۸۴ھ

(۶) سنہ ۱۷۷۰ء؟ سنہ ۱۷۷۰ء – شاہ رُخ دوم سنہ ۱۱۸۴ھ – سنہ ۱۱۸۴ھ

(۷) ؟سنہ ۱۷۷۰ء – سنہ ۱۸۰۰ء نربوتا ؟سنہ ۱۱۸۴ھ – سنہ ۱۲۱۵ھ

(۸) سنہ ۱۸۰۹ء – علیم سنہ ۱۲۲۴ھ

(۹) سنہ ۱۸۲۲ء محمد عمر سنہ ۱۲۳۷ھ

سنہ ۱۷ ۳(لا) - شیر غازی — سنہ ۱۱۴(لا)

سنہ ۱۷۴۰ ایلبرز دوم — سنہ ۱۱۴۱(لا) - سنہ ۱۱۵۳

سنہ ۱۷۴۱ (نادر شاہ نے ضم کرلیا) — سنہ ۱۱۵۴

سنہ ۱۷۴۱ تگر (برائے نادر شاہ) — سنہ ۱۱۵۴

سنہ ۱۷۴۱(لا) - ابو محمد — سنہ ۱۱۵۴ - سنہ ۱۱۵(لا)

سنہ ۱۷۴۵ - ابو الغازی دوم — سنہ ۱۱۵(لا) ق سنہ ۱۱۵۸

ق سنہ ۱۷۷۰ - کیپ — سنہ ۱۱۵۸ - ق سنہ ۱۱۸۴

ق سنہ ۱۷۷۰ - سنہ ۱۸۰۴ ابو الغازی سوم — ق سنہ ۱۱۸۴ - سنہ ۱۲۱۹

سنہ ۱۸۰۶ التنزر — سنہ ۱۲۲۱

سنہ ۱۸۲۵ - محمد رحیم — سنہ ۱۲۴۱

سنہ ۱۸۴۲ - الله قلی — سنہ ۱۲۵۸

سنہ ۱۸۴۵ رحیم قلی — سنہ ۱۲۶۱

سنہ ۱۸۵۵ محمد امین — سنہ ۱۲۶۱ - سنہ ۱۲۷۱

سنہ ۱۸۵۵ - عبد اللہ — سنہ ۱۲۷۱ ھ سنہ ۱۲۷۲

سنہ ۱۸۵۶ء - قتلغ محمد - — سنہ - سنہ ۱۲۷۲

سنہ ۱۸۶۵ - سید محمد — سنہ - سنہ ۱۲۸۲

سنہ ۱۸۷۲ - سید محمد رحیم — سنہ - سنہ ۱۲۸۹

(روس میں ضم ہو گیا)

XIV) ہندوستان و افغانستان

(۲۹۸)

(۱۰) سنہ ۱۸۴۰ء محمد علی — ق سنہ ۱۲۵۶

(۱۱) سنہ ۱۸۴۱ء شیر علی — سنہ ۱۲۶۱

(۱۲) سنہ ۱۸۴۵ء مراد — ق سنہ ۱۲۶۱

(۱۳) سنہ ۱۸۵۷ء خدایار — سنہ ۱۲۷۳

(۱۴) سنہ ۵۷ - سنہ ۱۸۵۹ء ملا — سنہ ۱۲۷۵

(۱۵) سنہ ۵۹ - سنہ ۱۸۶۱ء شاہ مراد — ق سنہ ۱۲۷۷

سنہ ۱۸۶۱ء - سنہ ۱۸۶۳ء خدایار (دوبارہ) — ق سنہ ۱۲۸۰

(۱۶) سنہ - سنہ ۱۸۷۱ء - سید سلطان — سنہ ۱۲۸۸

سنہ سنہ ۱۸۷۵ء خدایار (تیسری مرتبہ) — سنہ ۱۲۹۲

(۱۷) سنہ ۱۸۷۵ء - سنہ ۱۸۷۶ء ناصر الدین — سنہ ۱۲۹۲ - سنہ ۱۲۹۳

(روس میں ضم ہوگیا)

حکومت قائم کی۔ یہاں اس کے خاندان کے بعد سامانی فرمانرواؤں کے مقرر کئے ہوئے گورنر جانشین ہوئے۔ الپتگین (سامانیوں کے ایک مقامی گورنر) نے غزنی میں پہلے خود مختار مسلمان خاندان کی حکومت کا سنگ بنیاد رکھا۔ اس کے بعد دو صدیوں تک غزنی ایک بڑے خاندان کا پایہ تخت رہا جو تاریخ میں غزنوی کہلاتا ہے۔ غزنویوں ہی نے ہندوستان پر چڑھائی کی اور لاہور پر مستقل قبضہ کرکے صحیح معنوں میں اسلامی حکومت شروع کی۔ لاہور کی غزنوی بادشاہت ہی کی وجہ سے محمد بن سام غوری اور اس کے جانشین سلطانان دہلی سارے شمالی ہندوستان کو اسلامی اقتدار کے تابع بنا سکے بعد کو حکومت کی تقسیم ہو کر متعدد امارتیں قائم ہوئیں۔ جس سے دہلی کی بادشاہت کمزور ہو گئی۔ مغلوں نے بابر کی قیادت میں ملک پر چڑھائی کی اور اس کو فتح کر لیا اس کے پوتے اکبر نے شاہان مغلیہ کا ایک عالیشان سلسلہ قائم کیا جو صرف گزشتہ صدی کے وسط میں اختتام کو پہنچا۔

(پورا)

ہندوستان و افغانستان

ہندوستان کا کوئی معتد بہ حصہ کبھی بھی خلافت اسلامیہ کے تابع نہ تھا۔ عرب ہرات کو فتح کرتے ہی سنہ ۶۶۴ء (سنہ ۴۴ھ) میں کابل پہنچ گئے اور وہاں سے ملتان آئے لیکن یہ ایک ابتدائی (دیکھ بھال کا) حملہ تھا جس سے مسلسل قبضہ نہ ہو سکا۔ جنوب کی طرف سے جو چڑھائی شروع کی گئی زیادہ دیرپا نتائج کی حامل ثابت ہوئی۔ اسلام کے ابتدائی دور میں سمندر سے قزاقانہ حملے دریائے سندھ کے دہانوں میں اکثر ہوا کرتے تھے اور سنہ ۷۱۱ء (سنہ ۹۲ھ) میں محمد بن قاسم حجاج ابن یوسف (بصرہ کے گورنر) کے ایک بھتیجے نے ساحل سے سندھ ملتان تک فتح کر لیا اور اگرچہ اس خط کو بڑھانے کی کوئی کوشش نہیں کی گئی۔ یہ صوبہ کوئی دو صدیوں تک (تقریباً) عرب حاکموں کا محکوم رہا۔

مسلمانوں نے ہندوستان کو فتح افغانستان کی طرف سے کیا نہ کہ سندھ سے۔ کوہ ہندوکش کے جنوب کے پہاڑی حصہ پر عربوں کا قبضہ محض برائے نام اور موقت تھا۔ یعقوب بن لیث سیستان کے صفاری حکمران نے سب سے پہلے کابل میں ایک دیرپا (مستقل) اسلامی

ایران میں خراسان کا گورنر مقرر ہوا۔ سبکتگین نے دور اندیشی یا وفا شعاری سے سامانی شہزادوں کی متابعت برقرار رکھی۔ لیکن یہ متابعت برائے نام تھی۔ وہ دراصل اپنے آقا سے قبل از مرگ (۹۹۷ء) (۳۸۷ھ) بہت زیادہ ذی اقتدار ہو گیا تھا۔

محمود غزنوی سبکتگین کا بیٹا تاریخ اسلام کی نہایت سربرآوردہ اور بلند ترین شخصیتوں میں سے ہے۔ باپ کے مرنے پر وہ اپنے چھوٹے بھائی اسمٰعیل سے لڑنے پر مجبور ہوا اس کو شکست دے کر اس نے کمزور سامانی شہزادۂ وقت کی نام نہاد سرپرستی سے منحرف ہو کر خلیفہ بغداد سے براہ راست خراسان و غزنی کی حکومتوں کا فرمان حاصل کیا۔ اس زمانہ میں اس قسم کے فرضی عطیئے دولت بغداد کی طرف سے فیاضی کے ساتھ عطا ہوتے تھے اگرچہ خود اس دولت کو ان حکومتوں پر کوئی دسترس حاصل نہ تھا گویا ایک اخلاقی عطیہ یا سرفرازی تھی ؎ اپنے زبردست پڑوسی ایلک خانوں سے

؎ عام طور پر مشہور ہے کہ محمود نے اس عطیہ کے بعد سلطان کا لقب اختیار کیا جو قبل ازیں کسی مسلمان حاکم نے نہیں کیا تھا۔ لیکن سکوں کی ترویج سے اس کا ثبوت نہیں ملتا ہے محمود کے اس عہد کے سکوں پر کبھی سید۔ امیر اور شاذ طور پر ملک کا لقب مسکوک پایا جاتا ہے سلطان نہیں۔ غزنوی خاندان کا سب سے پہلا حکمران جس نے یہ نیا لقب اپنے نام کے ساتھ شامل کیا ابراہیم تھا۔ اس نے یقیناً سلجوقیوں کی تقلید کی جو سب سے پہلے اپنے آپ کو سلطان کہلواتے

غزنوی خاندان (۱۰۳۱) ۹۶۲ء – ۱۱۸۶ء ۳۵۱ھ – ۵۸۲ھ

(افغانستان و پنجاب)

سامانی شہزادے جن غلاموں کو اپنے ممالک میں حکومت کی بڑی بڑی خدمتوں پر مامور کرتے تھے۔ انہیں۔ الپتگین۔ عبد الملک کی مہربانیوں کی بدولت خراسان کی افواج کا سپہ سالار ہوا۔ لیکن عبد الملک کے وفات پر جب وہ اپنے عہدہ سے معزول کر دیا گیا تو ۹۶۲ء (۳۵۱ھ) میں ناراض ہو کر شہر غزنی کو چلا گیا (کوہ سلیمان کے بیچ میں) جہاں کہ اس کا باپ سامانیوں کے تحت حکمران تھا اور جہاں اس کا بیٹا بعد کو اس کا جانشیں ہوا۔ یہاں اس نے بلا مزاحمت ایک سال حکومت کی۔ اس نے نہ اس کے بیٹے اسحٰق اور نہ اس کے غلام بلکاتگین نے غزنوی حکومت کو ترقی دی۔ خاندان کا حقیقی بانی اگر پوچھو تو سبکتگین تھا جو الپتگین کا ایک دوسرا غلام اور بعد کو داماد بھی ہو گیا تھا۔ سبکتگین نے دونوں جانب اپنے مقبوضات کو وسیع کئے۔ ہندوستان میں راجپوتوں کو شکست دے کر پشاور میں اپنی ایک حکومت قائم کی اور نوح سامانی کی طرف سے ۹۹۴ء (۳۸۴ھ) میں ماوراء النہر کی ایک بغاوت کو فرو کر کے

بادشاہت کے آخری دور میں اس نے سلجوق سرداروں (طغرل اور چغر بیگ) کی بڑھتی ہوئی قوتوں کا خطرہ محسوس کیا۔ جنھیں اس نے نادانی سے ابتداً بڑھنے دیا۔ اگرچہ سنہ ۱۰۲۷ (۴۱۸ھ) میں اس نے انھیں بظاہر مطیع و فرمانبردار بنایا لیکن اس کی وفات کے بعد وہ بہت سر اٹھاتے۔ خلافت بنی عباس کے وسطی مقام کی ایک مہم سے واپس آنے کے بعد جس میں اس نے بویہ سرداروں سے اصفہان چھین لیا) محمود (سنہ ۱۰۳۰ (۴۲۱ھ) کے موسم بہار میں بمقام غزنی انتقال کیا۔ اس کی شہرت نہ صرف میدان جنگ میں بہ حیثیت ایک فتحمند سپہ سالار اور مدبر کے قائم ہے۔ بلکہ علم و ہنر ادب و حکمت کی سرپرستی بھی ممتاز و قابل یادگار ہے۔ اس نے غزنی میں ایک جامعہ قائم کی اور اس کے لئے جائداد وقف کی اس کی فیاضی کا چرچا تمام ممالک میں پھیل گیا جس کی وجہ سے اس کا دربار بڑے بڑے علماء و ادبا (بشمول فردوسی) سے مزین تھا اور سارے ایشیا میں کسی دار السلطنت کو کبھی غزنی پر سبقت حاصل نہ ہو سکی۔ غزنی میں بڑے عالیشان محل اور مساجد بنائے گئے۔ رفاہِ عام کے بہتیرے کام کئے گئے اور نہریں جاری کی گئیں ایسی کہ اس زمانہ کا کوئی شہر اس سے مقابلہ نہ کر سکتا تھا۔ محمود نے ہندوستان سے نہ صرف مال و دولت حاصل کیا بلکہ تعمیر و تنظیم کا بھی سبق سیکھا۔

اس کی سلطنت لاہور سے سمرقند و اصفہان تک پھیلی تھی۔ لیکن

(جو اس وقت سامانی بادشاہت کو ختم کر رہے تھے) صلح قائم رکھ کر محمود نے ہندوستان پر چڑھائیوں کا سلسلہ آغاز کیا۔ سنہ ۱۰۰۱ سے (سنہ ۱۰۲۴) تک اس نے غزنی کی پہاڑیوں سے اتر کر ہندوستان کے میدانوں پر بارہ مرتبہ بڑے حملے کئے اور بتدریج یورش کر کے دائرہ کو کشمیر اور پنجاب سے پرے وسیع کر کے آخر کار اس نے سنہ ۱۰۱۷ میں قنوج اور متھرا لے لیا اور سنہ ۱۰۲۴ (سنہ ۴۱۵ ھ) میں سومنات اور گجرات کے پایہ تخت انہلوارہ پر بھی قبضہ کر لیا۔ یہ حملے زیادہ تر مال غنیمت اور بت شکنی کی خاطر کئے جانا بیان کیا جاتا ہے۔ محمود نے غزنوی کو سومنات اور متھرا کے بت خانوں کی دولت سے مالا مال کر دیا جس سے بعد کو بہت دور رس نتائج مترتب ہوئے۔ ہندوستان میں مغرب سے خشکی کی طرف سے گھسنے کا راستہ کھل گیا۔ پنجاب مستقل طور پر غزنوی سلطنت میں شامل کر لیا گیا اور گجرات پر محمود کا مقرر کردہ راجہ حکومت کرنے لگا ہندوستان کی جنگوں کے علاوہ محمود نے ایلک خاں کے حملہ کو رد کیا سنہ ۱۰۱۰ ء میں غور سر فتح کیا سنہ ۱۰۱۲ میں بالامر غاب اور سنہ ۱۰۱۶ میں ماوراء النہر کو بھی معہ سمرقند و بخارا کے بڑے شہروں کے اپنی

(بقیہ ۲۰۱) جیسا کہ سکوں کی شہادت سے پتہ چلتا ہے یہ بات یاد رکھنے کے قابل ہے کہ ابراہیم سب سے پہلا ہندوستانی سلطان اپنی ریاضت و پارسائی کے لئے بھی ممتاز ہے چنانچہ اس کا وجہ کفاف قرآن مجید لکھنے سے میسر آتا تھا اور اس کے ۷۶ بچے تھے [لین پول]

(٧)	١٠٣٠ء	محمود یمین الدولہ بن (٥)	٤٢١ھ
(٨)	١٠٣٠ء	محمد جلال الدولہ بن (٧)	٤٢١ھ
(٩)	١٠٤٠ء	مسعود اول ناصر دین اللہ بن (٧)	٤٣٢ھ
(١٠)	١٠٤٨ء	مودود شہاب الدولہ بن (٩)	٤٤٠ھ
(١١)	١٠٤٨ء	مسعود دوم بن (١٠) شیرخوار	٤٤٠ھ
(١٢)	١٠٤٩ء	علی ابوالحسن بہاء الدولہ بن (٩)	٤٤٠ھ
(١٣)	١٠٥٢ء	عبدالرشید عزالدولہ بن (٧)	٤٤٤ھ
	١٠٥٢ء	طغرل (غاصب)	٤٤٤ھ
(١٤)	١٠٥٩ء	فرخ زاد جمال الدولہ بن (٩)	٤٥١ھ
(١٥)	١٠٩٩ء	ابراہیم ظہیر الدولہ بن (٩)	٤٩٢ھ
(١٦)	١١١٤ء	مسعود سوم علاء الدولہ بن (١٥)	٥٠٨ھ

کے مرنے پر اس سلطنت کا مغربی حصہ ہاتھ سے نکل گیا۔ سلجوقیوں نے تھوڑے ہی دنوں میں اس کے بیٹے مسعود کو مرو پر شکست دے کر ایران اور ماوراء النہر کے تمام غزنوی ممالک پر بلخ اور خوارزم سے اصفہان اور رے تک قبضہ کر لیا۔ (سنہ ۱۰۳۷ء سنہ ۱۰۴۲ء) جس کی وجہ سے غزنوی بادشاہوں کو مشرق کی طرف اپنا رُخ پھیرنا پڑا۔ جب غوریوں نے غزنی پر (سنہ ۱۱۶۱ء میں) تسلط قائم کیا تو لاہور غزنویوں کا پایہ تخت ٹھہرا۔ اس طرح مغرب میں شکست کھا کر وہ ہندوستان میں اپنا قدم جمائے۔ اور جب (سنہ ۱۱۸۶ء) (سنہ ۵۸۲ھ) میں محمود کی نسل کے فرمانروا اپنے نامور بزرگ خاندان کی اولوالعزمی ترک کر کے اپنا ملک غوریوں کے حوالہ کر بیٹھے تو ہندوستان کے مسلم مقبوضات مغربی پہاڑی ممالک سے علیحدہ ہو گئے اس طرح ہندوستان میں نئے خود مختار مسلمان خاندان حکومت کرنا شروع کئے۔

(۱)	سنہ ۹۶۲ء۔ سنہ ۹۶۳ء الپتگین	سنہ ۳۵۱ھ۔ سنہ ۳۵۲ھ
(۲)	سنہ ۹۶۶ء اسحٰق بن (۱)	سنہ ۳۵۵ھ
(۳)	سنہ ۹۷۲ء بلکاتگین غلام (۱)	سنہ ۳۶۲ھ
(۴)	سنہ ۹۷۶ء پیری	سنہ ۳۶۶ھ
(۵)	سنہ ۹۹۷ء سبکتگین غلام (۱)	سنہ ۳۸۷ھ
(۶)	سنہ ۹۹۸ء اسمٰعیل بن (۵)	سنہ ۳۸۸ھ

(۱۰۴) غوری خاندان

۱۱۴۸ء - ۱۲۱۵ء م ۵۴۳ھ - ۶۱۲ھ

(افغانستان، ہندوستان)

زمانہ قدیم سے غور کا پہاڑی صوبہ (ہرات اور غزنی کے مابین) ایک چھوٹے مگر تقریباً یا عملاً خود مختار خاندان کی رہائش و بود و باش کا مقام تھا جو فیروزکوہ کے جنگی قلعہ کو اپنا عمومی مستقر بنا رکھا تھا۔ محمود غزنی نے اس خطہ کو ۱۰۱۱ء (۴۰۱ھ) میں فتح کیا جب کہ غوری افغان محمد بن (؟) سوری کے تابع تھے۔ اس سردار کی نسل غزنوی سلاطین کے زیر قیادت فیروزکوہ اور بامیان پر حکومت کرتی رہی۔ بعد کو دونوں خاندانوں میں شادی بیاہ کا رشتہ بھی قائم ہوا۔ بہرام شاہ غزنوی نے اپنے داماد قطب الدین محمد غوری کو قتل کیا تو اس کے بھائی سیف الدین سوری حاکم غور نے ۱۱۴۸ء (۵۴۳ھ) میں غزنی پر قبضہ کر لیا۔ اس کے دوسرے سال بہرام شاہ نے غزنی پر اپنا قبضہ دوبارہ قائم کیا اور سیف الدین کو سخت عذاب دیکر قتل کیا۔ اس وحشیانہ حرکت کے اعادہ سے ان مقتول بھائیوں کے تیسرے بھائی

(١٧) ١١١٥ء شیرزاد کمال الدولہ ٥٠٩ھ
بن (١٦)

(١٨) ١١١٨ء ارسلان سلطان الدولہ ٥١٢ھ
بن (١٦)

(١٩) ١١٥٢ء بہرام شاہ یمین الدولہ ٥٤٧ھ
بن (١٦)

(٢٠) ١١٦٠ء خسرو شاہ معز الدولہ ٥٥٥ھ
بن (١٩)

(٢١) ١١٨٦ء خسرو ملک تاج الدولہ ٥٨٢ھ
بن (٢٠)

غوری خاندان مسلط ہوا

چوہان راجپوتوں کے سرگروہ (یا سردار) اجمیر کے پرتھوی راج سے جنگ چھیڑ دی۔ اس کا پہلا حملہ بڑے سخت نقصان کے ساتھ مسترد کیا گیا (۵۸۷ھ) لیکن اس کے دوسرے سال ۱۱۹۲ء میں اسی تھانیسور کے میدان جنگ پر بڑی کٹھن لڑائی کے بعد راجپوتوں کو انتہائی شکست اٹھانی پڑی۔ ڈیڑھ سو راجاؤں اور راجکماروں میں سے جو مقابلہ کے لیے جمع ہوئے تھے ایک بڑی تعداد جن میں خود پرتھوی راج بھی شریک تھا مارے گئے۔ اس فتح سے سارا شمالی ہندوستان مسلمانوں کے ہاتھ آ گیا اس لیے کہ ۱۱۹۴ء میں قنوج پر قبضہ ہوا اور محمد غوری کے سپہ سالاروں نے یکے بعد دیگرے گوالیار، بندیلکھنڈ، بہار اور بنگال کو فتح کر لیا۔ گویا پہلی مرتبہ تقریباً سارا شمالی ہندوستان مسلمانوں کا مطیع ہو گیا۔

جب تک محمد غوری کا بھائی زندہ تھا وہ وفاداری کے ساتھ بادشاہی کی نیابت ہی انجام دیتا تھا۔ لیکن جب غیاث الدین ۱۲۰۳ء (۵۹۹ھ) میں مر گیا تو محمد غوری اس کی جگہ بادشاہت کرنے لگا۔ اس کو پہلے خوارزم شاہ سے اپنے ملک کی حفاظت کرنی پڑی جو ایران کو تاخت و تاراج کر کے افغانستان کی طرف بڑھ رہا تھا۔ اس حملہ کی مدافعت اور پریشانی میں گکھڑوں کی ایک جماعت نے اسے ۱۲۰۶ء (۶۰۲ھ) میں قتل کر ڈالا اس کے بعد اس کا خاندان کچھ زیادہ مدت تک قائم نہ رہ سکا۔ اگرچہ اس کا بھتیجا محمود اپنے چچا کے وسیع مفتوحہ ممالک میں

علاء الدین حسین نے بطور انتقام غزنی کو نذر آتش کیا جس کی وجہ سے یہ پُر رونق شہر جس کو سلطان محمود نے آراستہ و پیراستہ کیا تھا راکھ کا ڈھیر بن گیا۔ اس لیے علاء الدین حسین بعد کو جہاں سوز کے لقب سے مشہور ہوا۔ غزنی کو جلا کر علاء الدین غور واپس ہوا اور تھوڑے دن سلطان سنجر سلجوقی سلطان خراسان کے ہاتھوں قید رہ کر ۱۱۶۱ء (۵۵۶ھ) میں فوت ہوا جب کہ غز ترکمان افغانستان پر پھیل کر غزنوی اور غوری دونوں حکومتوں کو میٹ ڈالے تھے۔

غز خانہ بدوش قوم جلد ایران کی طرف راہی ہوئی۔ ان کے جانے پر جہاں سوز کے دونوں بھتیجے غوری خاندان کے سرغنے بن گئے۔ غیاث الدین بن سام جو بڑا تھا ۱۱۷۳ء (۵۶۹ھ) میں غز ترکمانوں سے غزنی چھین لیا، دو سال بعد ہرات کو ضم کر لیا اور اپنے خاندان کے تمام وسیع مقبوضات و املاک کا سال وفات ۱۲۰۲ء (۵۹۹ھ) تک بادشاہ مانا گیا۔ چھوٹا بھائی شہاب الدین (جو بعد کو معز الدین کہلایا) اور تاریخ میں محمد غوری کے لقب سے مشہور ہے اس خاندان کا حقیقی حکمراں تھا اور اس نے سلطنت کو وسعت دی۔ اس نے خراساں کا کچھ حصہ سلجوقیوں سے واپس لیا اور پھر ہندوستان پر حملے شروع کیے۔ جن سے سندھ اور ملتان ۱۱۷۵ء میں فتح ہوئے۔ یہاں عرب گورنروں نے مسلم حکومت پہلے ہی قائم کر دی تھی۔ محمد غوری نے پھر ۱۱۸۶ء (۵۸۲ھ) میں غزنویوں کا آخری بچا بچایا شہر لاہور فتح کر لیا۔ اس کے بعد اس نے

سلطان تسلیم کیا گیا تاہم سلطنت کا اتحاد موسس کی زندگی تک ہی برقرار رہا۔ محمد غوری کے ترکی غلام جو اس کے تحت سپہ سالاروں کی خدمات بجا لاتے تھے اب خود مختار بن بیٹھے۔ قطب الدین ایبک سب سے پہلا شخص تھا جس نے سلسلہ غلامان سے دہلی کی بادشاہت کی۔ نورالدین قُباچا سندھ کا حکمراں ہوا اور یلدیز غزنی کا۔ غوری سلطنت کا نام نہاد جانشیں پایہ تخت غور سے مغربی افغانستان (غور اور ہرات) کے کچھ آگے تک بشمول حصۂ خراسان بادشاہت کرتا تھا۔ ان تمام مقاموں سے خوارزم شاہ کی فوجوں نے غوریوں کو ۱۲۱۵ء (۶۱۲ھ) میں نکال باہر کیا۔ ایک مدت دراز کے بعد ان کی نسل کے ایک نمائندے کو قدیم آبائی سلطنت کا کچھ بچا بچایا ٹکڑا واپس ملا۔ چنانچہ ہرات کے قرت (کرت Kart) نامی شہزادے محمد غوری سے اپنا نسب نامہ ملاتے ہیں۔

[مزید تفصیلات کے لیے ملاحظہ ہو: E. Thomas: Supplementary Contributions to the Series of Coins of the Kings of Ghazni (1859)]

ذیل کے نقشہ میں غوری خاندان کے سربرآوردہ ارکان اور ان کی حکومت کے مقام بتائے گئے ہیں:—

ہندوستان میں حکومت قائم کرنے نہ دیا جب کہ چنگیز خاں نے اسے
کوہِ ہندوکش سے پرے بھگا دیا۔ خوش قسمتی سے چنگیز خاں کی مغل
فوج دریائے انڈس پر رک گئی، اگرچہ کئی سال ان کی تاخت ملک ہند پر
جاری رہی اور اہل ملک کو پریشان کرتی رہی۔

التمش بندھیاچل کے تمام شمالی خطہ پر قوت کے ساتھ اپنا اقتدار
قائم رکھا اور خلیفہ بغداد نے ہندوستان میں سب سے پہلی ایک علیحدہ
مسلمان بادشاہت کا اعتراف کرکے بحیثیت مذہبی پیشوائے دنیائے
اسلام اس کی بادشاہت مصدقہ قرار دی۔ التمش کی بیٹی سلطانہ
رضیہ واحد عورت تھی جس نے ملکہ وکٹوریہ انگلستان سے پہلے دہلی کے
تخت پر جلوہ افروز ہوکر سلطنت کی۔ بعد کو آنے والے بادشاہان سلسلہ غلامان
کے تحت ہندوؤں کی ہمت جو محمد غوری اور التمش کی فتوحات سے
بالکل ٹوٹ گئی تھی بڑھنے لگی۔ غیاث الدین بلبن کو سختی کے ساتھ
ملک کے اندرونی فسادات کا قلع قمع کرنا پڑا جو ایک حد تک طبقۂ
غلاماں سے منتخب شدہ گورنروں کے برخاست کرنے کا نتیجہ تھے
اس طرز عمل سے خود اس کا خاندان بعد کو سلطنت سے محروم ہوگیا۔

ہندوستان پر حکومت کرنے والا دوسرا مسلم خاندان خلجی ترکوں
کا تھا۔ انھوں نے بندھیاچل عبور کرکے مسلم بادشاہت کو دکن میں
وسعت دی۔ علاء الدین محمد نے ۱۲۹۷ء میں گجرات کو دوبارہ فتح کیا۔
۱۳۰۳ء میں چتوڑ لیکر راجپوتوں کو کچھ مدت کے لئے فرمانبردار بنایا

(۱۰۵) سلاطین دہلی

۱۲۰۶ء - ۱۵۵۴ء م ۶۰۲ھ - ۹۶۲ھ

(ہندوستان)

محمد غوری نے شمالی ہند بذات خود یا بذریعہ سرداران خود دریائے گنگا کے دہانہ تک فتح کرنے کے بعد اپنے ایک غلام قطب الدین ایبک کو دہلی میں اپنا نائب مقرر کیا۔ محمد غوری کی وفات پر (۱۲۰۶ء م ۶۰۲ھ) ایبک نے اپنے آپ کو ہندوستان کا بادشاہ قرار دیا اور ایک ایسے خاندان کی بنا ڈالی جو خالص ہندوستان پر حکومت کرنے لگا۔ اس سے قبل مسلم ہندوستان غزنی کا صرف ایک بیرونی صوبہ تھا۔ یہ خاندان ان پانچ خاندانوں میں سب سے پہلا تھا جو مغلوں کی فتح سے پہلے ہند پر مسلط ہوئے اور وہ عام طور پر خاندان غلامان کے نام سے موسوم ہے۔ اس سلسلہ کا سب سے سربرآوردہ فرد التمش تھا جس نے سندھ کے گورنر ناصر الدین قباچہ کو زیر کیا، بنگال کے نائب بادشاہ کو دہلی کی قیادت تسلیم کرنے پر مجبور کیا، یلدیز کو ہندوستان میں بادشاہت قایم کرنے سے محروم کیا جب کہ محمد خوارزم شاہ نے اس سے غزنی کی حکومت چھین لی۔ اور پھر محمد خوارزم شاہ کے بیٹے جلال الدین کو

کے ساتھ ٹوٹنے کے قریب پہنچ گیا۔ بالآخر اس کی جگہ سید اور لودھی خاندان دہلی پر مسلط ہوئے لیکن ہندوستان متعدد صوبوں میں تقسیم ہو گیا اور دہلی کی قیادت نام کو بھی باقی نہ رہی۔ بنگال، جونپور، مالوا اور گجرات پر ایک ایک علیحدہ خود مختار مسلم خاندان حکومت کرنے لگا راجپوت اور دکن کے ہندو اپنے سابقہ ممالک کا بیشتر حصہ واپس حاصل کر لئے۔

اس حالت میں بابر نے تقریباً پورے شمالی ہندوستان میں باستثناء بنگال (سنہ ۱۵۲۶ء ۔ سنہ ۹۳۲ھ) مغلیہ حکومت قائم کی لیکن اس تھوڑی سی مدت میں وہ علاء الدین خلجی کی متروکہ سلطنت کے منتشر پاروں کو ایک مرکزی حکومت کے تحت جوڑ نہ سکا۔ بابر کے مرنے کے بعد شیر شاہ اور بنگال کے افغانوں نے مغلوں کو ہندوستان سے نکال دیا (سنہ ۱۵۳۹ء ۔ سنہ ۹۴۶ھ)۔ شیر شاہ کی ہمت اور اعلیٰ دماغی مسلمانوں کی گرتی ہوئی عظمت اور شان کو دوبارہ ہندوستان میں قائم کر دیتی لیکن صوبہ جات طوائف الملوکی کے عادی ہو چلے تھے۔ افغانی مرکزی حکومت کے تحت متحد ہونا نہیں چاہتے تھے۔ اس عدم تعاون کی وجہ سے بابر کا بیٹا ہمایوں پھر سنہ ۱۵۵۵ء (سنہ ۹۶۲ھ) میں ہندوستان واپس آ سکا اور بالآخر ہمایوں کے بیٹے اکبر نے یہاں مغلیہ سلطنت کو بتدریج مستحکم اور شاندار بنایا کہ وہ انیسویں صدی کے وسط تک برقرار رہی۔

اس کا خواجہ سرا ملک کافور بحیثیت سپہ سالار فوج دیوگڑھ اور ورنگل فتح کر کے دکن میں دہلی کی بادشاہت کا ایک صوبہ قائم کیا۔ لیکن وسعت سلطنت و بُعد مسافت کی وجہ اس پر زیادہ نگرانی نہ رہ سکی جب خلجیوں کی جگہ ایک ترکی غلام نے تغلق خاندان کو ہندوستان پر مسلط کیا تو محمد بن تغلق نے محسوس کیا کہ دکن جیسے دور و دراز خطہ پر دہلی سے حکومت کرنا ناممکن ہے۔ اس نے دہلی کے دربار اور اس کے باشندوں کو بجبر دہلی سے دیوگڑھ میں منتقل کرنے کی کوشش کی اور اس شہر کا نام دولت آباد رکھا۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ محمد بن تغلق ایک غیر معمولی فراست و ذہانت کا بادشاہ تھا لیکن تعجیل و ناتجربہ کاری کی وجہ سے اس کے کام تدبر کے نقطہ نظر سے ناقص ثابت ہوئے۔ سلطنت کا تجزیہ جو شروع ہو چکا تھا اس کے ہاتھوں رُک نہ سکا۔ بعض صوبے پورے باغی ہو گئے۔ اور اس کو اپنی سلطنت کے ایک سرے سے دوسرے سرے تک بار بار ان بغاوتوں کو فرو کرنے کے لئے لشکر کشی کرنی پڑتی تھی۔ اس کے جانشینوں کو مرکزی حکومت کے ہاتھ سے یکے بعد دیگرے بیشتر صوبوں کو نکلتے ہوئے دیکھنا پڑا۔ حتیٰ کہ بعض اوقات سلطان دہلی کے زیر حکومت صرف پایہ تخت کے گرد و نواح کا کچھ خطہ ہی باقی رہ گیا تھا۔ تیمور نے ۱۳۹۸ء ۹ ۔ میں شمالی ہند پر چڑھائی کر کے ملک کو لوٹ مار اور قتل عام سے انتہا درجہ تباہ و تاراج کر دیا جس کی وجہ سے تغلق خاندان سرعت

(۱۰) ۱۲۸۷ء معز الدین کیقباد بن بغرا خاں حاکم بنگال و داماد (۹) ۶۸۶ھ

ب - خلجی خاندان

(۱۱) ۱۲۹۰ء - ۱۲۹۵ء جلال الدین فیروز شاہ دوم ۶۸۹ھ - ۶۹۵ھ

(۱۲) ۱۲۹۵ء رکن الدین ابراہیم شاہ اول بن (۱۱) ۶۹۵ھ

(۱۳) ۱۳۱۵ء علاء الدین محمد شاہ اول ۷۱۵ھ

(۱۴) ۱۳۱۶ء شہاب الدین عمر شاہ بن (۱۳) ۷۱۶ھ

(۱۵) ۱۳۲۰ء قطب الدین مبارک شاہ اول بن (۱۳) ۷۲۰ھ

(۱۶) ۱۳۲۰ء ناصر الدین خسرو شاہ غلام (۹) (۱۵) ۷۲۰ھ

ج - خاندان تغلق

(۱۷) ۱۳۲۰ء - ۱۳۲۴ء غیاث الدین تغلق شاہ اول ۷۲۰ھ - ۷۲۵ھ

الف۔ بادشاہان سلسلہ غلامان

(۱)	سنہ ۱۲۰۶ء - سنہ ۱۲۱۰ء	قطب الدین ایبک غلام محمد غوری	سنہ ۶۰۲ھ - سنہ ۶۰۷ھ
(۲)	سنہ ۱۲۱۰ء	آرام شاہ بن (۱)	سنہ ۶۰۷ھ
(۳)	سنہ ۱۲۳۵ء	شمس الدین التمش داماد (۱)	سنہ ۶۳۳ھ
(۴)	سنہ ۱۲۳۶ء	رکن الدین فیروز شاہ اول بن (۳)	سنہ ۶۳۴ھ
(۵)	سنہ ۱۲۳۹ء	سلطانہ رضیہ بنت (۳)	سنہ ۶۳۷ھ
(۶)	سنہ ۱۲۴۱ء	معز الدین بہرام شاہ بن (۳)	سنہ ۶۳۹ھ
(۷)	سنہ ۱۲۴۶ء	علاء الدین مسعود شاہ بن (۴)	سنہ ۶۴۴ھ
(۸)	سنہ ۱۲۶۵ء	ناصر الدین محمود شاہ اول بن (۳)	سنہ ۶۶۴ھ
(۹)	سنہ ۱۲۸۶ء	غیاث الدین بلبن داماد (۳)	سنہ ۶۸۶ھ

(۲۹) ۱۴۴۳ء محمد شاہ چہارم بن فرید بن (۲۷) ۸۴۷ھ

(۳۰) ۱۴۴۳ء - عالم شاہ بن (۲۹) ۸۴۷ھ -

ھ ۔ لودھی خاندان

(۳۱) ۱۴۵۱ء - ۱۴۸۸ء بہلول لودھی ۸۵۵ھ - ۸۹۴ھ

(۳۲) ۱۵۱۷ء سکندر دوم بن بہلول ۹۲۳ھ

(۳۳) ۱۵۲۶ء ابراہیم دوم بن سکندر ۹۳۰ھ

[بابر کا حملہ]

و ۔ افغان خاندان

(۳۴) ۱۵۳۹ء ۱۵۴۵ء شیر شاہ ۹۴۶ھ - ۹۵۲ھ

(۳۵) ۱۵۵۳ء اسلام شاہ بن (۳۴) ۹۶۰ھ

(۳۶) ۱۵۵۴ء محمد عادل شاہ بن (-) ۹۶۱ھ

۱۵۵۴ء ابراہیم سوم سور بن غازی خاں سور ۹۶۲ھ

(۱۸) ۱۳۵۱ء محمد جونا دوم بن (۱۷) ۷۵۲ھ

(۱۹) ۱۳۸۸ء فیروز شاہ سوم بن سپہ سالار رجب ۷۹۰ھ

(۲۰) ۱۳۸۸ء تغلق شاہ دوم بن فتح بن (۱۹) ۷۹۱ھ

(۲۱) ۱۳۸۹ء ابوبکر شاہ بن ظفر بن (۱۹) ۷۹۲ھ

(۲۲) ۱۳۹۴ء محمد شاہ سوم بن (۱۹) ۷۹۵ھ

(۲۳) ۱۳۹۴ء سکندر شاہ اول بن (۲۲) ۷۹۵ھ

(۲۴) ۱۳۹۴ء محمود شاہ دوم بن (۲۲) ۷۹۶ھ

(۲۵) ۱۳۹۹ء نصرت شاہ برادر (۲۰) ۸۰۲ھ

۱۴۱۲ء محمود شاہ دوم (واپس) ۸۱۵ھ

(۲۶) ۱۴۱۲ء - ۔۔ء دولت خاں لودھی ۸۱۵ھ - ۔۔ھ

د- خاندان سیدؒ

(۲۷) ۱۴۱۴ء - ۱۴۲۱ء خضر خاں ۸۱۷ھ - ۸۲۴ھ

(۲۸) ۱۴۳۳ء معز الدین مبارک شاہ دوم ۸۳۷ھ

متفرق صوبائی خاندان

محمد بن تغلق کی سلطنت سارے شمالی ہندوستان پر مشتمل تھی اس کے علاوہ تلنگانہ اور دکن کے دوسرے علاقے بھی اس میں شامل تھے۔ اسکی وفات سے پہلے پایہ تخت (دہلی) سے زیادہ دور کے صوبے خودمختار بننے لگے اور پندرھویں صدی کے شروع ہوتے ہی اس کے ممالک کا بیشتر حصہ سات مختلف صوبائی مسلمان خاندانوں میں تقسیم ہو گیا۔ ہندو راجہ ان کے علاوہ تھے۔

نمبر	سنہ عیسوی	خاندان	سنہ ہجری
(۱)	۱۲۰۲ء سے ۱۵۷۶ء	گورنران و شاہان بنگال	۵۹۹ھ سے ۹۸۴ھ
(۲)	۱۳۹۴ء سے ۱۵۰۰ء	شرقی بادشاہان جونپور	۷۹۶ھ سے ۹۰۵ھ
(۳)	۱۴۰۱ء سے ۱۵۳۰ء	شاہان مالوا	۸۰۴ھ سے ۹۳۷ھ
(۴)	۱۳۹۶ء سے ۱۵۷۲ء	″ گجرات	۷۹۹ھ سے ۹۸۰ھ
(۵)	۱۳۳۴ء سے ۱۵۸۷ء	″ کشمیر	۷۳۵ھ سے ۹۹۵ھ
(۶)	۱۳۹۹ء سے ۱۵۹۹ء	فاروقی خاندان۔ شاہان خاندیس	۸۰۱ھ سے ۱۰۰۸ھ
(۷)	۱۳۴۷ء سے ۱۵۲۶ء	بہمنی خاندان۔ شاہان گلبرگہ	۷۴۸ھ سے ۹۳۳ھ

سلاطین مغلیہ

(۱۰۶) گورنران و شاہان بنگال

۱۲۰۲ء سے ۱۵۷۶ء م ۵۹۹ھ سے ۹۸۴ھ

محمد بختیار فاتح اور پہلے گورنر بنگال نے موجودہ صوبہ کے صرف ایک تھوڑے سے رقبہ کو اور وہ بھی اپنے پایہ تخت لکھنوتی کے قرب و جوار میں فتح کیا تھا۔ تیرھویں صدی کے ابتدائی دور میں سونار گاؤں اور ساتگاؤں مسلمان گورنروں کے قیام گاہ تھے اور بنگال کے نام میں لکھنوتی کے ساتھ ان کو بھی شریک کر لیا جاتا تھا۔ فیروز آباد (پانڈوہ) اس خطئہ صوبہ کا پایہ تخت تھا۔ لیکن ۱۴۴۶ء (۸۵۰ھ) میں دارالحکومت پھر لکھنوتی (یا لکھناوتی؟) کو منتقل کیا گیا اور اب پہلی مرتبہ غور (Gaur) کہلانے لگا۔ ۱۵۶۴ء (۹۷۲ھ) تک غور ہی پایہ تخت رہا اس کے بعد ٹانڈہ قرار دیا گیا۔ بنگالہ کے گورنر کبھی کبھی بہار پر بھی حکومت کرتے تھے اور گاہ گاہ چٹگانگ اور اوڑیسہ پر بھی۔ جب دہلی کے بادشاہ کمزور ہو گئے تو بنگالہ کے گورنر خود مختار ہو چلے اور کئی ایک خاندانوں نے شاہی اقتدارات اختیار کر لئے۔ ہمایوں نے بنگالہ پر ۹۴۴ھ میں قبضہ کیا لیکن جب شیر شاہ نے مغلوں کو ۱۵۳۹ء (۹۴۶ھ) میں پوری طرح شکست دی تو پھر سے گورنر مامور کئے گئے۔ انھوں نے

بہمنی خاندان کے زوال پر ان کے ممالک ذیل کے پانچ خاندانوں میں بانٹ لیے گئے:-

(۸) ۱۴۸۴ء سے ۱۵۶۲ء عماد شاہان برار ۸۹۰ھ سے ۹۸۰ھ

(۹) ۱۴۹۰ء سے ۱۵۹۵ء نظام شاہان احمد نگر ۸۹۶ھ سے ۱۰۰۴ھ

(۱۰) ۱۴۹۲ء سے ۱۶۰۹ء برید شاہان بیدر ۸۹۷ھ سے ۱۰۱۸ھ

(۱۱) ۱۴۸۹ء سے ۱۶۸۶ء عادل شاہان بیجاپور ۸۹۵ھ سے ۱۰۹۷ھ

(۱۲) ۱۵۱۲ء سے ۱۶۸۷ء قطب شاہان گولکنڈہ ۹۱۸ھ سے ۱۰۹۸ھ

شمالی ہند کے خاندانوں کو اکبر نے سلطنت مغلیہ میں ضم کر لیا۔ دکن کے حکمراں خاندانوں کو اورنگ زیب نے میٹ دیا۔

عیسوی	نام	ہجری
۱۲۶۰ء -	محمد ارسلان تتارخاں	؟ ۶۵۹ھ
	شیر خاں	
	امین خاں	
۱۲۷۸ء - ۱۲۸۲ء	مغیث الدین طغرل	۶۷۷ھ
۱۲۹۱ء ✻	ناصر الدین بغرا خاں	۶۸۱ھ
۱۳۰۲ء	رکن الدین کیکاؤس	۶۹۱ھ
۱۳۰۲ء - ۱۳۱۸ء	شمس الدین فیروز شاہ	۷۰۲ھ
۱۳۱۸ء	شہاب الدین بغرا شاہ (مغربی بنگالہ)	۷۱۸ھ
۱۳۱۰ء	غیاث الدین بہادر شاہ (مشرقی بنگالہ)	۷۱۰ھ
۱۳۱۹ء	غیاث الدین بہادر شاہ (پورا بنگالہ)	۷۱۹ھ
۱۳۲۲ء - ۲۵ء	ناصر الدین (لکھنوتی)	۷۲۳ھ - ۶ھ
۱۳۲۴ء - ۳۰ء	بہادر شاہ (واپس) بمعیت (مشرقی بنگالہ)	۷۲۵ھ - ۳۱ھ
۱۳۳۰ء - ۸ء	بہرام	
۱۳۲۵ء - ۳۹ء	بہرام شاہ (تنہا)	۷۳۱ھ - ۹ھ
۱۳۲۵ء - ۳۹ء	قدر خاں (لکھنوتی)	۷۲۶ھ - ۴۰ھ

✻ ذیل کے چھ گورنر بلبن کے خاندان سے تھے جو دہلی کا سلطان تھا۔ شجرہ آگے آچکا ہے

دوبارہ (۹۶۰ھ میں) خودمختار خاندان قائم کرلئے مگر ۹۸۲ھ میں اکبر کی فوج نے بہار فتح کرلیا اور ۱۵۷۶ء (۹۸۴ھ) تک مغلوں نے بنگال پر پوری طرح اپنا تسلط جمالیا۔

۱ گورنران بنگالہ

۱۲۰۲ء - ۱۲۰۵ء	محمد بختیار خلجی	۵۹۹ھ - ۶۰۲ھ
۱۲۰۸ء	عزالدین محمد شیران	۶۰۵ھ
۱۲۱۱ء	علاء الدین مردان	۶۰۸ھ
۱۲۲۶ء	غیاث الدین عواز	۶۲۴ھ
۱۲۲۹ء	ناصر الدین محمود	۶۲۷ھ
۱۲۲۹ء	علاء الدین جانی	۶۲۷ھ
۱۲۳۳ء	سیف الدین ایبک	۶۳۱ھ
۱۲۴۴ء	عزالدین طغرل طغان خاں	۶۴۲ھ
۱۲۴۴ء - ۱۲۴۶ء	قمر الدین تمر خاں قران	۶۴۲ھ - ۶۴۴ھ
۱۲۵۸ء	اختیار الدین (مغیث الدین) یوسک	۶۵۶ھ
۱۲۵۸ء	جلال الدین مسعود ملک جانی	۶۵۶ھ
۱۲۶۰ء ؟	عزالدین بلبن	۶۵۷ھ

۱۳۵۲ء ۔ ۸ء	شمس الدین الیاس شاہ (تمام بنگالہ)	۷۵۳ھ ۔ ۹ھ
۱۳۵۸ء ۔ ۸۹ء	سکندر شاہ اول بن الیاس	۷۵۹ھ ۔ ۹۲ھ
۱۳۸۹ء	غیاث الدین اعظم شاہ بن سکندر، بغاوت کرتا ہے (۱۳۷۰ء) حکومت کرتا ہے ۔	۷۹۲ھ
۱۳۹۶ء	سیف الدین حمزہ شاہ بن اعظم	۷۹۹ھ
۱۴۰۶ء	شمس الدین بن حمزہ	۸۰۹ھ

راجہ کانس کا گھرانا (Kāns)

۱۴۰۹ء	شہاب الدین بایزید شاہ (بمعیت راجہ کانس	۸۱۲ھ ۔
۱۴۱۴ء	جلال الدین محمد شاہ بن راجہ کانس	۸۱۷ھ
۱۴۳۱ء	شمس الدین احمد شاہ بن محمد	۸۳۵ھ

۱۳۲۳ء ۔ ۳۹ ھ عزّالدین اعظم الملک ۷۲۴ ھ ۔ ۷۴۰ ھ
(سات گاؤں)

ب ۔ بادشاہان بنگالہ

۱۳۳۸ ۔ ۱۵۷۶ء ب ۷۳۹ ھ ۔ ۹۸۴ ھ

۱۳۳۸ ۔ ۱۳۴۹ء فخر الدین مبارک شاہ ۷۳۹ ھ ۔ ۷۵۰ ھ
(مشرقی بنگالہ)

۱۳۴۹ ۔ ۵۲ ھ اختیار الدین غازی شاہ ۷۵۰ ھ ۔ ۷۵۳ ھ
(مشرقی بنگالہ)

۱۳۳۹ ۔ ۴۵ ھ علاء الدین علی شاہ ۷۴۰ ھ ۔ ۷۴۶ ھ
(مغربی بنگالہ)

الیاس کا گھرانا

۱۳۳۹ ۔ ۱۳۴۵ء شمس الدین الیاس شاہ ۷۴۰ ھ ۔ ۷۴۶ ھ
(مغربی بنگالہ میں مصروف جنگ)

۱۳۴۵ء شمس الدین الیاس شاہ ۷۴۶ ھ ۔
(مغربی بنگالہ)

حسین شاہ کا گھرانا

۱۴۹۳ء — علاء الدین حسین شاہ — ۸۹۹ھ

۱۵۱۸ء — ناصر الدین نصرت شاہ بن حسین — ۹۲۵ھ

۱۵۳۲ء — علاء الدین فیروز شاہ بن نصرت — ۹۳۹ھ

۱۵۳۲ء – ۱۵۳۷ء — غیاث الدین محمود شاہ سوم بن حسین (۱۵۲۶ء جزوی حکومت) — ۹۳۹ھ

۱۵۳۷ء — (ہمایوں فتح کر لیتا ہے) — ۹۴۴ھ

محمد سور کا گھرانا

۱۵۵۲ء — شمس الدین محمد سور غازی شاہ — ۹۶۰ھ

۱۵۵۴ء — بہادر شاہ (خضر) بن محمد سور — ۹۶۲ھ

الیاس کا گھرانہ (واپس برسرِ حکومت)

۱۴۴۲ء	ناصر الدین محمود شاہ اول	۸۴۶ھ
۱۴۵۹ء	رکن الدین باربک شاہ	۸۶۴ھ
۱۴۷۴ء	شمس الدین یوسف شاہ بن باربک	۸۷۹ھ
۱۴۸۱ء	سکندر شاہ دوم بن یوسف	۸۸۶ھ
۱۴۸۱ء	جلال الدین فتح شاہ بن محمود اول	۸۸۶ھ

حبشی بادشاہان

۱۴۸۶ء	سلطان شاہزادہ باربک	۸۹۲ھ
۱۴۸۶ء	سیف الدین فیروز شاہ اول	۸۹۲ھ
۱۴۸۹ء	ناصر الدین محمود شاہ دوم بن فتح شاہ (الیاس کے گھرانے کا)	۸۹۵ھ
۱۴۹۰ء	شمس الدین ابوالنصر مظفر شاہ	۸۹۶ھ

شرقی شاہان جونپور

۱۳۹۴ء ۔ ۱۵۰۰ء م ۷۹۶ھ ۔ ۹۰۵ھ

محمود (تغلق کے گھرانے کا) وزیر خواجہ جہاں نے اپنے کمسن بادشاہ سے منحرف ہوکر جونپور میں ایک خودمختار حکومت بنائی جہاں سے وہ اور اس کے جانشین ایک عرصہ تک بہار، اودھ، قنوج اور برائچ Baraich پر بڑی شوکت سے حکومت کرتے رہے جیسا کہ ان کی عالیشان یادگار عمارات سے پتہ چلتا ہے۔ انھوں نے اپنے سابق دہلی کے آقاؤں سے جنگ بھی کی چنانچہ دو مرتبہ دہلی کا محاصرہ کیا۔ اس کے علاوہ وہ اپنے پڑوسی شاہان مالوا سے بھی برسر پیکار رہے۔ ۱۴۷۶ء (۸۸۱ھ یا بحوالہ بعض مورخین ۸۸۳ھ) میں سکندر بن بہلول نے جونپور کو فتح کرکے دہلی کا تابع بنادیا۔ لیکن ملک بدر حسین شاہ کے طرفدار چند سال تک شکست خوردہ خاندان کو دوبارہ حکومت کرنے کے لئے کوشاں رہے۔

۱۳۹۴ء ۔	خواجہ جہاں	۷۹۶ھ ۔
۱۳۹۹ء ۔	مبارک شاہ	۸۰۲ھ

۱۵۶۰ء	غیاث الدین جلال شاہ بن محمد سور	۹۶۸ھ
۱۵۶۳ء	فرزند غیاث الدین جلال شاہ	۹۷۱ھ

سلیمان قرارانی کا گھرانا

۱۵۶۳ء	سلیمان خاں قرارانی (بہار و بنگالہ)	۹۷۱ھ
۱۵۷۲ء	بایزید شاہ بن سلیمان	۹۵ھ
۱۵۷۲ء - ۱۵۷۶ء	داؤد شاہ بن سلیمان	۹۸۰ھ - ۹۸۴ھ

مغل شہنشاہان

(۱۰۸) شاہان مالوا

۱۴۰۱ء سے ۱۵۳۰ء م ۸۰۴ھ سے ۹۳۷ھ

مالوا کی سب سے قدیم راجپوت ریاستوں میں سے ایک ریاست یا بادشاہت تھی جس نے مسلمانوں کے حملوں کی سب سے زیادہ مدت تک مقاومت کی۔ اس کو ایک انتہائی بلند مرتبت قدیم ہندو خاندانوں میں سے ہونے کا فخر و اعزاز حاصل تھا جس نے اپنے پایہ تخت اُجین کو علم و حکمت کا مسکن بنا رکھا۔ اس کو تین صدیوں کی کشمکش کے بعد بلبن سلطان دہلی کے زمانہ میں مسلمانوں نے فتح کیا۔ اس کے طبیعی حدود جنوب میں نربدا شمال میں چنبل مغرب میں گجرات اور مشرق میں بندلکھنڈ تھے۔ مگر خلجی بادشاہوں کے عہد میں اس کے اندر ہوشنگ آباد اجمیر رنتھمبھور اور ایلچپور شامل تھے بلکہ کبھی کبھی چتور بھی اس کا باجگزار تھا۔ اس کا مسلمان پایہ تخت مانڈو جس کو ہوشنگ غوری نے قائم کیا تھا .... ایک وسیع و مرتفع خطہ زمین پر واقع تھا اس کے اطراف بلند عمود وار چٹانیں تھیں۔ اس کے محل اور مساجد مشہور تھے۔

۱۴۰۰ء۔	شمس الدین ابراہیم شاہ شرقی بن مبارک	۸۰۳ھ
۱۴۴۰ء	محمود شاہ بن ابراہیم	۸۴۴ھ
۱۴۵۶ء	محمد شاہ (اپنے باپ محمود کے ساتھ بالاشتراک)	۸۶۱ھ
۱۴۵۸ء۔ ۱۵۰۰ء	حسین شاہ بن محمود ۸۸۱ھ۔ میں بنگالہ بھاگ گیا اور ۹۰۵ھ میں مرگیا۔	۸۶۳ھ تا ۹۰۵ھ

سلاطین دہلی

I غوری خاندان کے بادشاہان مالوا

سنہ ۱۴۰۱ء ۔	دلاور خاں غوری	سنہ ۸۰۴ھ ۔ سنہ ۸۰۸ھ
سنہ ۱۴۰۵ء	ہوشنگ الپ خاں بن دلاور	سنہ ۸۰۸ھ ۔
سنہ ۱۴۳۴ء	محمد غزنی خاں بن ہوشنگ	سنہ ۸۳۸ھ ۔

II خلجی خاندان کے شاہان مالوا

سنہ ۱۴۳۵ء ۔ سنہ ۱۴۷۵ء	محمود شاہ اول خلجی	سنہ ۸۳۹ھ ۔ سنہ ۸۸۰ھ
سنہ ۱۵۰۰ء	غیاث شاہ بن محمود	سنہ ۸۸۰ھ
سنہ ۱۵۱۰ء	ناصر شاہ بن غیاث	سنہ ۹۰۶ھ
سنہ ۱۵۳۰ء	محمود دوم بن ناصر	سنہ ۹۱۶ھ ۔ سنہ ۹۳۷ھ

شاہان گجرات

مالوا میں یکے بعد دیگرے دو مسلمان خاندان حکومت کئے۔ پہلے خاندان کا بانی دلاور خاں غوری تھا جو بادشاہ دہلی کی طرف سے گورنر مقرر ہوا تھا وہ اس کا بیٹا اور اس کا پوتا اپنے اپنے وقت پر حکمراں ہوئے۔ دوسرا حکمراں خاندان محمود خلجی نے قائم کیا تھا جو دلاور خان کے پوتے کا وزیر تھا اور اس وقت ختم ہوا جبکہ پڑوس کے بادشاہ گجرات نے اس کو ۱۵۳۰ء (۹۳۷ھ) میں جذب کر لیا۔ اس ریاست کے ساتھ مالوا کے حکمراں ہمیشہ برسرپیکار رہتے تھے۔ خلجیوں کی قوم ایک جنگجو قوم تھی۔ انھوں نے مالوا کی فوج کو شمال میں دہلی کے دروازوں تک پہنچائی تھی اور جنوب میں بیدر تک۔ چتوڑ اور چاندیری کے راجپوتوں کے ساتھ یہ مسلسل جنگ کرتے رہے[1]

---

[1] یہاں کشمیر کے بادشاہوں کی فہرست آنی چاہئے تھی۔ لیکن انکی تاریخوں (یا ان کے سنوں) میں اسقدر شکوک ہیں کہ صحیح جدول تیار نہیں کی جا سکتی۔ ملاحظہ ہو لین پول کی تصنیف
Catalogue of the Coins of the Muhammadan States of India XLVII 68

(Diu) فتح کیا۔ جھالور (Jhalor) کو لوٹ لیا بلکہ مالوا پر بھی ۱۴۰۷ء میں کچھ دنوں قبضہ کر لیا۔ اسکے جانشیں احمد شاہ اول نے شہر احمد آباد کی بنا ڈالی جو اس خاندان کا اور پھر مغل صوبہ کا پایہ تخت رہا۔ اب بھی اس کو اہمیت حاصل ہے۔ محمود شاہ اول نے نہ صرف اپنے خاندان کی روایاتی لڑائیاں مالوا اور خاندیش کے ساتھ جاری رکھیں بلکہ کاٹھیاواڑ کے مضبوط قلعہ جوناگڑھ اور چمپانیر کو اپنے ممالک میں شامل کر لیا۔ اس نے ایک بڑا بیڑا جہازوں کا بھی تیار رکھا تا کہ قریب کے جزائر کے قزاقوں کو فرو کرے اور پرتگالی قوم (جو اب بحری راستے سے چو طرف چھاپے مارتی پھرتی تھی) پر جارحانہ کارروائی کی جائے۔ اس قوم کو بہادر شاہ فاتح مالوا نے ڈایو میں ایک فیکٹری (تجارتی گودام یا تجارت گاہ) بنانے کی اجازت دے رکھی تھی انھیں کے ہاتھوں اس کی موت بھی واقع ہوئی۔ شاہان گجرات کا آخری دور امرائے دربار کے فرقہ واری سازشوں اور خود بادشاہوں کی نالائقی اور تعطل کی وجہ سے تاریک ہوتا گیا۔ بالآخر ۱۵۷۲ء (۹۸۰ھ) میں اکبر نے اس مصیبت زدہ صوبہ پر قبضہ کر کے اس کو پھر سے خوش حال بنایا۔

(۱) ۱۳۹۶ء ۱۴۱۱ء مظفر شاہ اول ظفر خاں ۷۹۹ھ ۸۱۴ھ

(۲) ۱۴۱۱ء احمد شاہ اول بن تتار خاں ۸۱۴ھ

بن (۱)

(۱۰۹) شاہان گجرات

۱۳۹۶ء - ۱۵۷۲ء م ۷۹۹ھ - ۹۸۰ھ

مسلمان گجرات کو ایک زمانہ تک فتح نہ کر سکے کیونکہ اس کا محل وقوع ایسا تھا کہ صحرائے عظیم اور بندھیاچل کو اربلی پہاڑوں سے ملانیوالی پہاڑیاں خشکی سے فوج کشی کرنے کے مزاحم تھیں صرف سمندر ہی کی طرف سے حملہ ہوسکتا تھا۔ اس کو فتح کرنے کے لیے مسلمانوں کو سلطان علاء الدین کے عہد تک تیرھویں صدی کے اختتام تک ٹھہرنا پڑا۔ چودھویں صدی کے ختم پر وہ پھر خود مختار ہو گیا لیکن اسکے حکمراں اب ہندو نہیں بلکہ مسلمان تھے۔ ظفر خاں ایک راجپوت نو مسلم کا بیٹا سلطنت دہلی کی طرف سے ۷۹۴ھ میں گجرات کا گورنر مقرر ہوا تھا وہ ۱۳۹۶ء (۷۹۹ھ) میں خود مختار بن بیٹھا۔ اس کے اطراف سب دشمن ہی دشمن تھے مثلاً راجپوت راجگان اور بھیلوں کی جنگلی قومیں صرف پہاڑوں اور سمندر کا درمیانی تنگ خطہ اس کے تصرف میں تھا۔ البتہ ساحل وسیع تھا اور کم از کم سورت تک پھیلا ہوا تھا۔ اسنے جلد اپنے مقبوضات کو وسعت دی ایدر (Idar) اور ڈابو

(۱۰) شاہان خاندیش

۱۳۹۹ء - ۱۵۹۹ء م ۸۰۱ھ - ۱۰۰۸ھ

ناصر خاں جس نے خاندیش کو سلطنت دہلی سے علیحدہ کر کے سب سے پہلی مرتبہ خود مختار مسلم حکومت قائم کی اپنے آپ کو خلیفہ عمرؓ کی اولاد سے بتاتا تھا۔ وہ شادی بیاہ کے توسط سے شاہان گجرات کا رشتہ دار تھا۔ اس ملک اور خاندیش (جو دریائے تاپتی کی زیریں وادی پر مشتمل تھا) کے درمیان صرف ایک جنگل کی پٹی حائل تھی۔ پایہ تخت برہان پور قلعہ اسیر گڑھ کے قریب قائم کیا گیا تھا۔ اکبر نے ۱۵۶۲ء میں برہان پور فتح کیا اور وہاں کے بادشاہ وقت نے اکبر کی اطاعت اختیار کی۔ لیکن خاندیش مغلیہ سلطنت کے اندر بالکلیہ ۱۵۹۹ء (۱۰۰۸ھ) ہی میں جذب ہوا جب کہ اسیر گڑھ پر چھ مہینے کے محاصرہ کے بعد قبضہ ہو گیا۔

(۱) ۱۳۷۰ء - ۱۳۹۹ء ملک راجہ ۷۷۲ھ - ۸۰۱ھ

(۲) ۱۳۹۹ء - ۱۴۳۷ء ناصر خاں ۸۴۱ھ

(۳) ۱۴۴۱ء میراں عادل خاں اول - ۸۴۴ھ

(۱۱۱) بہمنی خاندان

۱۳۴۷ء - ۱۵۲۶ء م ۷۴۸ھ - ۹۳۳ھ

(گلبرگہ وغیرہ کے پادشاہ)

سب سے پہلے دہلی کے علاء الدین محمد نے ۱۲۹۴ء میں دیوگری (Deogiri) اور ایلچپور پر قبضہ کر کے ستپورہ پہاڑوں کے جنوب میں ایک نئی مسلم ریاست قائم کی اور اس طرح دکن پر مسلمانوں کا جزوی تسلط ہوا۔ محمد بن تغلق نے اس صوبہ کو ۱۳۲۲ء میں تلنگانہ پر

(٤)	١٤٥٧ء	میراں مبارک اول	٨٦١ھ
(٥)	١٥٠٣ء	عادل خاں دوم	٩٠٩ھ
(٦)	١٥١٠ء	داؤد خاں	٩١٦ھ
(٧)	١٥٢٠ء	عادل خاں سوم	٩٢٦ھ
(٨)	١٥٣٩ء	میراں محمد شاہ اول	٩٤٢ھ
(٩)	١٥٦٦ء	میراں مبارک دوم	٩٧٤ھ
(١٠)	١٥٧٦ء	میراں محمد دوم	٩٨٤ھ
(١١)	١٥٩٦ء	علی خاں	١٠٠٥ھ
(١٢)	١٥٩٩ء	بہادر شاہ	١٠٠٨ھ

مغلیہ سلاطین

جنوب سورت اور سرکار نظام کے ممالک کا اکثر رقبہ اس میں شامل تھا اس کے علاوہ تلنگانہ اور وجیا نگر کے راجہ میدان جنگ میں شکست کھا کر اطاعت قبول کرنے اور خراج دینے پر مجبور کیے گئے تھے علاؤالدین احمد دوم کے عہد میں کونکن فتح کر لیا گیا اور پڑوسی شاہان خاندیش و گجرات کو شکست دی گئی۔ [illegible] میں محمد شاہ دوم نے اوڑیسہ میں فوج کشی کی کنجیوارم پر قبضہ کر لیا اور جنوب میں تلنگا دل کے راجہ نے جنگ کی۔ اس طرح بہمنیوں کی حکومت سمندر سے سمندر تک پھیلی تھی اور میسور کے شمال کا سارا دکنی خطہ اس میں شامل تھا۔ اس وسیع رقبہ کو نئے طریقہ پر صوبجات میں تقسیم کیا گیا جس سے سلطنت کے بالآخر ٹکڑے ٹکڑے ہو گئے۔ محمد شاہ دوم کا ایک فتحمند سپہ سالار یوسف عادل شاہ بیجاپور کے صوبہ کو خود مختار گردانا۔ نظام الملک نے جنیر (Junnah) کی علیحدگی کی تیاری کی۔ عمادالملک برار میں بادشاہ قرار دیا گیا۔ ان صوبجات کے نکل جانے کے بعد ہی بقیہ حصہ آزاد ہو کر اصل خاندان کو نیست و نابود کر دیا۔ برار کے عماد شاہی احمد نگر کے نظام شاہی بیدر کے بریدشاہی بیجاپور کے عادل شاہی اور گولکنڈہ کے قطب شاہی ساری بہمنی سلطنت کے آپس میں حصے بخرے کر لئے۔

(۱) ۱۳۴۷ء تا ۱۳۵۸ء حسن گانگو علاؤالدین ۷۴۸ھ تا ۷۵۹ھ
ظفر خاں

چڑھائی کر کے وسعت دی اور کچھ عرصہ کے لیے دیوگری کو دولت آباد کے جدید نام سے مسلم ہندوستانی سلطنت کا پایۂ تخت بنایا۔ اس کے دور حکومت میں متعدد بغاوتیں ہوئیں جن کی وجہ سے سب سے پہلے دکن کا نیا حاصل شدہ صوبہ خود مختار ہو گیا۔ ۱۳۴۷ء سے تقریباً دو صدیوں تک گلبرگہ، ورنگل اور بیدر کے بہمنی بادشاہ دکن کے شمالی نصف حصہ پر دریائے کرشنا تک حکمرانی کرتے رہے۔ اس خاندان کا بانی حسن گنگو ایک افغان تھا جو کہا جاتا ہے کہ دہلی کے ایک برہمن کی ملازمت میں تھا۔ تغلق سلاطین کے دور میں وہ بڑے درجہ تک ترقی کر گیا اور ظفر خاں کا خطاب حاصل کیا۔ جب دکن میں محمد بن تغلق کے خلاف بغاوت پھیلی حسن نے اپنے آپ کو باغیوں کا سرغنہ بنا کر شاہی افواج کو ملک سے باہر نکال دیا اور بمقام گلبرگہ تخت شاہی پر بہ لقب علاءالدین حسن گانگو بہمنی بیٹھ گیا۔[1] اس کے ممالک شمال میں برار کے ساتھ ہم سرحد تھے۔ مشرق میں تلنگانہ کے ساتھ جنوب میں دریائے کرشنا اور مغرب میں سمندر سرحدیں تھیں۔ حالیہ بمبئی پریزیڈنسی کا بیشتر حصہ

---

[1] James Gibbs کا ایک آرٹیکل مضمون ۹۱ - ۱۱۵ Numismatic Chronicle اور لین پول کا Catalogue of the coins of Muhammadan States of India in the British Museum LXII - LXVI ملاحظہ ہوں۔

(۱۶) ۱۵۲۰ء — علاء الدین شاہ — ۹۲۶ھ

بن (۱۴)

(۱۷) ۱۵۲۲ء — ولی اللہ شاہ — ۹۲۹ھ

بن (۱۴)

(۱۸) ۱۵۲۵ء ۱۵۲۶ء — کلیم اللہ شاہ — ۹۳۲ھ ۹۳۳ھ

بن (۱۵)

پانچ مختلف دکنی خاندان

(۲) ۱۳۵۸ء	محمد شاہ اول بن (۱)	۷۵۹ھ
(۳) ۱۳۷۵ء	مجاہد شاہ بن (۲)	۷۷۶ھ
(۴) ۱۳۷۸ء	داؤد شاہ بن (۱)	۷۸۰ھ
(۵) ۱۳۷۸ء	محمود شاہ اول بن (۱)	۷۸۰ھ
(۶) ۱۳۹۷ء	غیاث الدین بن (۵)	۷۹۹ھ
(۷) ۱۳۹۷ء	شمس الدین بن (۵)	۷۹۹ھ
(۸) ۱۳۹۷ء	تاج الدین فیروز شاہ بن (۴)	۸۰۰ھ
(۹) ۱۴۲۱ء	احمد شاہ اول بن (۴)	۸۲۵ھ
(۱۰) ۱۴۳۵ء	علاء الدین احمد شاہ دوم بن (۹)	۸۳۸ھ
(۱۱) ۱۴۵۷ء	علاء الدین ہمایوں شاہ بن (۱۰)	۸۶۲ھ
(۱۲) ۱۴۶۱ء	نظام شاہ بن (۱۱)	۸۶۵ھ
(۱۳) ۱۴۶۳ء-۱۴۸۲ء	محمد شاہ دوم بن (۱۱)	۸۶۷ھ-۸۸۷ھ
(۱۴) ۱۴۸۲ء	محمود شاہ دوم بن (۱۳)	۸۸۷ھ
(۱۵) ۱۵۱۸ء	احمد شاہ سوم بن (۱۴)	۹۲۴ھ

(۱۱۳) نظام شاہان احمد نگر

سنہ ۱۴۹۰ء سے سنہ ۱۵۹۵ء م سنہ ۸۹۶ھ سے سنہ ۱۰۰۴ھ

(۱) سنہ ۱۴۹۰ء	احمد اول بن نظام شاہ	سنہ ۸۹۶ھ
(۲) سنہ ۱۵۰۸ء	برہان اول	سنہ ۹۱۴ھ
(۳) سنہ ۱۵۵۳ء	حسین	سنہ ۹۶۱ھ
(۴) سنہ ۱۵۶۵ء	مرتضیٰ	سنہ ۹۷۲ھ
(۵) سنہ ۱۵۸۸ء	میراں حسینی	سنہ ۹۹۶ھ
(۶) سنہ ۱۵۸۹ء	اسمٰعیل	سنہ ۹۹۷ھ
(۷) سنہ ۱۵۹۰ء سے سنہ ۱۵۹۴ء	برہان دوم	سنہ ۹۹۹ھ
(۸) سنہ ۱۵۹۴ء	ابراہیم	سنہ ۱۰۰۳ھ
(۹) سنہ ۱۵۹۴ء	احمد دوم	سنہ ۱۰۰۴ھ
(۱۰) سنہ ۱۵۹۵ء	بہادر	سنہ ۱۰۰۴ھ

مغلیہ سلاطین

(۱۱۲) عماد شاہان برار

۱۴۸۴ء - ۱۵۷۲ء م ۸۹۰ھ - ۹۸۰ھ

(۱) ۱۴۸۴ء فتح اللہ ۸۹۰ھ

(۲) ۱۵۰۴ء علاء الدین ۹۱۰ھ

(۳) ق ۱۵۲۹ء دریا (۹) ق ۹۳۶ھ

(۴) ق ۱۵۶۰ء برہان ق ۹۶۸ھ

(۵) ۱۵۶۸ء - ۱۵۷۲ء تفال (Tufal) ۹۷۶ھ - ۹۸۰ھ

(غاصب)

(۱۱۵) عادل شاہان بیجاپور

۱۴۸۹ء۔۱۶۸۶ء م ۸۹۵ھ۔۱۰۹۷ھ

(۱) ۱۴۸۹ء	یوسف عادل شاہ	۸۹۵ھ
(۲) ۱۵۱۱ء	اسمٰعیل	۹۱۶ھ
(۳) ۱۵۳۴ء	ملّو (؟)	۹۴۱ھ
(۴) ۱۵۳۵ء	ابراہیم اول	۹۴۱ھ
(۵) ۱۵۵۷ء	علی اول	۹۶۵ھ
(۶) ۱۵۷۹ء	ابراہیم دوم	۹۸۷ھ
(۷) ۱۶۲۶ء	محمد	۱۰۳۵ھ
(۸) ۱۶۶۰ء۔۱۶۸۶ء	علی دوم	۱۰۷۰ھ۔۱۰۹۷ھ

مغلیہ سلاطین

(۱۱۴) بریدشاہان بیدر

۱۴۹۲ء - ق ۱۶۰۹ء م ۸۹۷ھ - ق ۱۰۱۸ھ

(۱) ۱۴۹۲ء -	قاسم اول	۸۹۷ھ
(۲) ۱۵۰۴ء	امیر اول	۹۱۰ھ
(۳) ۱۵۳۹ء	علی	۹۴۵ھ
(۴) ۱۵۶۲ء	ابراہیم	۹۹۰ھ
(۵) ۱۵۶۹ء	قاسم دوم	۹۹۷ھ
(۶) ۱۵۷۲ء	مرزا علی	۱۰۰۰ھ
(۷) ق ۱۶۰۹ء -	امیر دوم	ق ۱۰۱۸ھ

(۱۱۷) مغلیہ شہنشاہان ہندوستان

۱۵۲۵ء - ۱۸۵۷ء م ۹۳۲ھ - ۱۲۷۵ھ

بابر مغل فاتح ہندوستان کا سلسلہ پانچویں نسل میں تیمور سے ملتا ہے [(ملاحظہ ہو نسب نامہ منسلکہ) ظہیر الدین محمد بابر حاکم فرغانہ (۸۹۹ھ) کابل (۹۱۱ھ) وفات (۹۳۷ھ) - بن عمر شیخ حاکم فرغانہ (ق ۸۷۰ھ وفات ۸۹۹ھ) بن سلطان ابو سعید ساتواں حکمراں سلسلہ تیموریہ مندرجہ فہرست (۹۷) حاکم ماورالنہر (۸۵۵ھ - ۸۷۲ھ) ہرات، بلخ، خراسان وغیرہ (۸۶۳ھ) وفات ۸۷۳ھ بن محمد بن جلال الدین میران شاہ حاکم آذربائیجان و عراق (۸۰۰ھ - ۸۱۰ھ وفات ۸۱۰ھ) بن تیمور (وفات ۸۰۷ھ)] وہ فرغانہ میں ۱۴۸۲ء میں پیدا ہوا جہاں اس کا باپ گورنر تھا۔ ۱۵۰۴ء کے قریب میں شیبانی اوزبکوں نے اسے وطن سے نکال دیا تو اس نے افغانستان پر اپنا قبضہ جمایا۔ ۱۵۰۳ء (۹۰۹ھ) میں بدخشاں لے لیا اور بعد کے سال کابل کو فتح کر کے ۱۵۰۸ء میں قندھار ضم کر لیا۔ کئی سال ہندوستان پر چڑھائی کرنے کی فکر کرتا رہا بالآخر ۱۵۲۵ء (۹۳۲ھ) میں اپنے آپ کو

(۱۱۶) قطب شاہانِ گولکنڈہ

۱۵۱۲ء سے ۱۶۸۷ء م ۹۱۸ھ سے ۱۰۹۸ھ

(۱)	۱۵۱۱ء	سلطان قلی	۹۱۸ھ
(۲)	۱۵۲۳ء	جمشید	۹۴۰ھ
(۳)	۱۵۵۰ء	سبحان قلی	۹۵۷ھ
(۴)	۱۵۵۰ء	ابراہیم	۹۵۷ھ
(۵)	۱۵۸۱ء	محمد قلی	۹۸۹ھ
(۶)	۱۶۱۱ء	عبداللہ	۱۰۲۰ھ
(۷)	۱۶۷۲ء سے ۱۶۸۷ء	ابوالحسن	۱۰۸۳ھ سے ۱۰۹۸ھ

ہندوستان کا تخت و تاج لینے کے لیے واپس آیا۔ اس اثنار میں شیر شاہ ملک کی نہایت عمدہ تنظیم و حکومت کی بنیاد قائم کرکے (جسکو اکبر نے بعد میں تکمیل کو پہنچایا) مرگیا۔ اس کے جانشینوں کا عدم اتحاد ہمایوں کے پھر سے مسلط ہونے کے لیئے راستہ صاف کردیا۔ اس نے ١٥٥٥ء میں دہلی پر دوبارہ قبضہ کرلیا اور جنوری ١٥٥٦ء (٩٦٣ھ) میں مرگیا۔

ہمایوں نے ہندوستان کے دوبارہ فتح کرنے کا کام محض شروع کیا۔ اس کی تکمیل اس کے بیٹے اکبر کے نصیب میں تھی جو باپ کے مرنے کے وقت صرف چودہ (١٤) برس کا تھا۔ اس کے سرپرست یا محافظ بیرم خاں ترکمان نے ہیمو کی ہندوستانی افواج کو اسی پانی پت کے میدان میں جہاں بابر نے فتح پائی تھی ٥ نومبر ١٥٥٦ء کو شکست فاش دی۔ اس ایک ضرب سے اکبر ہندوستان کے بیشتر اور بہتر حصہ کا مالک بن گیا اور اگرچہ کمسن اور ناتجربہ کار تھا تمام سلطنت اپنے ہی ہاتھ میں لے لی۔ پانی پت کی فتح سے دہلی اور آگرہ تو اسکو مل ہی چکے تھے۔ گوالیار ١٥٥٨ء (٩٦٦ھ) میں ہاتھ آگیا، اور جونپور ١٥٥٩ء میں۔ ١٥٦١ء [illegible]ھ میں مالوا اور خاندیش پر موقت تصرف حاصل ہوا۔ ١٥٦٧ء (٩٧٥ھ) میں چتوڑ فتح کرنے کے بعد راجپوتانہ مطیع ہوگیا اور ١٥٧٢ء (٩٨٠ھ) میں گجرات کی قوت توڑ دی گئی۔ بنگالہ جو برائے نام مغلوں کی اطاعت قبول کیا تھا

اپنی ترکی سپاہ کے ساتھ فوج کشی کرنے کے قابل محسوس کیا (اِس کو
نام مغل سے نفرت تھی اس لیے اپنے آپ کو ترکی کہلواتا تھا) اور پنجاب پر
چڑھائی کرکے لاہور پر قبضہ جمایا۔ ۲۰ اپریل ۱۵۲۶ء کو اس نے
دہلی کے بادشاہ سلطان ابراہیم لودھی کو پانی پت کے تاریخی میدان پر
کامل شکست دی اور اس کے ساتھ ہی دہلی اور آگرہ میں داخل ہو کر
شمالی ہندوستان کو دریائے سندھ سے بنگالہ کی سرحد تک فتح کرلیا۔
بابر ۱۵۳۰ء (۹۳۷ھ) میں مرگیا۔ قبل اس کے کہ بنگالہ گجرات اور
مالوا کی ریاستوں کو مغلوب کرسکے یا دکن میں داخل ہوسکے۔ اس کے
بیٹے ہمایوں نے اگرچہ صرف ۱۹ برس کا تھا اپنے باپ کے باقی ماندہ
کام کو پورا کرنے کی کوشش کی۔ گجرات اور مالوا کی متحدہ ریاست
(یا بادشاہت) پر غالب آنا اس کے لئے قبل از وقت تھا۔ بنگالہ کے
افغان شیر شاہ سور غاصب شاہ بہار کی قیادت میں بڑی سخت کشمکش
کے بعد ہمایوں کو بتدریج مغرب کی طرف ہٹا دینے میں کامیاب
ہوگئے۔ چونسا (Chonsa) میں ۱۵۳۹ء (۹۴۶ھ) مغلوں کی
فوج پر اچانک (پُرحیلہ) حملہ کرکے ان کو بنگالہ سے نکال باہر کیا۔
دوسرے سال قنوج کی لڑائی میں ان کو پوری شکست دیکر شیر شاہ
سارے شمالی ہندوستان (باستثنائے گجرات) کا مالک بن گیا۔ اور
ہمایوں کو پہلے سندھ میں اور پھر ایران میں بھاگ کر پناہ لینا پڑا۔
ہمایوں پندرہ سال بھٹکتا پھرا اور بالآخر ایران کی کمک سے

اس صوبہ کی چار حصوں میں تقسیم کی :۔ دولت آباد (بشمول احمد نگر) خاندیش، تلنگانہ اور برار۔ اور گولکنڈہ کے بادشاہ کو ۱۶۵۶ء میں اپنا مطیع و فرماں بردار بنایا۔ دہلی کے تخت پر ۱۶۵۹ء (۱۰۶۹ھ) بیٹھنے سے پہلے اس کو اپنے بھائیوں سے جو لڑائیاں لڑنی پڑیں اور ملک کے نظم و نسق کے لیے جو کام انجام دینے پڑے کئی سال تک اِس کو دکن کی طرف متوجہ ہونے سے باز رکھے۔ آخر الامر ۱۶۸۱ء میں اس نے جنوبی ہند کی فتح کے لئے فوج کشی کا وہ طویل سلسلہ آغاز کیا جو ۲۶ سال کے بعد اس کی وفات پر ہی ختم ہوا۔ اس نے ۱۶۸۶ء میں بیجاپور کا محاصرہ کرکے اس کو لے لیا اور گولکنڈہ کو ۱۶۸۷ء میں۔ اس طرح اس نے عادل شاہی اور قطب شاہی حکمراں خاندانوں کو بالکلیہ ختم کر دیا۔ لیکن مرہٹوں کی نئی اور بڑھتی ہوئی طاقت کو جو سترھویں صدی کے وسط میں دکن میں خروج کی وہ روک نہ سکا۔ اگرچہ اس کی فوجیں دکن میں چاروں طرف پھیل گئیں اور بہت سے قلعے فتح کیے مرہٹوں کو ان کے پہاڑی ملک میں پوری طرح شکست نہ دی جا سکی۔ بریں ہم اورنگ زیب کی وفات (۱۷۰۷ء) کے وقت اس کی سلطنت کابل سے دریائے ہوگلی تک پھیلی ہوئی تھی اور سورت سے حیدرآباد عبور کرتے ہوئے مچھلی بندر بلکہ مدراس تک۔ پورا ہندستان سوائے دکن کے انتہائی جنوبی سرے کے اس کے زیر قلم تھا مگر جنوب میں قلعوں اور شہروں کو چھوڑ کر باقی مقبوضات زیادہ تر برائے نام ہی تھے۔

بغاوت کر بیٹھا لیکن ۱۵۸۵ء (۹۹۳ھ - ۹۹۴ھ) میں دوبارہ فتح کیا گیا۔ ۱۵۸۶ء میں کشمیر اور چھ سال بعد قندھار ضم کر لیے گئے۔

اکبر کی دانشمندی اس کو اجازت نہ دی کہ دکن کی سیاسیات میں بہت زیادہ مداخلت کرے۔ اس کا نصب العین پہلے ہی تھا کہ جنوب کی طرف سے حملہ کا راستہ بند رہے۔ اس غرض سے اس نے خاندیش کی سرحدی پہاڑی سرزمین کو اپنی سلطنت میں ضم کر لیا اور اس کے پایہ تخت برہان پور کو بھی قلعہ اسیر گڑھ کے ساتھ جنوبی سرحد کے استحکام کے لیے کارآمد بنایا۔ یہ وہی اسیر گڑھ ہے جو انگریز توپچیوں کی چھ مہینہ کی سخت گولہ باری کے باوجود بھی مقابلہ کرتا رہا۔ بالآخر ۱۶۰۱ء (۱۰۱۰ھ) میں فتح ہوا۔ اکبر نے برار کو بھی زیر کیا اور ۱۶۰۰ء میں احمد نگر کا قلعہ لے لیا۔ بیجاپور اور گولکنڈہ کے بادشاہ اس کے مطیع و باجگزار بن گئے۔ لیکن اکبر نے دکن کو اپنی سرحد سے پرے مغلیہ سلطنت میں ضم کرنے کی کوشش نہیں کی۔ اس کے مرتے وقت (۱۶۰۵ء م ۱۰۱۴ھ) صوبہ دکن کی (اس محدود مفہوم میں بھی) ایسی مکمل تنظیم عمل میں نہیں آئی تھی جیسے کہ بقیہ حصص سلطنت کی ہو چکی تھی۔

دکن کو فتح کرنے کے عزم میں اورنگ زیب چھٹا مغل شہنشاہ محمد بن تغلق کا حقیقی جانشین ثابت ہوا۔ شاہ جہاں کے عہد حکومت میں ۱۶۳۶ء - ۱۰۴۶ھ) بحیثیت صوبہ دار دکن اورنگ زیب نے

ہندوستان کی غدر کے لپیٹ میں آکر اپنے نام نہاد تخت کو بھی کھو دیا اور بمقام رنگون ۱۸۶۲ء میں ملک بدر ہو کر مر گیا۔

(۱) ۱۵۲۶ء سے ۱۵۳۰ء ظہیرالدین محمد بابر ۹۳۲ھ سے ۹۳۷ھ

(۲) ۱۵۳۰ء نصیرالدین ہمایوں ۹۳۷ھ سے ۹۶۳ھ
بن (۱)

(۳) ۱۵۵۶ء جلال الدین اکبر ۹۶۳ھ
بن (۲)

(۴) ۱۶۰۵ء نورالدین جہانگیر ۱۰۱۴ھ
بن (۳)

۱۶۲۷ء سے داور بخش بن خسرو ۱۰۳۷ھ
بن (۴)

(۵) ۱۶۲۸ء شہاب الدین شاہ جہاں ۱۰۳۷ھ
بن (۴)

۱۶۵۸ء مراد بخش (گجرات میں) ۱۰۶۸ھ
بن (۵)

۱۶۵۸ء تا ۱۶۶۰ء شجاع (بنگالہ میں) ۱۰۶۸ھ تا ۱۰۷۰ھ
بن (۵)

اورنگ زیب کی وفات کے بعد مغلیہ بادشاہوں کی عالیشان سلطنت کے حصے بخرے ہونے لگے۔ اس کے جانشیں زیادہ تر کمزور اور عیش پسند تھے۔ اس کے برعکس سکھوں، جاٹوں اور مرہٹوں کی بڑھتی ہوئی طاقت جوان اور قوی تھی۔ ۱۷۳۹ء میں نادر شاہ کا حملہ ۱۷۶۱ء میں احمد شاہ ابدالی کا اور اس طرح کے دیگر واقعات مغلیہ سلطنت کی بے کسی اور بے سروسامانی کی بیّن علامتیں تھیں۔ اورنگ زیب کے مرنے کے پچاس سال بعد مرہٹے جنوب ہند میں سب جگہ حاوی ہو چلے تھے الّا ان مقامات کے جہاں کہ نیا قائم شدہ خاندان نظام ان کو روک رکھا تھا۔ جنوب سے نکل کر مرہٹے گجرات کے راستے سے دہلی تک پہنچ گئے۔ راجپوتوں نے مغلیہ اقتدار اعلیٰ کو ماننے سے یک لخت انکار کر دیا۔ سکھ قوم آہستہ آہستہ پنجاب میں افغانوں سے قیادت چھینتی گئی۔ جاٹ لوگ آگرہ کے قریب جوار میں تقریباً خود مختار ہو گئے اور دہلی عملی حیثیت سے ایک علیحدہ ریاست بن گئی۔ یہی حال بنگال کا بھی ہوا۔ اگرچہ کلکتہ، بمبئی اور مدراس کے اطراف و اکناف کے مختصر و محدود علاقے ایسٹ انڈیا کمپنی کے شاندار مستقبل کی نشان دہی کر رہے تھے۔ یہاں اس کمپنی کے مقبوضات کی ترقی کا ذکر بے موقع و غیر ضروری ہے۔ پلاسی کی ۱۷۵۷ء کی جنگ اور بکسار کی ۱۷۶۴ء کی لڑائی سے مغلیہ سلطنت کا موہوم عزّ و وقار بھی جاتا رہا۔ اگرچہ مغل بادشاہت کا افسانہ ۱۸۵۷ء تک جاری رہا۔ اس کے آخری تین شہنشاہ برطانوی تخت و تاج کے محض وظیفہ خوار رہ گئے۔ اور بہادر شاہ دوم تھے۔

(۱۲) ۱۷۱۹ء -	ناصر الدین محمد بن خجستہ اختر بن (۷)	۱۱۳۱ھ - ۱۱۶۱ھ
(۱۳) ۱۷۴۸ء	احمد بن (۱۲)	۱۱۶۱ھ - ۱۱۶۷ھ
(۱۴) ۱۷۵۴ء -	عزیز الدین عالمگیر دوم بن (۸)	۱۱۶۷ھ
۱۷۵۹ء - ۶۰ء	شاہ جہاں سوم	۱۱۷۳ھ - ۱۱۷۴ھ
(۱۵) ۱۷۵۹ء	جلال الدین شاہ عالم بن (۱۴)	۱۱۷۳ھ -
۱۷۸۸ء	بیدار بخت بن (۱۳)	۱۲۰۲ھ - ۳ھ
(۱۶) ۱۸۰۶ء - ۱۸۳۷ء	محمد اکبر دوم بن (۱۵)	۱۲۲۱ھ - ۱۲۵۳ھ
(۱۷) ۱۸۳۷ء - ۱۸۵۷ء	بہادر شاہ دوم بن (۱۶)	۱۲۵۳ھ - ۱۲۷۵ھ

برطانیہ عظمیٰ

نوٹ - غاصبوں اور حیلہ گروں چھوٹے مدّعیوں کے
ناموں کے نیچے خط کھینچا گیا ہے۔

(۶) ۱۶۵۹ء ۔ ۱۷۰۷ء — محی الدین اورنگ زیب عالمگیر بن (۵) — ۱۰۶۹ھ

۱۷۰۷ء — اعظم شاہ بن (۶) — ۱۱۱۸ھ

۱۷۰۸ء — کام بخش بن (۶) — ۱۱۱۹ھ ۔ ۲۰ھ

(۷) ۱۷۰۷ء ۔ — قطب الدین شاہ عالم بہادر شاہ اول بن (۶) — ۱۱۱۹ھ ۔

(۸) ۱۷۱۲ء ۔ — معز الدین جہاندار شاہ بن (۷) — ۱۱۲۴ھ ۔

(۹) ۱۷۱۳ء ۔ — فرخ سیر بن عظیم الشان بن (۷) — ۱۱۲۴ھ

(۱۰) ۱۷۱۹ء — شمس الدین رفیع الدرجات بن رفیع الشان بن (۷) — ۱۱۳۱ھ

(۱۱) ۱۷۱۹ء — رفیع الدولہ شاہ عالم دوم برادر (۱۰) — ۱۱۳۱ھ

۱۷۱۹ء — نیکو سیر — ۱۱۳۱ھ

۱۷۲۰ء — ابراہیم — ۱۱۳۲ھ

سبکدوش کرنے کا عزم کیا اور احمد خاں ابدالی یا درّانی قبیلہ کے سردار کو اپنا شاہ منتخب کیا۔ وزارت کی خدمت (جو ریاست میں شاہی کے بعد سب سے بڑی اہمیت رکھتی تھی) رقیب قبیلۂ بارق زائی کے موروثی سردار جمال خاں کے سپرد کی گئی۔ اس کے بعد سے تقریباً ایک سو سال تک یہی طریقۂ عمل جاری رہا۔ شاہ درّانی ہوتا تھا اور وزیر بارق زائی۔

احمد شاہ نے سارے افغانستان کو اپنا مطیع بنایا۔ ہرات اور خراسان فتح کر لیا اور کئی بار ہندوستان پر چڑھائی کی۔ کچھ مدت کے لیے دہلی پر قبضہ جمایا اور کشمیر، سندھ اور پنجاب کے کچھ حصہ کو اپنے ممالک میں ضم کر لیا۔ لیکن اس کی ہندوستانی مقبوضات بتدریج سکھوں کے ہاتھوں میں چلی گئی اور وہ اٹھارویں صدی کے ختم ہونے سے پہلے ہی پنجاب کے مالک ہو گئے۔ احمد شاہ کے پوتے زماں شاہ نے بارق زائیوں کا قتل عام کر والنے سے موروثی وزرا کا زور بجائے گھٹنے کے اور بڑھ گیا اور وہ محمد شاہ کی نام نہاد بادشاہت اور شاہ شجاع کے ابتدائی عہد میں سب پر حاوی ہو گئے۔ بارق زائی وزیروں کو ان کے اس مقتدر مقام سے ہٹانے کی کئی مرتبہ کوشش کی گئی لیکن بے سود ثابت ہوئی۔ آخر جب ۱۸۱۸ء میں فتح خاں بارق زائی کو اندھا کر کے قتل کر دیا گیا تو درّانی خاندان کو بادشاہت سے معزول کر دیا گیا اور چند سال کے نزاع کے بعد دوست محمد برادر وزیر مقتول کابل (۱۸۲۶ء) میں تخت نشیں ہوا۔ وہ بارق زائی قبیلہ کا پہلا امیر افغانستان تھا۔

(۱۱۸) امیرانِ افغانستان

۱۱۶۰ھ - ۱۳۱۱ھ م ۱۷۴۷ء - ۱۸۹۳ء

افغانستان کی جدید تاریخ بہ حیثیت ایک خودمختار دولت کے ۱۷۴۷ء سے شروع ہوتی ہے۔ غوریوں کے معزول ہونے کے بعد اس ملک کا اپنا کوئی خاص حکمران خاندان نہیں رہا۔ (ملوک کرت کا جو ہرات پر حکمران تھے ایک استثنائی امر ہے)۔ اور وہ صرف ایک وسیع تر بادشاہت کا جزو بنا رہا۔ پہلے وہ ایلخانان ایران کا ایک صوبہ بنا۔ پھر تیموری سلطنت کا۔ مغلوں کے ہندوستان میں مسلط ہونے کے بعد کبھی افغانستان مغلوں کے ممالک میں شامل ہوتا تھا کبھی شاہانِ ایران کے۔ اس سے زیادہ مرتبہ وہ ان دونوں حکومتوں میں تقسیم ہوا کرتا تھا۔ اورنگ زیب کی وفات تک کابل اور قندھار عموماً سلطنتِ مغلیہ کے مقبوضات تھے اور ہرات ایرانی سلطنت میں شامل تھا۔ ۱۷۳۸ء میں نادرشاہ افشاری حکمرانِ ایران نے کابل و قندھار لے لیا اور ہندوستان پر چڑھائی کی۔ جب وہ ۱۷۴۷ء میں قتل ہوگیا تو افغانوں نے اپنے آپ کو ایران کے بارِ اطاعت سے

۱۸۴۱ء میں میک ناٹن اور برنز (Burnes) فریب سے قتل کر دیے گئے اور سولہ ہزار برطانوی فوج اور اس کے تابعین (camp followers) میں سے جو کابل سے ہندوستان کو واپس ہو رہے تھے صرف ایک شخص زندہ بچ کر نکلا اور اس تباہی کی اطلاع دے سکا۔ پولوک (Pollock) کی فوج نے ۱۸۴۲ء میں اس قتل عام کا انتقام لیا۔ لیکن اس کے بعد سے افغانوں کے اندرونی معاملات میں انگریزوں کی طرف سے کوئی مداخلت نہیں کی گئی۔ دوست محمد خاں ۱۸۶۳ء میں انتقال کر گیا وہ انگلستان کا حلیف تھا اور اس کو انگریزی حکومت سے کافی مالی امداد دی جاتی تھی۔ اس کے بعد افغانستان کی تاریخ کا زیادہ حصہ اس کے بیٹوں اور پوتوں کی تخت نشینی کے جھگڑوں سے بھرا ہوا ہے۔ انگریزوں نے امیر کو کابل میں ایک برطانوی رزیڈنٹ قبول کرنے کے لیے دوبارہ مجبور کیا اس خیال کے مدنظر کہ روس کی سلسلہ جنبانیوں کی روک تھام ہو لیکن اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ شیر علی کو شکست ہوئی سر لوئی کیوانیاری (Cavagnari) قتل ہوا اور اسٹیوارٹ اور رابرٹس کے ہمراہ ۱۸۷۹ء ۔ ۱۸۸۰ء میں فوجیں بھیجنی پڑیں بعد کو برطانوی گورنمنٹ نے امیر عبدالرحمٰن خاں کو حلیف بنایا اور اس کو تخت کابل کی حکمرانی میں مدد دی الغرض اپنے آپ کو

آخری درّانیوں کے عہد میں ایران نے قبضہ ہرات کے لیے اپنا دعوے بزورِ شمشیر کرنا چاہا۔ جب سے کہ احمد شاہ اُس کو فتح کیا تھا یہ شہر متعدد افغان شہزادوں کے قبضہ میں رہا جو مرکزی حکومت کے برائے نام تابع تھے۔ ۱۸۱۶ء میں ایرانیوں نے ہرات پر بڑی چڑھائی کی لیکن فتح خاں بارق زائی نے ان کو شکست دے کر بھگا دیا۔ ۱۸۳۷ء میں روس کی اشتعالک پر شاہ ایران نے دوبارہ ہرات پر (جو کلید افغانستان کہلاتا تھا) فوج کشی کی اور اب کی مرتبہ بھی دس ماہ کے محاصرہ کے بعد (جس میں ایلڈریڈ پاٹنجر Eldred Pottinger نے شہر کی محافظت میں بڑی خدمت کی) ۱۸۳۸ء میں اس کو پسپا ہونا پڑا۔ جب دوست محمد خاں کی نسبت برطانوی گورنمنٹ ہندوستان کو شبہ ہوا کہ وہ روس سے دوستی بڑھا رہا ہے تو ہرات کے خطرناک واقعہ سے متاثر ہو کر اور نیز امیر کی دوستی کے فقدان سے گھبرا کر اس نے افغانستان کے خلاف جنگ کا اعلان کر دیا جس کی پاداش میں اس کو ۱۸۳۹ء۔ ۴۲ء کی لڑائیاں اور مصیبتیں برداشت کرنی پڑیں۔ معزول درّانی شاہی خاندان کا نمائندہ شاہ شجاع بدقسمتی سے امیر مقرر کیا گیا اور سر ولیم میک ناٹن (McNaghten) برطانوی رزیڈنٹ بنا کر کابل بھیجا گیا۔ دوست محمد خاں اگرچہ اپنے آپ کو حالت تعطل میں انگریزوں کے حوالہ کر دیا تھا، اس کے بیٹے اکبر خاں نے بارق زائیوں کی طرف سے مقاومت جاری رکھی۔ نومبر

ادارہ ادبیات اردو دنیائے اردو کی نظر میں

"حیدرآباد میں زبان اردو کی توسیع و ترقی کے لئے جو کوششیں جاری ہیں وہ کسی سے پوشیدہ نہیں۔ منجملہ ان اداروں کے جو وہاں اردو کی خدمت میں مصروف ہیں ایک ادارۂ ادبیات اردو ہے جو عرصہ ۱۲ سال سے اردو ادب کی نشر و اشاعت کا کام کر رہا ہے ۱۹۳۱ء میں یہ ادارہ ڈاکٹر سید محی الدین زور اور ان کے رفقا کی تحریک سے قائم کیا گیا۔ اس قلیل عرصہ میں نوّے کے قریب اردو کی کتابیں کارکنان ادارہ کی کوشش سے شائع ہو چکی ہیں۔

منجملہ دیگر خدمات کے جو ادارہ انجام دے رہا ہے سب سے زیادہ مفید اور نمایاں کام یہ ہے کہ وہ اس وقت اردو انسائیکلو پیڈیا کی ترتیب و تکمیل میں مصروف ہے ہمیں سب سے بڑی خوشی اس بات کی ہے کہ کارکنان ادارہ میں ہر مذہب و ملت کے لوگ شریک ہیں اور اپنے ملک کی زبان کو ترقی دینے میں یکساں سرگرم ہیں۔

ادارہ کے صدر نواب مہدی یار جنگ بہادر اور معتمد ڈاکٹر سید محی الدین قادری ہیں۔ ان علم نواز بزرگوں کے نام ہمیں یقین دلاتے ہیں کہ ادارہ کا مستقبل شاندار ہوگا۔"

(اورینٹل کالج میگزین لاہور بابتہ مئی ۱۹۴۳ء)

"اردو ادب کی اشاعت و ترقی میں دلچسپی رکھنے والے اصحاب کو

ماتحت جنگجو قبائل اور جھگڑالو رعایا پر پورا دسترس رکھنے والا امیر ثابت کیا۔
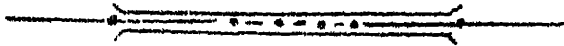
ومتصنفین (۶) سائنس (۷) بسنواں (۸) ادبیات اطفال (۹) طلبہ (۱۰) اردو امتحانات (۱۱) کتب خانہ (۱۲) انسائیکلوپیڈیا ان میں سے ہر ایک شعبہ کسی نہ کسی ماہر فن کے زیر نگرانی ہے اور اپنے فرائض انجام دے رہا ہے

ادارہ اس سال کاغذ کی دقتوں کے باوجود آٹھ مفید کتابیں شائع کرسکا ہے (۱) گارساں دتاسی (۲) بلاغت (۳) نظام علیخاں آصف جاہ ثانی (۴) سکندر جاہ آصف جاہ ثالث (۵) کشمکش ثانی (۶) عرب اور عربستان (۷) آریائی زبانیں (۸) شاہ اقبال۔
رسائل سب رس اور بچوں کا سب رس بھی برابر نکلتا رہا اور ان میں بدستور مفید مضامین شائع ہوتے رہے

زبان کی ترقی کے لئے جو انجمن بھی قائم ہو اس کے لئے کتابیں چھاپنے سے زیادہ ضروری ان کتابوں کے پڑھنے جانے کے لئے مناسب فضاء پیدا کرنا ہے۔ ہمیں مسرت ہے کہ ادارہ ادبیات انجمن ترقی اردو (ہند) کے برخلاف نہ صرف کتابیں چھاپتا ہے بلکہ اس کے لئے مناسب فضا پیدا کرتا ہے۔ شعبہ امتحانات نے ایک کورس مقرر کردیا ہے اور اس کورس پر وہ اپنے قاعدہ قانون کے مطابق اردو دانی زبان دانی وغیرہ کے امتحانات لیتا ہے اور لوگوں کو سندیں دیتا ہے۔ رپورٹ مذکور سے معلوم ہوتا ہے کہ ادارے نے اس قسم کے امتحانات میں شامل ہونے والے ایک ہزار طلبہ کو سندیں تقسیم کیں

اس رپورٹ کا مطالعہ کرنا چاہیئے۔"

(البیان امرتسر بابتہ مئی ۱۹۴۳ء)

"ادارہ ادبیات اردو حیدرآباد دکن نے حال میں اپنی سالانہ روداد شائع کی ہے جس میں اپنی مختلف مجلسوں، شعبوں اور شاخوں کی ان خدمات کا مجمل خاکہ پیش کیا ہے جو ۱۹۴۲ء میں اس ادارے کے ذریعہ انجام پائیں۔ یہ روداد اس ادارے کے بارھویں سال کی ہے جس سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ ادارے نے اپنی زندگی کا ایک قرن گزار لیا۔

اس ادارے نے زبان اردو کی چند نہایت ہی بنیادی خدمات انجام دی ہیں۔ اس وقت اس ادارہ کو حیدرآباد کے چوٹی کے عمائدین کی حمایت حاصل ہے اور ایک حد تک حکومت کی سرپرستی بھی۔ پھر قدرت نے بھی ادارے کے اس معاملے میں بڑی فیاضی سے مدد کی ہے یعنی جامعہ عثمانیہ نے جو ہر فن کے یگانہ روزگار لوگوں کو جمع کر رکھا ہے وہ سب کے سب ادارہ ادبیات کو مفت مل گئے ہیں۔ اور جناب زور ان سبھوں سے بیگاری لیتے رہتے ہیں۔ ہمارے خیال میں کام کرنے سے زیادہ مشکل دوسروں سے کام لینا ہے اور یہ سلیقہ بہت کم لوگوں میں ہوتا ہے۔ لیکن ڈاکٹر سید محی الدین صاحب زور کام کرنا اور کام لینا دونوں ہی فنون سے آگاہ ہیں۔

ادارہ ادبیات اردو نے اپنا کام بارہ مختلف شعبوں پر تقسیم کیا ہے (۱) زبان (۲) تنقید (۳) تالیف و ترجمہ (۴) تاریخ (۵) شعرا

جو بجائے خود ایک بہت بڑا کام ہے۔

ہمارے خیال میں ادارہ ادبیات اردو کا سب سے بڑا کارنامہ اردو انسائیکلو پیڈیا کی تدوین و تکمیل ہوگی بشرطیکہ یہ کام پورا ہوگیا۔

سب سے آخر میں مجھے ادبیات اردو کی جس امر میں تعریف کرنی ہے وہ یہ ہے کہ حیدرآباد کی روایات کے برخلاف اس نے اپنی تحریروں کی زبان نسبتاً کم سخت اور عام فہم رکھی ہے حیدرآباد اس معاملے میں اب کافی بدنام ہوچکا ہے اور وہ دن دور نہیں جب ہندوستان کی زبانوں کی فہرست میں حیدرآبادی اردو بھی شامل کردی جائے گی اور یہ فہرست کچھ اس طرح مرتب کی جائے گی مرہٹی۔ گجراتی۔ بنگلہ۔ تامل، تلگو۔ ملیالم۔ کنڑی۔ ہندی، اردو حیدرآبادی اردو وغیرہ

(نئی زندگی بابتہ اگست سنہ ۱۹۴۳ء)

"یہ مراسلت نہ صرف دو مشاہیر ہند کے ذاتی تعلقات کی آئینہ دار ہے بلکہ ان کے ادبی میلانات اور رجحانات کو بھی منعکس کرتی ہے۔ ڈاکٹر سید محی الدین قادری زورؔ جنہوں نے ان قابل قدر تاریخی خطوط کو ترتیب دیا ہے ہمارے شکریے کے مستحق ہیں۔"

ہمایوں لاہور جون سنہ ۱۹۴۳ء